خصوصی شمارہ

فکر صدر الافاضل کا نقیب علمی، فکری، تحقیقی، کتابی سلسلہ

سوادِ اعظم دہلی

جولائی 2019ء

یادگارِ تاج الشریعہ نمبر

ایڈیٹر

غلام مصطفیٰ نعیمی

Rs.220/-

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نبیرۂ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ جانشین مفتئ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

جگر گوشہ مفسرِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام

کی تصنیفات اور حیات وخدمات کے مطالعہ

کے لئے وزٹ کریں

www.muftiakhtarrazakhan.com

/muftiakhtarrazakhan1011/

/muftiakhtarraza

+92 334 3247192

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

بیادگار

استاذ العلماء فخر الاماثل صدر الافاضل الشاہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ الہادی

سوادِ اعظم
دہلی

ذوقعدہ ۱۴۴۰ھ/ جولائی ۲۰۱۹ء

جلد ۸ — شمارہ ۱۳

غلام مصطفیٰ نعیمی

مجلسِ ادارت

مشیرِ خاص	علامہ محمد ہاشم صاحب نعیمی
معاون مدیر	محمد منظم خان ازہری
تزئین کار	مستفیض احمد نعیمی
کمپوزنگ	محمد زبیر قادری

مجلسِ مشاورت

- مفتی محمد ایوب نعیمی رضوی پرنسپل جامعہ نعیمیہ (مرادآباد)
- مفتی سلیمان نعیمی برکاتی (مرادآباد)
- مولانا سید ہاشم نعیمی، خانقاہ نعیمیہ (مرادآباد)
- مفتی شمشاد حسین رضوی (بدایوں)
- مولانا عبد السبحان نعیمی (دہلی)
- مولانا نور محمد نعیم القادری (ممبئی)
- مولانا محمد احمد نعیمی (دہلی)
- مولانا کمال احمد علیمی (محمد شاہی بستی)

ہدیہ فی شمارہ:- 220 روپے

مراسلت وترسیلِ زر کا پتہ

سوادِ اعظم، ۴۲۳، مٹیا محل، نزد جامع مسجد، دہلی ۶ (انڈیا)

SAWAD-E-AZAM

423, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi -6

Mob.: 9717285505 - 9758788590

www.muftiakhtarrazakhan.com

مشمولات

اداریہ: تاج الشریعہ ایک بے مثال شخصیت	غلام مصطفی نعیمی	۱۸
پیش نامہ	محمد زبیر قادری	۲۱

باب اوّل: احوال و آثار

۱۔ تاج الشریعہ حیات و خدمات	مفتی ذوالفقار خان نعیمی	۲۵
۲۔ حضور تاج الشریعہ جس پہ نازاں تھا جہانِ سُنّیت	مولانا اشرف رضا قادری	۳۳
۳۔ حضور تاج الشریعہ مرشدِ برحق	مفتی عبدالمالک مصباحی	۳۹
۴۔ دنیائے سنّیت کا ایک عظیم پیشوا	محمد علی مصباحی رضوی	۴۵
۵۔ حضرت تاج الشریعہ تقویٰ شعار زندگی	مفتی عبدالحلیم اشرفی	۵۱
۶۔ تاج الشریعہ بحیثیت جانشین مفتی اعظم	مولانا افضال حسین نقش بندی	۵۵

باب دوم: فکر و فن

۱۔ حضور تاج الشریعہ عربی تصانیف کے آئینے میں	طارق انور مصباحی	۶۳
۲۔ حضور تاج الشریعہ ترجمہ و تخریج کی انجمن میں	محمد نوشاد عالم غوثی ثقافی	۸۰۱
۳۔ حضور تاج الشریعہ کا اسلوبِ نگارش	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی	۱۰۱
۴۔ حضور تاج الشریعہ بحیثیت نثر نگار	مولانا ڈاکٹر شفیق اجمل قادری	۱۳۱
۵۔ حضور تاج الشریعہ کی فقہی مجالس	مفتی محمد رضا مرکزی	۱۴۱
۶۔ آثارِ قیامت: ایک تحقیقی مطالعہ	غلام مصطفی نعیمی	۱۴۸
۷۔ تصوف اور تاج الشریعہ کی ذات	مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی	۱۵۶

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب سوم: مقبولیتِ عامہ

۱۔ تاج الشریعہ دیارِ عرب میں	ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی	۱۷۰
۲۔ تاج الشریعہ علمائے عالم کی نظر میں	محمد زاہد المرکزی	۲۲۸
۳۔ حضور تاج الشریعہ: مقبولیت عامہ اور جلوۂ تاباں	غلام مصطفیٰ رضوی	۲۴۶
۴۔ تاج الشریعہ کے چند مشاہیر خلفا	ادارہ	۲۵۱

باب چہارم: مشاہدات ومنظومات

ا۔حضور تاج الشریعہ، حوصلوں کا مردِ آہن	انصار احمد مصباحی	۲۵۶
ا۔ کعبۂ فکر ونظر کا سہانا سفر	مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی	۲۶۳
۲۔ شہر نور میں وہ پہلی جھلک	مولانا حامد سرفراز قادری	۲۷۷
۳۔ تاج الشریعہ: کچھ یادیں، کچھ باتیں	مفتی عرفان الحق نقشبندی	۲۸۰
۴۔ بعد از وصال حضور تاج الشریعہ پر رسائل و خصوصی نمبرات	محمد زبیر قادری	۲۸۱
سہ ماہی سوادِ اعظم۔ منظوم تاثر	محمد سلمان رضا فریدی صدیقی	۲۸۴
منقبت تاج الشریعہ	الطاف حسین صابری مصباحی	۲۸۵

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاثرات علما و مشائخ

علامہ عسجد رضا خاں قادری

82، سوداگران، رضا نگر، بریلی شریف، یوپی (ہند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے یہ سُن کر بڑی خوشی ہوئی کہ عزیز گرامی حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی زید مجدہٗ مدیر سہ ماہی ''سوادِ اعظم'' دہلیؔ والد گرامی حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے پہلے عرس کے موقع پر آپ کی حیات وخدمات پر مشتمل ایک گراں قدر نمبر شائع کرنے جارہے ہیں، موصوف کے معیاری مقالوں اور معیاری تحریروں کو مدّنظر رکھتے ہوئے پوری اُمید ہے کہ ان کی جانب سے نکلنے والا یہ نمبر بھی معیاری ہی ہوگا۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان کی یہ کوشش قبول فرمائے اوران کے قلم سے اہلِ سنّت و جماعت کو خوب فائدہ پہنچائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ واکمل التسلیم۔

محمد عسجد رضا قادری غفرلہٗ

بریلی شریف

۲۶ رشوال المکرم ۱۴۴۰ھ

www.muftiakhtarrazakhan.com

عظیم شخصیات کے کارنامے متعارف کرانا اہم علمی کارنامہ ہے

ماہر رضویات علامہ سید وجاہت رسول قادری
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی پاکستان

کسی عظیم علمی روحانی شخصیت کے کارناموں کی متعارف کرانے کا ایک بڑا ذریعہ ان کے نام سے رسائل و جرائد کے خصوصی شماروں کا اجراء ہے۔ اس کے علاوہ بھی ذرائع ابلاغ ہیں لیکن تفصیل و شرح و بسط کے ساتھ بیان کرنے کے اعتبار سے یقیناً ایک بڑا ذریعہ ہے۔

وہ حضرات قابل مبارکباد ہیں جو اپنے بزرگوں کا تذکرہ رسائل کے خصوصی نمبر کے اجراء کی صورت میں ماہ بماہ، سال بسال کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح عوام الناس، علمائے کرام، اور محققین کے لیے کسی شخصیت پر تحقیقی مضامین لکھنے کے لیے وافر مواد و مآخذ مہیا ہو جاتا ہے۔ تحدیث نعمت کے طور سے یہ ہیچمدان عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا قدس اللہ سرہ العزیز پر معارفِ رضا کے سالناموں میں تحقیقی مقالات کی اشاعت نے جامعات کی سطح پر ام۔ فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی۔ تھیسس کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا۔

نوجوان محقق اور صحافی محبی مولانا غلام مصطفی حفظہ اللہ الباری، مدیر اعلی السواد اعظم، دھلی، اس بحر کے ماہر شناور کی حیثیت سے گزشتہ کئی برسوں سے نہایت احسن طریقے پر مختلف بزرگان کرام سے معنون خصوصی شمارے نکالتے چلے آرہے ہیں۔ جس پر یہ مبارکباد کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ اس بار تاج الشریعہ، قاضی القضاۃ فی الھند حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں ازہری نور اللہ مرقدہ کے سالانہ عرس شریف کی مناسبت سے السواد اعظم کا تاج الشریعہ نمبر شائع فرمارہے ہیں۔ جو ایک قابل تقلید ستائش عمل ہے۔ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نہایت محنت متواترہ اور پے بہ پے رابطے کے بعد برصغیر پاک وھند کے مایۂ ناز علماء، مشائخ و اہل قلم حضرات کی نگارشات حاصل کرکے اپنے رسالے کی تزئین و آرائش کی اور ایک خوبصورت گلہائے خوش رنگ کے گلدستے کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

طور پر قارئین کرام کو پیش کیا ہے۔

احقر کو یقین ہے کہ اس شمارے سے نہ صرف تاج الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان کے عقیدت مندان ہی مستفیض ہوں گے بل کہ رضویات اور متعلقات رضویات سے شغف رکھنے والے علماء و اسکالرز بھی استفادہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ محب من مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی اور ان کی ٹیم کی اس مخلصانہ علمی کاوش کو شرف قبول اور ان حضرات گرامی کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

محبت کا ،الفت کا، عشق رضا کا
کرم گستر و حق نما حق رسا کا
یہ نمبر خصوصی ہے اختر رضا کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ اسلاف کی یادگار تھے:

مفتی محمد سلیمان نعیمی
استاذ حدیث وفقہ ونائب مفتی اعظم مرادآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم.

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا اہل علم کی فضیلت واہمیت بیان فرمائی ہے۔اور ان کے مقام ومرتبہ کو واضح انداز میں ذکر فرما کر امت محمدیہ کو پیغام دیا ہے کہ علمائے کرام، عام لوگوں سے کئی درجہ افضل ہیں جیسا کہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

:شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ. (آل عمران:۱۸)

ترجمہ: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے۔

غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت کی گواہی میں اپنے اور فرشتوں کے ساتھ اہل علم کو شامل فرما کر کتنا بڑا اعزاز بخشا ہے۔ایک بندے کے لیے اس سے بڑا انعام کیا ہوگا کہ اس کا رب اسے اپنے ساتھ ذکر فرمائے۔

اہل علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إن مثل العلماء في الأرض كمثل النجوم، يهتدى بها في ظلمات البر والبحر، فإذا انطمست النجوم أوشك أن تضل الهداة. (رواہ أحمد، مسند امام احمد)

بے شک زمین پر علما کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔تو جب ستارے ماند پڑ جائیں گے (یعنی علما اٹھ جائیں گے) تو ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

اس روایت سے جہاں اہل علم کی فضیلت کا پتا چلتا ہے وہیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایسے علما کا وجود لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ اور گمراہی سے نجات کا سبب ہے۔تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان مردان باصفا میں شامل ہیں جن کا وجود ملت اسلامیہ کے لیے نعمت غیر مترقبہ تھا. زمانے نے آپ سے استفادہ کیا لیکن آپ کے وصال کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو گیا مگر آپ کے افکار و خیالات سے استفادہ کرنے کے لیے اہل علم نے آپ کے تذکرہ کو محفوظ کر کے نئی نسلوں کے لیے ایک بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے.

اسلاف و اکابر کا تذکرہ روحانی سکون کا باعث اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے. تذکرہ اکابر سے ذہن و فکر کو بالیدگی اور نظریات کو پختگی حاصل ہوتی ہے. اس لیے ہر زمانے میں نمایاں شخصیات کے تذکرہ قلم بند کرنے کا معمول ورواج رہا تا کہ بعد میں آنے والی نسلیں بھی ان کے فکر و نظریات سے استفادہ کر سکیں.

نبیرہ اعلی حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، مفتی اختر رضا قادری ازہری المعروف حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ایسی ہی شخصیات میں شامل ہیں جن کے فکر و نظریات سے ایک زمانے نے استفادہ کیا اور آگے بھی ان کے نظریات مشعل راہ بنے رہیں گے.

محبی و عزیزی اعز القدر مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی زید علمہ نے جب یہ خبر سنائی کہ وہ اس بار "سواد اعظم دہلی" کی جانب سے تاج الشریعہ نمبر نکال رہے ہیں تو مجھے بے حد خوشی ہوئی. اپنے اکابرین کا تذکرہ کرنا اخلاف کی سعادت مندی و خوش نصیبی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ عزیز موصوف اپنی سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک مثالی شخصیت کے افکار و خیالات کو قلم بند کر کے نئی نسل کے لیے ایک اہم مواد کو محفوظ کر دیا ہے.

اللہ تعالیٰ موصوف کو سلامت رکھے اور ان کے علم و عمل میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے.

فقیر محمد سلیمان نعیمی برکاتی

مؤرخہ 20 ذی قعدہ 1440ھ بروز بدھ

www.muftiakhtarrazakhan.com

از سید یوسف علی قدوسی نعیمی

آسماں اس کی لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا یَخْشَی اللہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ (القرآن)

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ۔ (حدیث)

نمونۂ اسلاف استاذ الاساتذہ عمدۃ المدرسین ممتاز عالم دین وارثِ علوم مصطفٰی، جانشین امام احمد رضا، تاج الشریعہ بدر الطریقہ، پیر طریقت، رہبر راہِ شریعت، حضرت العلام الحاج الشاہ المفتی اختر رضا خان ازہری نوری نور اللہ مرقدہٗ ایک عظیم الشان با کرامت پر وقار عالمی شہرت یافتہ عالم دین، متقی پرہیز گار صادق حال وقال آفاقی شہرتوں کے حامل اور ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے، یکساں مقبول مدارس وخانقاہ تھے، جس طرح اہلِ علم آپ کی عزت واحترام کرتے تھے، اس طرح اہلِ تصوف کی خانقاہوں میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور آپ کا ذکر خیر سے کیا کرتے تھے۔ حضرت ممدوح نے اپنی ساری زندگی شریعت کی پاسداری، سنیت کی بقا میں گزاری۔ حوادثِ زمانہ سے بے خوف وخطر ہو کر اپنی دینی وملی زمے داری کو بحسن وخوبی انجام دیتے رہے، شب وروز قوم وملت کی فلاح و بہبود کے لیے کمر بستہ رہے۔ آپ ایک ممتاز عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے عاشق رسول، محبّ آلِ رسول ومحبّ اصحابِ رسول بھی تھے۔ ازہری میاں صاحب میں تدریسی وتبلیغی وتنظیمی ساری صلاحیتیں موجود تھیں، جس کے نمونے چشم حقیقت آج بھی دیکھ سکتی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس وہ گوہر نایاب وقت کا ایسا مرد حق آشنا، ملت اسلامیہ کا پاسدار، علم وادب کا شہسوار، گزشتہ سال اپنے چاہنے والوں کو روتا ہوا چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ بالیقین تاج الشریعہ کے انتقال سے اہلِ اسلام کو ناقابل تلافی خسارہ ہوا ہے۔

تاج الشریعہ دنیا میں اپنی سادہ زندگی کی وہ مثال چھوڑ گئے کہ بڑے بڑے صاحبانِ جبہ و دستار کے لیے اصلاحِ حال وقال کی مثال بن گئی۔ آپ کے نقوشِ قدم اہلِ علم و ادب کے لیے مشعل راہ ہیں۔

؎ ابر رحمت ان کے مرقد پر گوہر باری کرے

آج جب میرے پاس فخر صحافت حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب قبلہ کا فون آیا اور آپ نے بتایا کہ عن قریب آپ ایک رسالہ اپنے محسن و مربی کی حیات و خدمات پر مبنی ملت اسلامیہ کے نونہالوں کے سپرد کرنے جارہے ہیں، تو دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا اور مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب کے لیے بے شمار دعائیں دل سے نکلیں،

؎ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ آمین

میں خاکسار رحمت خداوندی کا طلبگار، نعیمی صاحب قبلہ کو سلسلۂ چشتیہ صابریہ قدوسیہ اور خانوادہ صدر الافاضل کی جانب سے اس سعادت مندانہ کاوش پر دل کی گہرائیوں سے بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب مصطفیٰ کریم کے صدقے میں پنجتن پاک کے صدقے جملہ اولیاء کرام کے صدقے میں حضرت تاج الشریعہ کے درجات بلند فرمائے، ان کی قبر کو سرکار کے جلووں سے منور فرمائے، اہلِ سنن کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے اور مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب کی اس کاوش کو مقبول عام و خاص کرے، مولانا کے علم و عمل، خلوص و محبت میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ حاسدین کے حسد مخالفین کی مخالفت سے بچائے، آمین

خاکپائے درویشاں

سید یوسف علی قدوسی نعیمی

نائب سجادہ حضرت سید شاہ ابراہیم قدوسی صابری چشتی رحمت اللہ علیہ پیرزادہ مراداباد یوپی

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ ایک جامع الصفات شخصیت

حضرت مولانا پیر ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی صاحب پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے آقائے نعمت شیخ العرب والعجم جگر گوشہ اعلحضرت، نبیرہ حضور حجۃ الاسلام، تاجدار ولایت، آفتاب قادریت، ماہتاب رضویت، گنج علم و معرفت، شیخ الاسلام والمسلمین، برہان الواصلین، حضور تاج الشریعہ، بدرالطریقہ، قاضی القضاۃ، شہزادہ حضور مفسر اعظم ہند حضرت علامہ الحاج المفتی الشاہ امام محمد اختر رضا خان الازھری میاں نوری بریلوی رضی اللہ عنہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں اور نہ ہی مجھ جیسے کم علم و نالائق کے بس میں ہے کہ حضور سیدی تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ جیسی عالم اسلام کی عظیم معتبر و مقتدر اور مستند علمی و روحانی اور عبقری شخصیت کے متعلق کچھ تحریر کرے۔ حضور سیدی تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہ، عصر حاضر کے جید و اکابر اولیائے کاملین رحمہم اللہ المبین کی صف اول کے وہ عظیم بزرگ ہیں، جنہیں دربار رسالت مآب ﷺ کی حضوری کا عظیم شرف حاصل ہے۔ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور عارف بھی، وہ عامل بھی تھے اور کامل بھی وہ بالغ نظر مفتی بھی تھے اور مستند فقیہہ بھی، وہ محقق بھی تھے اور مدقق بھی، وہ مفسر بھی تھے اور محدث بھی، وہ فنافی الرضا بھی تھے اور فنا فی الرسول ﷺ بھی بلا مبالغہ وہ ایک جامع الصّفات، جامع الکمالات اور جامع الکرامات شخصیت کے مالک تھے۔ انکی حیات مبارکہ کا کوئی لمحہ اور کوئی پہلو کمالسے خالی نہیں تھا وہ صحیح اور حقیقی معنوں میں وارث علوم اعلی حضرت تھے۔ مجھے فخر ہے کہ شیخ العرب والعجم جگر گوشہ اعلحضرت، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، شہزادہ حضور مفسر اعظم ہند حضرت تاج الشریعہ علامہ الحاج المفتی الشاہ امام محمد اختر رضا خان میاں نوری بریلوی رضی اللہ عنہ مجھ حقیر بے توقیر (فقیر ابوالبرکات محمد ارشد سبحانی عفی عنہ) کے مشائخ طریقت میں سے بھی ہیں۔

اللہ تبارک و تعالی حضور سیدی تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

جانشین فرزند دلبند جگر گوشہ اعلیٰ حضرت نبیرہ حضور مفسر اعظم ہند، قائد ملت اسلامیہ، قاضی القضاۃ، شہزادہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج المفتی الشاہ محمد عسجد رضا خان میاں نوری بریلوی قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کو حیات خضری سے نوازے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

فقط والسّلام خیر ختام

فقیر عبد المصطفیٰ ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی غفرلہ النُّورانی

تلوکرانولہ شریف (فاضل)، ضلع بھکر پنجاب پاکستان

14 ذیقعد 1440 ھجری

بمطابق 18 جولائی 2019 یوم الخمیس

پیشکش

صاحبزادہ شاہد اقبال الہاشمی ارشدی

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ نمبر کی اشاعت پر دلی مبارکباد:

مولانا افتخار حسین رضوی
چیئرمین اعلی حضرت یوتھ برگیڈ کانتی نگر سلیم پور دہلی

خاصانِ خدا کا تذکرہ بھی حسن عقیدت کا ثبوت ہے۔حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ان خاصان خدا میں شامل ہیں جن کی ذات شرق تا غرب شمال تا جنوب انتہائی عقیدت و احترام سے دیکھی جاتی رہی۔آپ علم وفن کے ساتھ ساتھ عمل وتقوی کی دولت سے مالا مال تھے۔اس لیے جہاں ہوتے خلق خدا کا ہجوم آپ کے اردگرد پروانوں کی طرح منڈلاتا تھا۔آپ نے اپنے اسلاف کی طرح قوم وملت کی مذہبی قیادت کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔درس وتدریس سے لیکر وعظ وتبلیغ اور رشد وہدایت کا فریضہ آخری سانس تک ادا کیا۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے اس فقیر کے بڑے نیازمندانہ تعلقات ومراسم تھے۔آپ مجھ سے بے حد محبت فرماتے تھے اور حد درجہ اعتماد بھی،آپ کا یہ جملہ میرے لیے کسی اوارڈ سے کم نہیں تھا جب بعض افراد نے حضرت تک فقیر کے بارے میں منفی خبریں پہنچائیں مگر آپ نے ارشاد فرمایا:

”مولانا افتخار حسین ایسے نہیں ہوسکتے۔“

کسی صاحب دل کا یہ جملہ یقیناً اعتبار واعتماد کی ڈگری ہے،اور مجھے فخر ہے کہ حضور تاج الشریعہ تادم حیات اس فقیر سے ایسی ہی محبت فرماتے رہے۔

آج حضرت کے وصال پرملال کو ایک سال گزر گیا لیکن آپ کی جدائی کا زخم سینے میں آج تک تازہ ہے۔بے اختیار آپ کو یاد کرکے دل بے چین ہواٹھتا ہے۔اہل سنت کے سروں پہ آپ کا سایہ شجر سایہ دار کی مانند تھا۔عزیزم حضرت مولانا غلام مصطفی نعیمی زیدحبہ کا تاج الشریعہ نمبر یقیناً ان کی حضرت سے گہری وابستگی ومحبت کا ثبوت ہے۔مجھے بے حد خوشی ہے کہ حضور تاج الشریعہ کے افکار وخیالات تحریری شکل میں اگلی نسلوں کے لیے بھی محفوظ ہوجائیں گے،فقیر رضوی اس تاریخی مجلہ کی اشاعت پر مولانا موصوف کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے،اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے قلم اور علم وعمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے،اور اہل سنت وجماعت کو حضور تاج الشریعہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہر گزرتے دن تاج الشریعہ کی عزیمت یاد آئے گی:

مولانا سید ارشد اقبال رضوی مصباحی
خطیب و امام انوار خالد شاہ مسجد بنونی ساؤتھ افریقہ و بانی دار العلوم تاج الشریعہ مدھوبنی بہار

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ان نابغہ روزگار شخصیات میں سے ہیں جن کے علم وعمل کے اپنے بیگانے سبھی معترف ہیں. جنہوں نے فتوی سے بڑھ کر تقوی کے مطابق زندگی بسر فرمائی. جس سے تعلق رکھا رضائے الٰہی اور رضائے مصطفیٰ کی خاطر رکھا اور جسے خدا ورسول کا ادنی سا باغی پایا فوراً خود سے دور کر دیا.

ان کی زندگی کا فلسفہ سمجھنا ہو تو یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

نبی سے ہو جو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کردیں

ان کی مکمل زندگی اسی فلسفہ کی نشر واشاعت میں گزری. اتباع شریعت کا یہ جذبہ کہ زندگی کے آخری لمحات میں وضو کر کے نماز مغرب کے انتظار میں تھے کہ بارگاہ مولی سے بلاوا آیا، اس طرح آپ نے بتا دیا کہ بندہ مومن کی بندگی اسی میں ہے کہ وہ آخری لمحے تک رب کے حضور سربسجود رہے۔

حضور تاج الشریعہ اس عہد فتن میں عزیمت واستقامت کی آہنی دیوار تھے جسے عبور کرنا کسی کے بس کی بات نہ تھی۔ آپ نے ہمیشہ بلا خوف لومۃ لائم حق کی تبلیغ واشاعت فرمائی، دیار ہند سے دیار افریقہ، خطہ یوروپ تک کتنے ہی دلوں کو آپ نے بارگاہ رسالت مآب کا عاشق و دلدادہ بنایا۔

آپ کی بارگاہ سے فقیر رضوی نے خوب خوب فیض حاصل کیا. ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ آپ کے نام سے منسوب

''دار العلوم تاج الشریعہ''

قائم کیا، جو آج علاقہ مدھوبنی بہار کا ایک معیاری ادارہ مانا جاتا ہے. خطہ افریقہ میں بھی حضور

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ کے پیغام استقامت کو عام کرنے میں بساط بھر کوشش کی اور بحمد اللہ جہاں جہاں تاج الشریعہ کی نسبت پہنچی عقیدوں میں پختگی اور تصلب کی دولت حاصل ہوئی۔

میرے عزیز بھائی حضرت علامہ مولانا غلام مصطفی نعیمی ایڈیٹر سواد اعظم دہلی (خلیفہ حضور تاج الشریعہ) نے جب یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ آپ سواد اعظم کا تازہ شمارہ" یادگار تاج الشریعہ نمبر" کے طور پر نکال رہے ہیں تو حد درجہ مسرت وشادمانی ہوئی، اللہ تعالیٰ برادر موصوف کی اس عقیدت مندانہ کاوش کو قبول فرمائے اور تاج الشریعہ کے فیوض و برکات سے جملہ اہل سنت کو مستفیض فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ ایک عہد کا نام تھے:

مولانا اشفاق حسین قادری
صدر تنظیم علمائے اسلام دہلی

سواد اعظم دہلی کا ''یادگار تاج الشریعہ نمبر'' جماعت کے ممتاز عالم دین، نازش زبان وادب حضرت علامہ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب قبلہ نعیمی ایڈیٹر سواد اعظم کا قابل قدر، لائق تقلید اقدام ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرہ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی اختر رضا قادری علیہ الرحمہ المعروف حضور تاج الشریعہ اس قحط رجال میں مردان حق کی آخری کڑی تھے۔ان کی ذات سراپا برکت تھی۔وہ اپنے زمانے کے نابغہ روزگار تھے۔آج صرف یادیں ہی یادیں ہیں۔ان کا پیکر محسوس نگاہوں سے اوجھل ہوئے سال بھر ہو چکا ہے مگر اہل دل کا شکیب وقرار جو سال بھر پہلے رخصت ہوا ابھی تک ٹھکانے پر نہیں آیا ہے۔تاج الشریعہ کی حیات مبارکہ وابستگان بریلی کے لیے خصوصاً اور دوسروں کے لیے عموماً باعث افتخار تھی۔حضور تاج الشریعہ کے دیوانوں کی تعداد جہاں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے وہاں ان کے معاندین بھی کم نہیں مگر اپنے بیگانے سب ان کی رفعت وعظمت کے قائل رہے۔حضرت کی زندگی میں ان کو جنھوں نے دیکھا وہ تو بعد والوں کے قابل رشک ہیں ہی مگر آنے والے وقت میں حضرت کے دیکھنے والوں کو جو دیکھے گا وہ بھی اپنی خوش نصیبی پر فخر کریگا۔

آمدم برسر مطلب! سواد اعظم کا تاج الشریعہ نمبر حضرت کی حیات وخدمات پر ماخذ کی حیثیت اختیار کرے گا ان شاء اللہ۔اس لیے اس نمبر کی قدر کریں اور سواد اعظم اور اس کے جملہ ذمہ داران کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں تاکہ آئندہ نت نئے معلوماتی نمبرات حاصل ہوتے رہیں۔

شریک سفر

محمد اشفاق القادری (خلیفہ حضور تاج الشریعہ وچیرمین تنظیم علمائے اسلام دہلی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اداریہ

تاج الشریعہ ایک بے مثال شخصیت

غلام مصطفےٰ نعیمی

تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری ازہری (پ: ۱۳۶۲ھ رم: ۱۴۳۹ھ) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کے حقیقی پر پوتے تھے۔ یہی ایک نسبت زمانے بھر میں امتیاز کے لیے کافی تھی لیکن آپ نے "پدرم سلطان بود" کی روش کو چھوڑ کر تعلیم و تعلم کی راہ کو اختیار کیا اور زمانے بھر میں اپنے علم و فضل اور خدمت دین کے حوالے سے ایک نمایاں اور ممتاز مقام حاصل کیا۔ کل 75 سال کی عمر میں آپ نے تعلیم و تصنیف اور ارشاد و سلوک کے حوالے سے جو خدمات انجام دی ہیں وہ آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے وصال پر پوری دنیا کے جید علما و مشائخ نے تعزیتی پیغامات ارسال کیے، اسے آپ کی خداداد مقبولیت ہی کہا جائے کہ محض تعزیتی پیغامات پر مشتمل دو اہم شمارے منظر عام پر آئے جن میں ملک و بیرون ملک کے 250 سے زائد نامور علما و مشائخ کے تعزیت نامے شامل ہیں۔ اگر ملکی سطح کے جملہ تعزیت ناموں کو ہی جمع کیا جاتا تو شاید کئی ضخیم شمارے تیار ہو جاتے۔

تاج الشریعہ ایک منکسر المزاج، علما نواز، حب جاہ و شہرت سے پاک اور شخصیت پرستی سے سخت پرہیز فرمانے والے تھے، ایک موقع پر جلسہ گاہ میں آپ کی آمد پر فلک شگاف نعروں کے مابین شعرا و خطبا نے آپ کی تعریف و توصیف میں مناقب و تقریر شروع کی تو آپ نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

"میری قصیدہ خوانی کی بجائے اسلام و سنیت پر تقریر کریں اور شعر انعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھیں۔" (کرامات تاج الشریعہ: ص ۸۸)

آپ کے اس طرز عمل سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

☆ اسلام و سنیت پر خطاب اور آقائے کریم علیہ السلام کی تعریف و توصیف کو مرغوب رکھتے تھے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆ شخصی مناقب وقصیدہ خوانی کو ناپسند فرماتے تھے۔

☆ استقبال کے نام پر نعروں کا بے ہنگم شور پسند نہیں تھا، جبکہ بعض پیرانِ کرام اپنے اردگرد کچھ ایسے افراد لازمی رکھتے ہیں جن کا کام ہی نعرے بازی ہوتا ہے۔

یوں تو آپ کی علمی شخصیت پر مختلف جہات سے اہل قلم نے کافی کچھ لکھا ہے لیکن اس کے باوجود آپ کی شخصیت کے کئی پہلو ایسے ہیں جن پر ابھی بہت کچھ لکھا جانا باقی اور ضروری ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخصیت کا کوئی ایک پہلو اس قدر مشہور ومعروف ہو جاتا ہے کہ دیگر پہلو یا چھپ جاتے ہیں یا پھر کسی ایک "وصف" کو "وصف خاص" بنا کر ہی شخصیت کا تعارف کرایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ شخصیت اسی ایک "وصف خاص" کے حوالے سے ہی متعارف ہوتی ہے۔ آپ کی شخصیت اپنے ''تصلب واستقامت'' کی وجہ سے عوام وخواص میں مشہور ہے لیکن اس کے ساتھ ہی آپ ایک ماہر استاذ، بلند نگاہ فقیہ، نکتہ داں خطیب، پاکیزہ فکر شاعر، بابصیرت محدث اور باکمال شیخ طریقت کے طور پر بھی اپنی منفرد پہچان رکھتے ہیں۔

جو شہرت ومقبولیت ان کے حصے میں آئی وہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود ان کے مزاج وانداز میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ بزرگوں سے بے حد لگاؤ تھا، اس کا اندازہ فقیر کو اس وقت ہوا جب ہم نے سن ۲۰۱۳ میں مرادآباد میں ''صدرالافاضل کانفرنس'' کا انعقاد کیا تھا۔ جس میں آپ نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت فرمائی تھی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جلسہ کی تاریخ لینے کے لیے فقیر نے بریلی کا ایک سفر بھی نہیں کیا۔ ہمارے مشفق ومہربان بھائی حضرت مفتی شعیب نعیمی رحمہ اللہ (داماد تاج الشریعہ) سے فقیر نے فون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ آپ تاج الشریعہ سے ہمارے جلسے کی بابت بات کرلیں۔ جب مفتی شعیب نے بات کی اور تاریخ کے لیے مجھے بریلی بلانے کو پوچھا تو حضرت نے فرمایا:

''مولانا! صدرالافاضل کے نام سے منسوب کانفرنس میں جانا میرے لیے سعادت کی بات ہے۔ اس کام کے لیے میں ذمہ دار جلسہ کو یہاں آنے کی زحمت دوں؟ نہیں آپ مولانا (فقیر غلام مصطفےٰ نعیمی) سے کہہ دیں کہ وہ وہاں کے انتظامات دیکھیں میں ان شاءَ اللہ ہر حال میں شرکت کروں گا۔''

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کی زندگی میں کئی علما سے آپ کا علمی وفکری اختلاف رہا لیکن آپ نے کبھی کسی کی ذات وکردار پر ادنیٰ سی بھی تنقید نہیں کی، حالانکہ بار ہا ایسا ہوا کہ آپ سے اختلاف کرنے والوں نے آپ پر ذاتی نوعیت کے بے حد ہلکے اور تلخ تبصرے کیے لیکن پھر بھی آپ نے ''جواب آں غزل'' کا رویہ نہیں اپنایا۔ یہ حلم وبردباری انہیں ان کے معاصرین میں ممتاز کرنے والی تھی۔

آج حضرت کے وصال کو ایک سال گزر گیا ہے لیکن زمانہ رہ رہ کر آپ کو یاد کرتا ہے، حتی کہ وہ افراد جو آپ کی زندگی میں قدرے فاصلہ بنائے رکھتے تھے آج فتنوں کی کثرت دیکھ کر آپ کی ذات گرامی کو یاد کر کے کف افسوس ملتے ہیں۔ وہ لوگ جو کل تک آپ کے ''تصلب واستقامت'' کو سختی کہہ کر اعتراض کرتے تھے، جب ان کے گھروں میں فکری بے راہ روی کا سیلاب آیا تب ان لوگوں کو بھی تاج الشریعہ کی شدت سے یاد آئی۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ عدم ملاقات، حوالی موالیوں کی غیر معتمد خبریں کسی شخصیت کے متعلق صحیح معلومات سے مانع ہوتی ہیں اور انہیں آدھی ادھوری معلومات، غیر مصدقہ خبروں کی بنا پر لوگ کسی شخصیت کا ایک خاکہ بنا لیتے ہیں اس لیے ان کی زندگی میں وہ اس شخصیت کی اتنی قدر نہیں کر پاتے جو شخصیت کا حق ہوتی ہے۔ لیکن جب شخصیت گزر جاتی ہے اور انسان حالات وواقعات کو حقائق کی روشنی میں دیکھتا اور پرکھتا ہے تب کہیں جا کر اس شخصیت کے پہلو منکشف ہوتے ہیں۔

سوادِ اعظم دہلی کا موجودہ شمارہ آپ کے پہلے عرس کے موقع پر آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت کے طور پر نذر ہے۔ امید ہے کہ قارئین تاج الشریعہ کی شخصیت کے کئی اہم پہلوؤں سے شناسائی حاصل کریں گے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

1

پیش نامہ

از **محمد زبیر قادری**، ایڈیٹر مسلک، ممبئی

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ہندوستان میں اہلِ سنّت و جماعت کے ان اساطین میں ہوتا ہے، جن کی وجہ سے یہاں سُنّیت محفوظ ہے، اور محفوظ رہے گی۔ اس میں دو رائے نہیں کہ حق و باطل میں امتیاز خانوادۂ رضویہ کا ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے۔ حضور تاج الشریعہ نے بھی زندگی بھر اس پر عمل کیا.... ان شاء اللہ ہمیشہ ہمیش یہ عمل مستحکم اور قائم ودائم رہے۔

اکثر لوگ خانوادۂ اعلیٰ حضرت پر یہ اعتراضات کرتے ہیں کہ وہ لوگ سوائے فتویٰ دینے کے دین وسُنّیت کا کچھ کام نہیں کرتے۔ اور جو بھی کام کرتا ہے، اس پر فتوے بازی شروع کردیتے ہیں۔

کافی عرصے احقر بھی اس خیال کا حامی ہوگیا تھا۔ لیکن حالات کا مشاہدہ کرتے کرتے حق و باطل میں امتیاز واضح ہوگیا۔ سمجھ میں آ گیا کہ ہر کسی کا احتساب کیوں ضروری ہے۔

ہمارے پڑوسی ملک کا منظر نامہ دیکھ لیجیے، بہت سارے دینی فتنے وہاں سے اُٹھے۔ جس نے سُنیت کو پارہ پارہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس بات کا ہمیں اعتراف ہے کہ وہاں دین و سنّیت کا اچھا خاصا کام ہوا اور ہو رہا ہے.... مگر ساتھ ہی وہاں سے اُٹھنے والے دینی فتنوں نے سنّیت کو جو نقصان پہنچایا، اس کی تلافی بھی ممکن نہیں۔ طاہر القادری، گوہر شاہی، جاوید غامدی، نہ جانے کتنے ہی پیروں نے عوام کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی ہے۔ قادیانیت کو سب سے زیادہ فروغ وہیں سے ملا.... یہ سب کیسے ممکن ہوگیا؟؟ حالانکہ وہاں بھی سنّیوں کی اکثریت ہے، اس کے باوجود بھی آئے دن نت نئے فتنے وفرقے وجود پذیر ہوتے رہتے ہیں اور دین وسنّیت کو کھوکھلا کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

اس کے برعکس ہند میں جب بھی دین کے نام پر کوئی فتنہ اُٹھنے کی کوشش کرتا ہے، اس کا سر کچل دیا جاتا ہے، اس کا گلا دبا دیا جاتا ہے۔ ایسی سخت گرفت کی جاتی ہے کہ اگر وہ فتنہ مکمل ختم نہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوتا، تب بھی محدود و مطعون ضرور ہو جاتا ہے۔ اس قدر معتوب ہو جاتا ہے کہ لوگ ان کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ حال ہی میں الہٰ آباد سے اُٹھنے والا فتنہ سیّد سراواں کو دیکھ لیجیے۔ جس نے کئی بڑوں پر ایسا جادو جگایا کہ وہ بھی تقلید سے منحرف اُس صوفی کے اسیرِ نظر آنے لگے۔ لیکن خانوادۂ بریلی شریف سے وابستہ رہنے والے علما و مفتیان کبھی کسی فتنے سے جلد متاثر نہیں ہوتے۔ کبھی کسی نئی فکر و نظر سے متاثر نہیں ہوتے۔ لہٰذا علما کی گرفت اور تعاقب سے جلد ہی شیخ سراواں کا جادو مانند سراب زائل ہو گیا، ورنہ نہ جانے کتنے لوگ اس کے دامِ فریب کا شکار ہو جاتے۔

اس سے قبل ماہ نامہ جامِ نور تیزی سے ایک فتنے کی شکل میں اُبھرا.... حضرت علامہ ارشد القادری کی نسبت نے لوگوں کو اس تحریک کے قریب کر دیا.... مگر جب اس نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کی فکر و نظر سے انحراف کیا، تو لوگ اس سے دور ہوتے گئے۔ اس فتنے نے بہت اہلِ علم کو اپنا اسیر کیا.... پھر ان کی زبانیں اپنے اسلاف کے حق میں گستاخ ہو گئیں۔ رفتہ رفتہ جام نور کی حقیقت واضح ہوتی گئی... اور آخر میں یہ فتنۂ رواں صدی طاہر القادری سے مل گیا۔ تو اس کی اصلیت خوب واضح ہو گئی۔

عرض مدّعا یہی ہے کہ دین پر کسی حاکم کی گرفت مضبوط ہونا لازمی ہے، ورنہ لوگ دین سے کھلواڑ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بروقت پکڑ کرنا، اس فتنے کا سدّ باب کرنا.... آج کے دور میں سب سے اہم ضرورت ہے، جو کہ حضور تاج الشریعہ کے ذریعے ممکن ہوئی۔ خارجی فتنوں سے تو ہم مستقل برسرِ پیکار رہتے ہی ہیں، لیکن داخلی فتنے جب سُنّی بن کر گمراہ کرنے نکلتے ہیں، تو اس کی پہچان دیر سے ہوتی ہے، تب تک کافی لوگ اس فتنے کے اسیر اور گمراہیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

آج فتنوں کا دَور دَورہ ہے.... باطل مذاہب.... باطل فرقے تو ہیں ہی.... لیکن صلح کلیت ایک بڑا فتنہ ہے، جو سنّیت میں رہتے ہوئے سنّیت کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگا ہوا ہے۔ کوئی بھی فرد ہو، اِدارہ یا تنظیم ہو، جب تک وہ دین و سنّیت پر مضبوطی سے قائم ہے.... اور اسلاف سے ہٹ کر کچھ غلط راہ نہیں اپناتا، تب تک وہ اپنا ہے.... ورنہ سنّیت میں اس کے لیے جگہ نہیں۔

گروہ در گروہ اور فرقہ در فرقہ بنانے سے سنّیت پارہ پارہ ہو رہی ہے۔ ہر کوئی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائے اسی کو سارا دین سمجھ رہا ہے۔ تنظیمیں، اِدارے بنائے جاتے ہیں دین و سُنّیت

کی تبلیغ واشاعت کے لیے، لیکن تنظیم کو ہی سارا دین واسلام سمجھ لیا جاتا ہے.... اپنے آپ کو ہر تنقید سے بالاتر اور معصوم عن الخطا سمجھنا، یوں لگتا ہے اس دور کا خاصا بن گیا ہے۔ اس لیے بھلے ہی آپ کسی بھی تنظیم سے وابستہ ہوں، یہ مزاج اپنا لیجیے کہ صرف سنّیت کے لیے کام کرنا ہے، سُنّی مبلغ ہی بنے رہنا ہے۔ اور تنظیم کا مقصد بھی تو یہی ہے ناں!!!

حضور تاج الشریعہ کا یہی مشن تھا، جس پر عمل پیرا ہوکر ہم سنّیت کا صحیح معنوں میں تحفّظ کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس مشن کو جاری رہنا چاہیے۔

حضور تاج الشریعہ کی حالاتِ حاضرہ پر گہری نظر رہتی تھی۔ وہ حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنے کے لیے ریڈیو پر خبریں برابر سنتے تھے۔ دنیاوی سیاست وحالات پر نظر رکھتے تھے۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ہر معاملے میں بہت محتاط روی سے کام لیتے تھے۔ کسی کے بارے فوراً رائے نہیں دے دیتے تھے، بلکہ خاموشی سے جائزہ لیتے، اس کے معاملات پرکھتے، پھر کوئی فیصلہ لیتے۔ یہی محتاط روی دین کی اساس ہے۔۔۔

جبکہ کچھ لوگوں کا عمل دیکھ لیجیے کہ کل تک جن چیزوں کو حرام قرار دے کر ان سے دور ونفور تھے، آج جواز کا فتویٰ دے کر گلے کا ہار بنا کر استعمال کر رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کے فتوے اس قدر جلدی بدل جاتے ہیں، جیسے کہ لباس تبدیل کر رہے ہوں۔ ایسے لوگوں سے دین کا نقصان ہے۔ اللہ بچائے دورِ جدید کے.......... سے۔

حضور تاج الشریعہ ہمارے درمیان نہیں رہے، لیکن ہمیں ان کے مشن کو جاری وساری رکھنا ہوگا۔ یہی مشن مسلکِ اعلیٰ حضرت ہے۔

زندگی یہ نہیں ہے کسی کے لیے　　　زندگی ہے نبی کی نبی کے لیے

www.muftiakhtarrazakhan.com

1

بابِ اوّل

احوال و آثار

www.muftiakhtarrazakhan.com

3

تاج الشریعہ: حیات وخدمات

مفتی ذوالفقار خان نعیمی، نوری دار الافتا کاشی پور

خاندان:

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت امام احمد رضا خان قدس سرہ کا خاندان عالم اسلام مس کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔اسی خاندان کی ایک مقدس کڑی کو زمانہ مرشد برحق حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مفتی محمد اختر رضا خان نور اللہ مرقدہ کے حوالے سے جانتا ہے۔اعلیٰ حضرت کے تین صاحبزادے ہوئے۔ بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خاں قدس سرہ اور منجھلے صاحبزادے محمود رضا خاں علیہ الرحمہ جو ولادت کے چند ماہ بعد ہی وصال فرما گئے۔ چھوٹے صاحبزادے مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس سرہ۔

حضور حجۃ الاسلام کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔اور مفتی اعظم ہند کے گھر ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں ہوئیں۔ حجۃ الاسلام کے بڑے صاحبزادے مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں معروف بہ جیلانی میاں کا نکاح مفتی اعظم ہند کی عفت مآب صاحبزادی کے ساتھ کیا گیا جن کے یہاں حضور تاج الشریعہ قدس سرہ کی ولادت ہوئی۔ہم یہاں اپنے عنوان کے مطابق تاج الشریعہ کی حیات وخدمات کے حوالے سے اجمالی خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ولادت باسعادت: ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳ر مئی ۱۹۴۳ء کو تاج الشریعہ کے جد کریم حجۃ الاسلام کا وصال ہوا۔اور ٹھیک چھٹے مہینے میں ۲۴ر ذی قعدہ ۱۳۶۲ھ ۲۳ر نومبر ۱۹۴۳ء کو آپ کے آبائی مکان محلہ سوداگران بریلی شریف میں آپ کی پیدائش ہوئی۔

اسم گرامی:

اصل نام ''محمد'' رکھا گیا اور اسی نام پر عقیقہ ہوا۔اہل خاندان نے ''محمد اسماعیل رضا'' نام تجویز کیا اور عرفی نام ''اختر رضا'' رکھا گیا۔عوام میں آپ ''ازہری میاں'' اور خواص میں ''تاج الشریعہ'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

تعلیم وتربیت:

چار سال چار ماہ چار دن کی عمر شریف میں نانا محترم کے ذریعہ رسم بسم اللہ خوانی ادا ہوئی۔ والدین خاص کر نانا جان مفتی اعظم ہند کی آغوش محبت میں تربیت پائی۔ اردو کی ابتدائی کتابیں والد ماجد سے پڑھیں۔

ناظرہ قرآن مجید والدہ ماجدہ سے مکمل کیا۔ نانا محترم کی بارگاہ سے اسباق شرع اور دروس تصوف وسلوک کی تکمیل فرمائی۔ عصری علوم کے لیے ۱۹۵۲ء میں بریلی کے فضل الرحمن اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ لیا اور علوم عصریہ کی تحصیل فرمائی۔ درس نظامی کی مکمل تعلیم جد کریم حضور اعلیٰ حضرت کے قائم کردہ مدرسہ ''منظر اسلام'' میں حاصل کی اور ۱۹۶۲ء میں دستار وسند سے نوازے گئے۔ بعد فراغت ۱۹۶۳ء میں اساتذہ کے مشورہ پر آپ کے والد ماجد نے آپ کو جامعہ ازہر مصر بھیج دیا۔ جہاں آپ نے عربی ادب اور دیگر علوم اسلامیہ پر عبور حاصل کیا۔ اور یونیورسٹی میں اول پوزیشن پائی۔ اور اپنی عمدہ ونمایاں کارکردگی اور تعلیم میں امتیازی حیثیت پانے کے سبب مصر کے صدر جناب کرنل جمال عبدالناصر مصری ہاتھوں ایوارڈ پایا۔ جامعہ ازہر میں تعلیم کے دوران ۱۹۶۵ء کو آپ کے والد گرامی قدس سرہ کا وصال ہوگیا مگر آپ اپنی تعلیمی مصروفیات کے سبب والد گرامی کے جنازے میں شرکت نہ فرماسکے۔ ۱۹۶۶ء میں جامعہ ازہر سے تعلیم مکمل فرماکے اپنے وطن عزیز ہندوستان مراجعت فرمائی۔

اساتذہ کرام: نانا محترم اور والد ماجد کے علاوہ مفتی افضل حسین مونگیری اور ہندی ومصری کئی نامور علما سے آپ نے تعلیم حاصل کی۔

تدریسی خدمات:

۱۹۶۷ء سے آپ نے باضابطہ تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا۔ منظر اسلام میں قریب گیارہ سال تک مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دی اور پھر ۱۹۷۸ء میں صدر المدرسین منتخب کیے گئے۔ اور پھر اس کے بعد ذاتی ومذہبی مصروفیات اور مسلسل ملک وبیرون ملک تبلیغی دوروں کے سبب تدریسی خدمات سے دوری اختیار کرنی پڑی۔ البتہ گاہے بگاہے علما وطلبا کو کبھی دولت خانہ پر کبھی اپنے آباد کردہ مدرسہ ''جامعۃ الرضا'' میں مختلف علوم وفنون کی کتب خاص کا درس دیتے رہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور یہ سلسلہ آخری وقت جاری رہا۔ ہند و بیرون ہند کے بے شمار نامور و مشاہیر علما و فضلا نے آپ کی بارگاہ سے اکتساب علم کیا۔

تبحر علمی:

علوم مروجہ میں اپنے دور میں اپنی مثال آپ تھے۔ عربی ادب میں بلا کی مہارت حاصل تھی۔ عربی بولتے تو سامع کو اندازہ کرنا مشکل ہوتا کہ آپ عجم سے ہیں یا عرب سے۔ تفقہ فی الدین میں علمائے اہل سنت میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ فن تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و اصول حدیث، منطق، فلسفہ، کلام، مناظرہ، ہیئت، توقیت، میراث میں یکتائے روزگار تھے۔ عروض و قوافی، جفر و اعداد، تجوید و قرأت الغرض مروجہ سارے علوم میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مذہبی علوم و فنون میں اپنے جد امجد امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کے عکس جمیل تھے۔

بیعت و خلافت:

بچپن ہی میں نانا حضور سے شرف بیعت حاصل ہو گیا تھا۔ ۱۵ رجنوری ۱۹۶۲ء کو منظر اسلام کے سالانہ اجلاس میں ہندوستان کے مشاہیر علما و مشائخ کی موجودگی میں حضور مفتی اعظم ہند نے جملہ سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرما کر اپنی جانشینی عطا فرمائی۔ علاوہ ازیں حضور احسن العلما حضرت سید حسن میاں برکاتی سید العلما حضرت سید آل مصطفیٰ برکاتی سجادگان خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف اور برہان ملت حضور برہان الحق جبل پوری علیہم الرحمہ سے بھی جملہ سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔

رشتۂ ازدواج:

۳رنومبر ۱۹۶۸ء میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کے منجھلے بھائی استاد زمن علامہ حسن رضا خاں کی پوتی علامہ حسنین رضا خاں کی دختر نیک اختر کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔

اولاد:

آپ کے یہاں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہوئیں۔

علامہ عسجد رضا خاں:

آپ کے صاحبزادے علامہ محمد منور رضا محامد معروف بہ محمد عسجد رضا خاں آپ کے اکلوتے

بیٹے ہیں۔

۱۴ ؍شعبان ۱۳۹۰ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۰ء کو آپ کی پیدائش ہوئی۔ جد کریم حضور مفتی اعظم ہند نے تحنیک فرمائی۔ اور وقت مقررہ پر بسم اللہ کی رسم بھی مفتی اعظم ہند نے ہی ادا فرمائی۔ اور بچپن ہی میں شرف بیعت سے بھی نوازا۔ اسلامیہ انٹر کالج سے عصری تعلیم کی تحصیل فرمائی۔ اور ابتدائی تعلیم والد ماجد اور والدہ ماجدہ اور مرکزی دار الافتاء کے اساتذہ سے حاصل کی۔ درس نظامی کی اکثر کتابیں والد ماجد کے علاوہ علامہ تحسین ملت تحسین رضا خاں کی بارگاہ میں پڑھیں۔ فقہ، اصول فقہ، حدیث واصول حدیث، افتا وغیرہ سے متعلق اہم کتابیں والد ماجد نے پڑھائیں۔

۲۰۰۱ء میں عرس رضوی میں جامعۃ الرضا کے اجلاس میں شہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ محدث کبیر نے ختم بخاری کی رسم ادا فرمائی اور والد ماجد کے علاوہ بہت سے نامور و مشاہیر علما و مشائخ کی موجودگی میں دستار فضیلت سے نوازے گئے۔ ۲۰۰۳ء سے آپ نے فتوی نویسی کا آغاز فرمایا اور پہلا فتوی رضاعت کے حوالے سے لکھ کر والد ماجد کو دکھایا جس سے خوش ہوکر والد ماجد تاج الشریعہ نے مٹھائی تقسیم کرائی۔ عرس رضوی ۲۰۰۶ء میں جامعۃ الرضا کے جلسہ میں والد ماجد نے برسر منبر علما و مشائخ کی موجودگی میں آپ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور اپنی جانشینی عطا فرمائی۔ کچھ دنوں جامعۃ الرضا میں تدریسی خدمات انجام دیں مگر والد ماجد کے تبلیغی دوروں میں ساتھ جانے کے سبب اس طرف خاص توجہ نہ فرما سکے۔ استاذ زمن کی پوتی حضرت امین شریعت کی عفت مآب بیٹی سے ۱۹۹۱ء میں آپ کا نکاح ہوا۔ جن سے آپ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ آپ بہت سی تنظیمات وتحریکات سے وابستہ ہیں۔ تصلب فی الدین میں والد ماجد کے پرتو جمیل ہیں۔ امسال جامعۃ الرضا میں شرعی کونسل آف انڈیا کے زیر اہتمام سولھویں فقہی سیمنار میں حضور محدث کبیر اور بہت سے اکابر علما کی موجودگی میں قاضی القضاۃ فی الہند مقرر ہوئے۔ پہلے تبلیغی دورے والد ماجد کے ساتھ کرتے تھے مگر والد ماجد کے وصال کے بعد تبلیغی دوروں کی ساری ذمہ داری آپ کے کاندھے پر آ گئی ہے۔ سال کا کوئی مہینہ مہینہ کا کوئی دن شاید ہی خالی ہو۔ اللہ پاک یوں ہی آپ کو ترقیاں عطا فرمائے۔ اور اہل سنت کو آپ کے ذریعہ خوب مستفیض فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

فتوی نویسی:

تاج الشریعہ کی فتوی نویسی علما وفقہا میں ایک مثال ہے۔۱۹۶۶ءسے باضابطہ فتوی نویسی کی شروعات کی۔ پہلافتوی مدینہ منورہ سے طلاق ومیراث سے متعلق آئے ہوئے ایک استفتا کے جواب میں تحریر فرمایا۔مفتی افضل حسین مونگیری نے دیکھا تو تعریفی انداز میں حوصلہ افزائی فرمائی اور فرمایا کہ نانا حضور کو دکھایئے آپ نے وہ فتوی جب حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ نے ملاحظہ فرما کر خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فتوی لکھ کر مجھے دکھادیا کرو اس کے بعد آپ فتویٰ لکھتے اور نانا حضور کو بغرض اصلاح پیش کرتے جس پر حضور مفتی اعظم ہند تصدیقی مہر ثبت فرما دیتے۔اس طرح آپ نے فتوی نویسی میں عبور حاصل کرلیا۔معتبر ذرائع کے مطابق آپ کے فتاوی کے اسی سے زائد رجسٹر موجود ہیں۔آپ نے اردو،عربی،فارسی اور انگریزی چار زبانوں میں فتاوی تحریر فرمائے۔انگریزی فتوے کی دو جلدیں منظر عام پر بھی ہیں۔اور اردو،عربی فارسی فتاوی کی ابھی ماضی قریب میں دو جلدیں بنام فتاوی ازہریہ’’ شائع ہوئی ہیں۔آپ کے فتاوی آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ،آثار صحابہ،عبارات فقہا نصوص علما واسلاف سے مزین ہوتے تھے۔جو لکھا مدلل لکھا۔اور خوب لکھا۔

زیارت حرمین شریفین:

۱۹۸۳ء۔۱۹۸۵ء۔۱۹۸۶ء۔۲۰۰۸ء۔۲۰۰۹ء۔۲۰۱۰ء۔ان سالوں میں چھ بار سفر حج کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔اور بے شمار عمرے ادا فرمائے۔

تحریکات،تنظیمات،تعمیرات:

ملک وبیرون ملک بہت سی تحریکات میں حصہ لیا۔تحریک جماعت رضائے مصطفیٰ کی دنیا بھر میں بہت سی شاخیں قائم فرمائیں۔اوراسی کی سرپرستی فرماتے ہوئے اس کے زیر اہتمام بہت سی خدمات انجام دیں۔مجلس شرعی مبارکپور اور آل انڈیا سنی جمیعۃ العلما ممبئی کے صدارت عظمی کے منصب پر بھی فائز ہوئے۔۱۹۸۰ءمیں مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کی بنیاد ڈالی۔۲۰۰۰ءمیں ادارہ جامعۃ الرضا متھراپور بریلی شریف کا افتتاح فرمایا۔۲۰۰۳ءمیں آپ کے ہاتھوں شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا قیام عمل میں آیا۔ملک وبیرون ملک بہت سی تحریکات وتنظیمات مدارس

کی سرپرستی فرمائی۔اور بہت سی مساجد و مدارس کی بنیاد ڈالی۔

تبلیغی دورے:

بچپن میں حضور مفتی اعظم ہند کے ساتھ جلسوں ،کانفرنسوں میں شرکت فرمائی اور بعدہ خود مصروف تبلیغ ہوگئے۔ہند و بیرون ہند بچپن سے وصال سے کچھ ایام قبل تک لاکھوں دورے فرمائے۔فقہی سیمناروں میں بھی خوب شرکت فرمائی۔البتہ دنیاوی سیاسی جلسوں سے بالکلیہ اجتناب فرمایا۔خالص مذہبی و مسلکی ،مشربی و فقہی جلسوں،کانفرنسوں،عرسوں اور سیمناروں ہی میں شریک ہوئے۔

تصلب فی الدین:

دور حاضر میں دینی تصلب میں آپ کی کوئی مثال نہیں ملتی۔اس دورِ فتن میں جہاں فتوی پر عمل کرنا مشکل امر ہے وہاں تقوی پر عامل ہونا یقیناً بڑی کرامت ہے۔آپ تصلب فی الدین میں اپنے آباواجداد کے مظہراتم تھے۔فوٹوگرافی سے سخت تنفر اور بیزار تھے۔اگر کہیں کسی جلسہ میں کسی نے چھپ کر تصویر لے لی اور اخبار میں شائع کرادی تو دوسرے دن شائع کنندہ حضرات کا معافی نامہ بھی شائع ہوتا تھا۔محتاط اس قدر کہ جس کے بارے میں سن بھی لیا کہ بد مذہبوں سے میل جول رکھتا ہے اس سے قطع تعلق کرلیا۔بڑی بڑی تنظیموں،کی سرپرستی صرف اس لیے ٹھکرادی کہ وہاں مسلکی تشخص مجروح ہوتا محسوس ہوتا تھا۔صرف وہابیت و نجدیت کے ہی نہیں بلکہ صلح کلیت کے بھی سخت خلاف تھے بلکہ اکثر تقریروں میں فرمایا کرتے تھے کہ اس دور میں سب سے بڑا فتنہ صلح کلیت ہے۔دینی مسائل میں ذرا سی بے احتیاطی بھی پسند نہیں تھی۔مذہب و مسلک کے معاملہ میں کسی سے کسی طرح کا کوئی سمجھوتہ روا نہیں رکھتے تھے۔اپنا ہو یا بیگانہ عالم ہو یا عامی مسلکی معاملہ میں کسی کی رعایت نہیں فرماتے تھے۔الحاصل تصلب فی الدین میں اپنی مثال آپ تھے۔

خصائص:

اللہ پاک کی عطا کردہ بہت سی خصوصیات کے حامل تھے۔اخلاق نبوی کے مظہر،خلوص کے پیکر،ملنسار،منکسر المزاج،ریاکاری اور نام و نمود سے بیزار،غربا پروری،اصاغر نوازی اور خدمت خلق میں اسلاف کا نمونہ کامل،اہل سنت کے لیے رحماء بینھم اور کفار کے لیے اشداء علی الکفار کی عملی

www.muftiakhtarrazakhan.com

تفسیر، جلال ایسا کہ کوئی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے جمال ایسا کہ آنکھیں جھکنے کا نام نہ لیں ۔ چہرہ ایسا نورانی و دیدہ زیب کہ جو دیکھے دیکھتا ہی رہ جائے۔ تبسم ریزی پر غمزدوں کے دکھ، درد اور غم دور ہوتے نظر آئیں تو اشک ریزی ایسی کہ دیوانوں کے کلیجے باہر نکلنے کو تیار ہوں ۔ بول میٹھے، اور اس قدر کہ جو سنے بارگاہ سے چپک ہی جائے۔ انداز تکلم اعتدال اور سنجیدگی سے مزین۔ پاکبازی و پارسائی ایسی کہ زمانہ مثال دے۔

مضمون نگاری:

ابتدائی دور میں آپ نے خوب مضمون نگاری فرمائی۔ ہندوستان کے مشہور رسائل و جرائد میں آپ کے بیش قیمتی مضامین و مقالات شائع ہوتے تھے۔ اگر وہ سب یکجا کیے جائیں تو کئی ضخیم مجلد تیار ہو جائیں۔

۱۹۸۳ء میں خود ایک ماہنامہ بنام سنی دنیا کا اجرا فرمایا جس میں مستقل طور پر باب الاستفتا کی ذمہ داری خود قبول فرمائی۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں آپ کے مضامین کے علاوہ فتاوی بھی شائع ہوتے تھے۔

تصنیفات وتالیفات:

ساٹھ سے زیادہ اردو اور عربی کتابیں تحریر فرمائیں۔ جن میں کچھ خالص علمی اور پیچیدہ بحثوں پر مشتمل ہیں۔ جدید مسائل پر آپ نے تحقیقی انداز میں کئی کتابیں تحریر فرمائیں جن سے ارباب علم خوب مستفید ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ آپ کی کتابیں ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی شائع ہوئیں اعلیٰ حضرت کی کئی اردو کتابوں کی تعریب فرمائی۔ تبلیغی دوروں، اور مریدین و معتقدین سے ملاقات اور دیگر مذہبی و مسلکی اور ذاتی مصروفیات کے باوجود اس قدر تحریری کام بلاشبہ کسی کرامت سے کم نہیں ہے۔

مریدین وخلفا:

ہندو بیرون ہند اکثر ممالک میں آپ کے مریدین پائے جاتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت اہلِ سنت میں آپ سے زیادہ کسی کے مرید نہیں پائے جاتے تو غلط نہ ہوگا۔ حرمین شریفین مصر و یمن، شام، امریکہ، برطانیہ، لندن، پاکستان اور ہندوستان میں کئی سو خلفا آپ کے موجود ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شاعرانہ عظمت:

شاعری میں بھی کمال حاصل تھا۔اردو عربی فارسی تینوں زبانوں میں شاعری فرمائی۔آپ کی شاعرانہ عظمت ورفعت سے اہل ذوق بخوبی واقف ہیں۔خواص وعوام میں آپ کی نعتیہ شاعری نے اپنی الگ پہچان چھوڑی ہے۔آپ کی کئی نعتیں بین الاقوامی سطح پر مشہور ہوئیں۔نکہت وندرت، جدت وجاذبیت،اور سلاست آپ کی شاعری کا خاص حصہ ہے۔ردیف وقافیے موزوں ومناسب، بحور کی رعایت، اصناف سخن کا خاص خیال، عشق مصطفی کی چاشنی کا عنصر غالب، جلال وجمال کے رنگ سے ہم آہنگ لیکن پابند شرع شعرو بند۔الغرض دیگر علوم وفنون کی طرح فن شاعری میں بھی جدِّ کریم سے خاصہ حصہ آپ کو ترکہ میں ملا ہے۔حمد ونعت اور مناقب پر مشتمل آپ کی شاعری آپ کے قادرالکلام شاعر ہونے کا بین ثبوت ہے۔

سفرِ آخرت:

آخرکار مختصر سی زندگی میں بڑے بڑے کارنامہائے نمایاں انجام دے کر، دنیا بھر کے مسلمانوں کو علم وفیضان سے سیراب فرماکر، علمی وبیش قیمتی کتابوں ،اداروں ،کو ورثہ میں چھوڑ کر، لاکھوں گم گشتہ راہوں کو راہ ہدایت پر چلتا چھوڑ کر، فانی دنیا سے ملک بقا کی طرف اپنے مالک حقیقی کے قرب سے مشرف ہونے،

منور میری آنکھوں کو مرے شمس الضحیٰ کردے

کہتے ہوئے دیدار مصطفیٰ سے آنکھیں منور کرنے ،اختر قادری خلد میں چل دیا گنگناتے ہوئے جنت کی طرف رواں دواں ہوگئے یعنی ۶ رذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ مبارکہ بوقت شام غروب آفتاب ہوتے ہی عین اذان مغرب کے وقت اذان کا جواب دیتے ہوئے یہ آفتاب شریعت وماہتاب ولایت یہ کہتا ہوا اس جہان فانی سے رخصت ہوگیا ؎

سورج ہوں زندگی کی رمق چھوڑ جاؤں گا
میں ڈوب بھی گیا تو شفق چھوڑ جاؤں گا

اللہ پاک حضرت کے مرقد مبارک پر رحمت وانوار کی بارش نازل فرمائے۔اور ہمیں حضرت کے فیضان سے خوب خوب مستفیض فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

7

تاج الشریعہ: جس پہ نازاں تھا جہانِ سنیت

خلیفۂ امین شریعت و تاج الشریعہ مولانا اشرف رضا قادری
چیف ایڈیٹر ''امین شریعت'' (سہ ماہی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی، یہیں سے نسل انسانی کا قافلہ چلا، مختلف رنگ و نسل کے افراد مختلف قبائل میں تقسیم ہو گئے، اور آج اس روئے زمین پر اربوں کی تعداد میں ابن آدم پھیل ہوئے ہیں، اور ایک جہاں آباد ہے، اس دھرتی پہ لاتعداد افراد آئے اور وقت متعینہ پر اس دنیا کو خیر آباد کہا، ان میں بعض وہ بھی افراد تھے جنہوں نے خود اپنی تاریخ مرتب کی اور ان کی کتاب زندگی کے اوراق آئندہ نسلوں کے لیے مشعل راہ بن گئے۔ ایسی پاکیزہ شخصیات میں انبیاء کرام کی مقدس جماعت، ازواج مطہرات کی عفت مآب تعداد، اہل بیت اطہار کی تقدیسی نسل، صحابہ کرام کی باعظمت گروہ، آئمہ مجتہدین اور سلف صالحین کی پاکیزہ صفیں شامل ہیں۔

زمانے کا ایک مزاج ہے اپنے لیے جینا اور اپنوں کے لیے جینا، بعض تقدس مآب حضرات نے اس مزاج مفلسی سے ہٹ کر ایک نئے منہج پر صرف سوچا ہی نہیں بلکہ عمل پیرا بھی رہے کہ اپنے اور اپنوں کے لیے جینا یہ کیسا جینا ہے، جینا ہے تو قوم و ملت کے پیچ و خم کو سنوارنے میں زندگی گزاری جائے اور یہی مقصود زندگی ہے۔ مؤرخ ایسوں ہی کی تاریخ رقم کرتا ہے اور اسی زندگی کو بعد فنا بھی بقا حاصل ہوتی ہے۔

ہمارے ممدوح مکرم، مخدوم گرامی، عاشق رسول، نمونہ اسلاف، وارث علوم سیدی اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم، حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اسماعیل رضا خاں قادری المعروف بہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری رضوی ازہری محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات ستودہ صفات انہیں لائق صد احترام عبقریات کی فہرست میں شامل ہے، جن پہ پوری جماعت نازاں تھی اور جن کی بارگاہ قدس میں سارا عالم پروانہ کی طرح جبین عقیدت خم کیے ہوئے تھا۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو مقبولیت عامہ (خواص و عوام کے درمیان) کا جو تمغہ جاودانی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ عزوجل وسرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ پرانوار سے ملا تھا، اس کے محرکات کیا تھے، کیا صرف نبیرۂ 1
اعلیٰ حضرت وحجۃ الاسلام اور جانشین مفتی اعظم ہند وشہزادۂ مفسر اعظم ہند ہونے کی بنیاد پر یہ شرف حاصل تھا؟ نہیں! بلکہ انہیں بعطائے رسول یہ عظمت ورفعت ملی تھی اور وہ بھی اس بنیاد پر کہ انہوں نے ہر مقام پر شریعت کو مقدم رکھا اور بذات خود رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل کیا۔ اس پاکیزہ زندگی نے آپ کو مشائخ، علماء، فقہا، محدثین، قائدین، عمائدین، ارباب سیاست وسماجیت اور صاحبان فکرو تدبر کی نگاہوں میں محبوب نظر بنادیا اور ایسے چمکے کہ زمانے والوں کے دلوں کی ڈھڑکن بن گئے۔

ہمارے مخدوم گرامی حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ۲۰ رویں صدی عیسوی کے آواخر میں رضوی دارالافتا کی مسند پر جلوہ فرماہوئے، یہ دور عالم اسلام کا کشمکش تھا، ملک ہندوستان میں انارکی اور شورس کے تباہ کن اثرات ظاہر ہورہے تھے، ایسے پرفتن دور میں آپ کو سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، ۲۱ رویں صدی عیسوی کا آغاز آپ کا دور آخر رہا، یہ زمانہ جس قدر مذہبی، سیاسی اور سماجی اعتبار سے پرفتن رہا وہ اظہر من الشّمس ہے۔

خانقاہوں میں غیر شرعی امور کا رواج، غیر تعلیم یافتہ (علوم اسلامیہ) سجادہ نشینوں میں شرعی بے راہ روی، دنیادار علما کا خطاب تملق اور فقہا کا مستفتیوں کے مزاج کے مطابق فتاویٰ کا صدور، درس گاہوں میں قرآن کی تفسیر بالرائے اور حدیث کے غیر منصفانہ تشریحات کے اسباق اور من چاہی مدرسین کا تقرر، مشربی عصبیت کی گرم بازاری، علمائے سوکی فکری آوارگی اور سیاسی وسماجی ماحول کا تصادم۔ ایسے ماحول کو فتنہ اکبری سے اگر تعبیر کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ایسے ناگفتہ بہ حالات میں قوم مسلم اور امت مسلمہ کے مسیحا اور ضرورت بن کر حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ زمانے پر چھا گئے اور استقامت علی الحق کی عملی تفسیر بن کر اپنی قائدانہ صلاحیت کو بروئے کار لائے۔

مفسرین کی ذہنی تفسیر، محدثین کی غیر ثقہ روایات سے استدلال، مفتیان زر پرست کا غیر شرعی اجتہاد، خانقاہوں کا زرد تصوف اور موررڈن صوفیانہ تعلیمات کے خلاف حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے جس قدر جہاد بالقلم کیا، آپ کے فتاویٰ اور کتابوں سے ظاہر وباہر ہے۔ ساتھ ہی زمانے کے تغیر وتبدل کی بناء پر فقہی مسائل کا آپ نے اپنے ناخن تدبیر حل پیش کیا، یہی وجہ ہے کہ علماو

فقہا آپ کی شان فقاہت پر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔

☆مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ فقہی سیمینار میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ عورت کی آواز عورت ہے کہ نہیں، اس سلسلہ میں اکثر مندوبین فرمارہے تھے کہ عورت کی آواز کے مطابق عورت نہیں، بلکہ جس میں نغمگی پائی جائے وہ آواز عورت ہے، ان کا استدلال یہ تھا کہ فقہائے کرام نے فرمایا: نغمة المرأة عورة۔

راقم کا کہنا کہ نغمگی کی قید نہیں، بلکہ جس آواز میں نغمگی لچک اور جاذبیت ودلکشی ہو وہ عورت کے حکم میں ہے، بحث مکمل نہ ہوسکی اور سیمینار ختم ہوگیا۔

راقم دہلی سے آستانہ رضویہ بریلی شریف حاضر ہوا، اور حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم کی زیارت سے مشرف ہوکر سیمینار میں ہوئی بحث کا خلاصہ عرض کیا۔

آپ نے سنتے ہی برجستہ فرمایا: نغمة المرأة عورة میں نغمہ سے مراد نغمگی اور خوش الحانی نہیں بلکہ مطلق آواز ہے، دیکھئے فقہائے کرام مطلق آواز کو نغمہ سے تعبیر فرماتے ہیں،، چنانچہ فتاویٰ عالم گیری کتاب الشهادة میں ہے اذا النغمة تشبه نغمة ہے، یہاں نغمگی مراد نہیں بلکہ مطلق آواز ہے، اس طرح نغمة المرأة عورة میں بھی نغمگی سے خوش الحانی اور نغمگی نہیں بلکہ مطلق آواز مراد ہے'' [تجلیات تاج الشریعہ، ص:۳۳۱]

☆مولانا کمال الدین اشرفی لکھتے ہیں:

''مجلس شرعی مبارکپور کے دوسرے سیمینار میں میری شرکت ہوئی اور سیمینار کا موضوع تھا ''شناختی کارڈ کے لیے فوٹو کھنچوانا جائز یا ناجائز؟'' فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی، رئیس التحریر علامہ ارشد القادری، امام علم وفن علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری وغیرہم جیسے ملک کے نامور مفتیان کرام اور اجلہ فقہائے عظام کے درمیان آپ مسند صدارت وسرپرستی میں جلوہ بار تھے، ایسا محسوس ہورہا تھا کہ شہر علم وعرفاں میں علم وفضل کا آفتاب اتر آیا ہے، فضل وکمال کا یہ کوہ بے مثال اور علم وحکمت کا یہ بحر ذخار اپنی فقہی تحقیق اور وسعت معلومات سے سب کو سیراب کررہا ہے، تمام مندوبین

اور شرکائے سیمینار آپ کی طرف متوجہ تھے، اور جب آپ کچھ لب کشا ہوتے تو سبھوں کے کان کھڑے ہوجاتے، آپ نے شناختی کارڈ کے لیے فوٹو کھنچوانے کے تعلق سے فرمایا:

چونکہ اس صورت میں عند الطلب ضرورت ملجئہ یا حاجت شدیدہ متحقق ہوگی، لہذا خاص شناختی کارڈ کے لیے فوٹو کھنچوانے کی اجازت ہوگی **الضرورت تبیح المحظورات** وغیرہ۔ [نقوش تاج الشریعہ، ص:۲۰۱]

☆ جدید ذرائع ابلاغ سے استفاضہ شرعیہ کا ثبوت۔۔۔۔۔حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے شیخ مصطفی رحمتی، علامہ عبد الغنی نابلسی اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمھم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے استفاضہ کی تعریف کا ذکر کرنے کے بعد تعریف میں مذکورہ لفظ خبر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"صحت خبر کا مدار محض سماع پر نہیں بلکہ منجملہ شرائط معتبرہ اتصال بھی درکار ہے، اتصال بے ملاقات متصور نہیں" (جدید ذرائع ابلاغ سے رویت ہلال کے ثبوت کی شرعی حیثیت، ص:۳۰)

☆ مفتی ناظم علی رضوی مصباحی لکھتے ہیں:

"حدیث افتراق امت میں جن بہتر فرقوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ سب جہنم میں رہیں گے، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، جیسے کفار و مشرکین یا جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے بلکہ جہنم میں صرف ان کا دخول ہوگا؟ پھر امتی سے امت اجابت مراد ہے یا امت دعوت؟ اگر امت اجابت مراد ہے تو کیا وہ دین اسلام پر ہمیشہ قائم رہے گی یا یہود و نصاریٰ کی طرح دین حق سے برگشتہ و منحرف ہو کر جہنم رسید ہوگی؟ اور "ثلاثة وسبعین ملة" میں ملت سے کیا مراد ہے؟ ملت اسلامیہ یا ملت اسلام سے جدا ملت؟ اس پر حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے ایسی محققانہ بحث فرمائی، جس سے حدیث پاک کا معنی آفتاب روشن سے زیادہ آشکارا ہوجاتا ہے، اور اس بات کا اذعان تام ہوتا ہے کہ صرف "دخول فی النار" ہی مراد نہیں بلکہ فرقہ ناجیہ سے منفرد و ممتاز، یہ اسلام مخالف اپنی بدعقیدگی اور بدمذہبی کے سبب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، ان کی بدعقیدگی حد کفر تک پہنچی ہوگی۔" (نقوش تاج الشریعہ، ص:۶۴۹)

☆ ایک مسئلہ درپیش ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی کون ہیں؟ آزر یا تارح۔ اس سلسلہ میں آئمہ کرام کا دو مذہب ہیں، پہلا مذہب جمہور علمائے اہل سنت کا ہے، اور وہی

www.muftiakhtarrazakhan.com

حق اور راجح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارح'' ہے، دوسرا مذہب بعض علمائے کرام کا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کے والد کا نام ''آزر'' ہے، انہیں بعض علما میں مشہور مصری عالم فاضل شیخ احمد بن شاکر بھی ہیں۔

حضرت تاج الشریعہ نے شیخ شاکر کے اس قول ضعیف کی تردید قرآن وحدیث اور متعدد عربی لغات اور اہل عرب کے استعمال کلمات سے کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل عرب ''عم'' (چچا) کو ''اب'' (باپ) بھی کہتے ہیں، اور اس آیت کریمہ میں ''اب'' سے ''عم'' مراد ہے، یہی مذہب سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس، امام مجاہدین، امام ابن جریج، امام سدی، اور سلیمان بن صریح اور سلیمان بن صرد کا ہے۔ [تجلیات تاج الشریعہ، ص:۴۰۸، ۴۱۱]

راقم مذکورہ بالا مثالیں پیش کر کے زمانہ والوں کو بتانا چاہتا ہے کہ تاج الشریعہ زمانے کی ضرورت بن کر چمکے، ارباب فضل وکمال اور صاحبان فقہ وفتاویٰ کے مرجع رہے۔ معترضین نے جس زاویے سے اہلسنت کے اعتقاد ونظریات پر ناپاک حملہ کیا حضور تاج الشریعہ علمی اور مدلل مسکت جواب دے کر اپنے فرض منصبی کا حق ادا کر دیا۔

☆ امام احمد رضا کی ترجمہ نگاری پر حملہ ہوا تو ''دفاع کنز الایمان'' تحریر فرمائی۔

☆ شرائط وقیود کے پیش نظر ٹی وی اور ویڈیو کے جواز کی صورت پیدا کی گئی تو ''ٹی وی ویڈیو کا آپریشن'' معرض وجود میں آیا۔

☆ تین طلاق کی شرعی حیثیت کا شور ہوا تو ''تین طلاق کا شرعی حکم'' تحریر کی گئی۔

☆ چلتی ٹرین پر نماز پڑھنے کا مسئلہ اٹھا تو ''چلتی ٹرین میں فرض وواجب نمازوں کا حکم'' تصنیف کی گئی۔

☆ متعدد ٹیلی فون اور موبائل سے حاصل شدہ خبر، خبر استفاضہ کا فتنہ اٹھا تو ''جدید ابلاغ سے رویت ہلال کے ثبوت کی شرعی حیثیت'' زمانے والوں کے سامنے پیش کیا۔

☆ ٹائی کے استعمال کے جواز کی صورت پیش کرنے کی کوشش کی گئی تو ''ٹائی کا مسئلہ'' لکھ کر حکم شرع نافذ کیا۔

☆ تصویر کشی کی حرمت کے خلاف واویلا مچایا گیا تو ''تصویروں کا شرعی حکم'' کے نام کتاب

www.muftiakhtarrazakhan.com

لکھی گئی۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ”تارح“ یا ”آزر“ یہ ایک فتنہ کھڑا ہوا تو ”آزار تحقیق کے آئینے میں“ تحریر فرمایا۔

☆ احسان الٰہی ظہیر سلفی نے جماعت اہلسنت کو ایک نیا فرقہ قرار دیا تو اس فتنہ کے سدباب کے لیے ”حقیقۃ البریلویۃ“ تحریر فرمایا۔

☆ اصحابی کالنجوم والی حدیث کو موضوع قرار دیا گیا تو ”**الصحابۃ نجوم الاھتداء**“ تحریر فرمائی۔

☆ پیر کے دن ولادت صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی میں ابولہب کا اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کی تکذیب کی تردید پر ”نھایۃ الزین فی التخفیف عن ابی لھب یوم الاثنین“ تحریر فرمائی۔

یہی سبب ہے کہ اقطار عالم میں یہ جملہ صدائے بازگشت بن کر ندی کر رہا ہے

تاج الشریعہ: جس پہ نازاں تھا جہان سنیت

☆☆☆

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ: بہ حیثیت مرشد برحق

مفتی عبد المالک مصباحی

چیف ایڈیٹر رضائے مدینہ، جمشید پور 8409987217

آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس دار فانی سے رحلت فرمانے کے بعد بھی بیعت وارادت کا یہ روحانی وعرفانی سلسلہ جاری رہا، جسے بعد میں سلاسل طریقت کا نام دیا گیا، جن سلاسلِ طریقت کو حق تعالیٰ نے بقائے دوام کا درجہ عطا فرمایا ہے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کے سلاسلِ طریقت ہیں۔ چناں چہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سے جو روحانی سلاسل جاری ہوئے وہ جمع ہو کر سلسلۂ نقشبندیہ کی شکل میں ظاہر ہے اور باقی تین بڑے سلاسل قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ، کے توسط سے سرکار تک منتہی ہوتے ہیں۔

اسی سلسلۂ قادریہ کی ایک عظیم شاخ ہندوستان کی سرزمین پر مارہرہ مطہرہ میں موجود ہیں۔ جہاں سے مجدد ملت، امام اہل سنت، جامع شریعت وطریقت مفتی الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمہ (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۱ء) کو اجازت وخلافت مرحمت ہوئی۔آپ نے اپنی خداداد صلاحیت، خشیت الٰہی اور عشق رسول کی وجہ سے سلسلے کی خوب خوب خدمت کی اور آپ کے فیض یافتگان نے بھی اس سلسلے کو دشت وجبل، خشک وتر کی وسعتوں اور پنہائیوں میں متعارف کرایا۔آپ کے جام عشق وعرفان سے سرشار ہونے والوں میں جہاں ایک سے بڑھ کر ایک نمایاں نام ہیں انھیں میں ایک بہت ہی روشن وتابندہ نام بدر الطریقہ، تاج الشریعہ، منبع جود وسخا، پیکر خلوص و فا، نازش زمین و آسماں، فخر اہل سنن، حامی سنن، ماحی فتن حضرت علامہ مفتی الشاہ اختر رضا خاں نور اللہ مرقدہٗ (۱۹۴۳ء۔ ۲۰؍جولائی ۲۰۱۸ء) شمس وقمر کی طرح ضوبار نظر آتا ہے۔

حضور تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہٗ اس دور قحط الرجال میں علم وفن، تقویٰ وطہارت، زہد وورع میں اپنے اقران میں ممتاز ونمایاں تھے۔شرق وغرب اور شمال وجنوب میں بسیار تلاش وجستجو کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

بعد بھی کوئی ایسی ذات نظر نہیں آتی جو بیک وقت شریعت وطریقت، علم و معرفت، تقویٰ وطہارت، عشق ومحبت، اتباع سنت واجتناب کراہیت، عزیمت واستقامت، فقہ وحدیث، زبان و بیان میں مہارت اور شعروادب پر عبور میں آپ کے ہم سرو مماثل ہو۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پی روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ رب العزت نے آپ کی ذات میں بے شمار خوبیاں ودیعت فرما دی تھی۔ علم وعمل کے اس انحطاطی دور میں آپ کی ذات جس نگاہ سے دیکھی جائے بے مثل و بے مثال نظر آتی ہے۔ فقہ وافتا کے میدان میں جب آپ کے قدر رعنا کو دیکھا جاتا ہے تو جہاں آپ کی تحریر میں حضور مفتی اعظم ہند کا حزم واحتیاط نظر آتا ہے وہیں مجدد اعظم کی دقیقہ سنجی کی لہریں بل کھاتی محسوس ہوتی ہیں۔ اگر ایک طرف ابن عابدین کی فکری جولانیت نظر آتی ہے تو دوسری طرف امام اعظم کی عمق نگاہی کا عکس جمیل پوری توانائی کے ساتھ ٹھاٹھیں مارتا دکھائی دیتا ہے۔ آپ کی حدیث دانی کا مطالعہ کیا جائے تو بڑے بڑے ماہرین کی صف میں آپ کی شخصیت کا جلوہ پوری شان انفرادیت کے ساتھ چمکتا دمکتا نظر آتا ہے۔ اور آپ کی تقویٰ شعار زندگی پر نظر ڈالی جائے تو اس میں بھی آپ کا قد بہت بلند دکھائی دیتا ہے۔ سردست آپ کی حیات کے اسی پہلو پر ایک سرسری نظر ڈالی جارہی۔ اللہ رب العزت نے چوں کہ آپ کو خلق خدا کی رہنمائی اور باطل کے خلاف حق کی آواز بلند کرنے کے لیے پیدا فرمایا تھا اس لیے آپ میں تمام بزرگانہ صفات بدرجۂ اتم پائی جاتی تھیں۔

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ ''سبع سنابل شریف'' میں جامع شریعت پیر کی تعریف کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''پیر کی بنیادی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ پیر صحیح مسلک رکھتا ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ پیر شریعت کے حقوق کی ادائیگی میں پیچھے رہ جانے والا اور سستی برتنے والا نہ ہو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقیدے اہل سنت وجماعت کے موافق درست ہوں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

لہٰذا پیری اور مریدی کی جو رسم باقی ہے، ان تین شرطوں کے بغیر درست نہیں ہوگی۔ ان تین شرطوں کی مختصر وضاحت کرتا ہوں۔

پہلی شرط کہ پیر کا مسلک صحیح ہو، اس کی توضیح یہ ہے کہ سچے مرید کو صحیح سلسلہ تلاش کرنا چاہیے کہ اکثر جگہ خلط اور خبط ہو گیا [یعنی سلسلہ متصل ہونا چاہیے]

پیری کی دوسری شرط یہ ہے کہ پیر جملہ عبادات کا، فرائض اور واجبات اور سنتوں، نوافل اور مستحبات کا عامل و عالم ہو اور ان احکام کی پابندی میں کوتاہ اور سست نہ ہو۔

پیری کی تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقیدے درست ہوں، مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق اور متصلب پکا سنی ہو۔

یہی تین شرطیں اصل شریعت ہیں۔ اگر ان سے قدم باہر رکھے گا تو راہ دین سے گرے گا۔''

(سبع سنابل اردو ص ۱۱۰-۱۱۶ ملخصا)

پیر کے لیے جن شرائط کا تذکرہ حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی علیہ الرحمہ نے کیا ہے ان کی روشنی میں اگر حضور تاج الشریعہ کی ذات کا تجزیہ کیا جائے تو ان میں کی ہر شرط پر آپ کما حقہ کھرے اترتے ہیں۔ مثلاً: پہلی شرط بتائی گئی کہ ''پیر صحیح مسلک رکھتا ہو''۔

جہاں تک مسلک کی درستگی کا تعلق ہے یہ حقیقت جگ ظاہر کہ اس دور پر فتن میں حضور تاج الشریعہ کی ذات حق وصداقت کا معیار اور دین وسنیت کی علامت کے طور پر جانی جاتی تھی۔ دین کے کسی سچے اور انصاف پسند خادم نے کبھی آپ کی ذات پر انگلی رکھنے کی جسارت نہیں کی۔ البتہ جو شیطان کے کٹھ پتلی ہیں ان کا کہنا ہی کیا!

دوسری شرط پر روشنی ڈالتے ہوئے جو انھوں نے یہ کہا کہ ''پیر شریعت کے حقوق کی ادائیگی میں پیچھے رہ جانے والا اور سستی برتنے والا نہ ہو''

اس سلسلے میں آپ کی تقویٰ شعار زندگی کا ایک ایک لمحہ شاہد عدل ہے کہ آپ سفر و حضر، صحت و بیماری اور روز و شب شریعت مطہرہ کی روشنی میں جیسی زندگی بسر فرماتے تھے وہ عزیمت والوں ہی کے نصیبہ کا حصہ تھا۔ آپ نے صرف فتویٰ نہیں بلکہ ہمیشہ تقویٰ پر عمل کیا۔ رخصت نہیں بلکہ عزیمت پر عمل کر کے حسینی کردار کا مظاہرہ کیا۔ اپنے تو اپنے غیروں کے مجمع یہاں تک کہ غیروں کی حکومت

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں بھی آپ نے شریعت کی کما حقہ پاسداری کر کے سچے حسینی ہونے کا حق ادا فرمایا۔اس حوالے سے آپ کی زندگی کے بے شمار واقعات موجود ہیں۔

۷۷/۶/۷۷ ۱۹ء میں نس بندی کے جس مسئلے نے اچھے اچھوں کے پاؤں اکھاڑ دیے تھے اس وقت مجدد اعظم کے علم وفکر، عزم واستقلال اور جاہ وجلال کے وارث، حضور حجۃ الاسلام شجاعت و بہادری، جرأت و بے باکی اور حضور مفتی اعظم کے جاں نشین حضور تاج الشریعہ نے دین وشریعت کی پاسداری، مذہب وملت کے تحفظ و بقااور اسلامی احکام ومسائل کی حفاظت وصیانت کے لیے حکومت وقت سے لوہا لیتے ہوئے میدان عمل میں ڈٹ گیے۔ وقت آیا تو حکومت کو قدم پیچھے ہٹانا پڑا مگر رضا کے شیر اور مفتی اعظم کے پروردہ نے بابانگِ دہل اعلان کیا:

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ہالینڈ کی سرزمین پر جہاں ایک سے بڑھ کر ایک منصب دار اور سرمایہ دار موجود تھے۔ان میں اکثریت کی مشترکہ غلطی یہ تھی وہ ٹائی پہنے ہوئے تھے، جسے اس معاشرہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بہت سے لوگ شاید اس وجہ سے کتراتے ہوں کہ کہیں یہ سرمایہ دار ناراض نہ ہوجائیں۔مگر واہ رے عاشق رسول! آپ کی غیرت نے یہ گوارا نہیں کیا کہ مسلمان کہلانے والے اسلامی شعار کی بجائے یہود ونصاریٰ کی تقلید و پیروی کریں۔اس لیے آپ نے مجمع عام میں شرعی حکم بتا کر ایک طرح سے اس معاشرہ کے لیے چولیں ہلا دیں۔ بہت سارے آوارہ مزاج لوگوں کو آپ کی یہ روش اچھی نہ لگی نہ انھوں اس حوالے سے استفتا کر دیا۔آپ نے اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے پوری ایک کتاب تحریر فرمائی جو ''ٹائی کا مسئلہ'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

یہ تو آپ کی جرأت و بے باکی کی بات ہوئی اور اب ذرا شریعت کی پاسداری کا دوسرا رخ تقویٰ کی حالت ملاحظہ کیجیے۔

صرف دو واقعے پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ان میں سے پہلا واقعہ سلطان التارکین حضرت سید مخدوم اشرف، کچھوچھہ شریف درگاہ کے سجادہ نشیں کا تحریر کردہ ہے۔ جسے آپ نے اپنے مقالہ بعنوان ''تاج الشریعہ اور استقامت علی الحق''، مشمولہ تجلیات تاج الشریعہ ص ۲۴۹ میں رقم کیا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ کی عظمت و بزرگی کا اندازہ ان کے زہد و تقویٰ کے ایک حسین گوشے شرم و حیا کے ذریعہ بھی لگایا جاسکتا ہے آپ کے شرم و حیا کا عالم یہ ہے کہ آپ استنجا خانہ اور غسل خانہ کے کھلے ہوئے چھت ہونے کے سبب اس وقت تک استنجا اور غسل نہیں فرماتے جب تک کہ اوپر سے بھی پردے کا انتظام نہ ہو۔ جیسا کہ مشاہدین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علامہ اختر رضا خاں صاحب اپنے نانا جان تاجدار اہلِ سنت سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے ہمراہ مغربی بنگال کے ضلع مالدہ کے کلیا چک کے ایک جلسے میں شرکت کے لیے تشریف لے گیے، آپ کو استنجا کا احساس ہوا، جب آپ استنجا خانہ پہنچے تو اس کا اوپری حصہ کھلا تھا، اسی وقت آپ نے چھتری منگوائی پھر استنجا سے فارغ ہوئے تو اس وقت عرض کیا گیا کہ چھتری کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا؛ بھائیوں تاکہ ستر عورت ہو سکے اور حیا کا بھی پاس لحاظ برقرار رہے۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ دار العلوم فیض الرسول جمشید پور جھارکھنڈ میں پیش آیا۔ جب آپ نے مدرسے کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ وہاں جب آپ غسل خانہ پہنچے تو اس کی چھت کھلی ہوئی پائی۔ فوراً آپ نے فرمایا کسی ایسے غسل خانہ میں اہتمام کیا جائے جس کی چھت کھلی ہوئی نہ ہو۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے آپ کے شرم و حیا کی۔ گویا آپ حدیث رسول الحیاء جزء من الایمان کے مظہر کامل ہیں تو دیگر امور میں حضرت تاج الشریعہ کے زہد و تقویٰ کا عالم کیا ہوگا۔ ذالك فضل الله یو تیه من یشاء۔

شریعت پر عمل کا حال بیان کرتے ہوئے آپ کے سیرت نگار لکھتے ہیں:

۱۴۰۷ھ کی بات ہے کہ زنان خانہ میں عورتیں زیارت اور بیعت کے لیے حاضر ہیں، جب آپ زنان خانہ میں تشریف لے گیے تو چند عورتوں نے نقاب الٹے اور منہ کھلے ہوئے تھے، آپ نے فوراً اپنی نگاہیں دوسری جانب پھیر لیں اور فرمایا ’’پردہ کرو، بے حجاب گھومنا پھرنا سخت منع ہے نقاب ڈالو‘‘ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ سب عورتوں نے نقاب ڈال لیں پھر بیعت فرمایا، شریعت کی پاسداری ہو تو ایسی ہو، سفر چاہے جیسا ہو ہوائی جہاز سے ہو یا ٹرین سے ہو یا گاڑی سے نماز کا وقت ہوتے ہی نماز کی ادائیگی کے لیے بے چین ہو جاتے۔ اکثر راقم السطور کو حکم دیتے کہ مصلی بچھاؤ نماز پڑھوں گا، چاہے ایئر پورٹ ہو یا اسٹیشن نماز قضا نہیں فرماتے۔ نماز پڑھنے کی سب کو تاکید فرماتے حضرت راقم سے اکثر پوچھتے کہ نماز پڑھی یا نہیں اگر معلوم ہو گیا کہ نہیں پڑھی تو سخت

www.muftiakhtarrazakhan.com

ناراض ہوتے، مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۹۹۱ء سے ۲۰۰۶ء تک تقریباً ۱۵؍سال تک میں نے حضرت کے ساتھ پورے ملک کا سفر کیا مگر نماز حضرت کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ اللہ اکبر۔ (حیات تاج الشریعہ ص: ۳۱،۳۲ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۰۸ء)

آپ کی حیات مبارکہ میں یہ صرف یہی ایک دو واقعات نہیں بلکہ آپ کی پوری زندگی تقویٰ کے انھیں گنج گراں مایہ سے منور و تابندہ ہے۔ پیری کی تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقیدے درست ہوں، مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق اور متصلب پکا سنی ہو۔

سید موصوف کی اس تشریح کی روشنی میں اگر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی زندگی کے شب و روز کو دیکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ عقیدہ کی درستگی تو دور کی بات ہے حق تو یہ ہے جو محبت کی نظر سے انھیں دیکھ لیتا اگر وہ مومن نہیں تو ایمان لے آتا تھا اور اگر کوئی گمراہ و بدعقیدہ ہوتا تو عقیدہ درست کر لیتا۔ ایمان و عقیدہ کی اس مسموم فضا میں ان کی خوش عقیدگی اور صراط مستقیم پر تصلب کا یہ حال تھا کہ آوارہ مزاج لوگ انھیں متعصب اور متشدد ہی کہہ کر پکارتے تھے۔ حق تو یہ ہے کہ دست گرفتہ اور وابستگان بھی کبھی کبھار آپ کی طرف سے کبیدہ خاطر ہو جاتے تھے۔ مگر بعد میں انھیں سمجھ میں آتا تھا کہ حق وہی ہے جو حضور تاج الشریعہ فرماتے تھے۔

آپ نے پوری زندگی تقریر و تحریر، وعظ و نصیحت، دعوت و ارشاد اور اپنے کردار و عمل سے لوگوں کے ایمان و عقیدہ کی درستگی کا سامان فراہم کیا۔ آپ کا چہرہ دیکھ کر، کتابیں پڑھ کر اور آپ کی تقریریں سن کر لوگ ایمان و عقیدہ میں پختہ ہوئے پھر آپ کے تصلب کا حال کیا پوچھنا!

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات بغیر کسی شک و تردد کے کہی جا سکتی ہے کہ حضور تاج الشریعہ کی شخصیت شریعت و طریقت کی ایسی جامع تھی جس پر زمانہ جتنا ناز کرے کم ہے۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

مولا تعالیٰ ہم تمام غلاموں اور عالم اسلام کو آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔
آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

www.muftiakhtarrazakhan.com

دنیائے سنیت کا ایک عظیم پیشوا

محمد علی مصباحی رضوی

صدرالمدرسین دارالعلوم حبیبیہ قادریہ بنکاپور ہاویری کرناٹک

اللہ ربّ محمد صلی علیہ وسلما + نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ۲۴/ذی القعدہ ۱۳۶۲ھ/ ۲۳/نومبر ۱۹۴۳ء بروز منگل محلہ سوداگران بریلی شریف میں ایک علمی وادبی اور روحانی خانوادہ میں ہوئی جو خانوادہ سرکار اعلیٰ حضرت سے مشہور ومعروف ہے۔ بچپن ہی میں آپ کی پیشانی پر عقل ودانائی اور فہم وفراست کی علامتیں ظاہر وباہر تھیں۔ ؎

بالائے سرش ز ہوش مندی

می تافت ستارۂ سربلندی

آپ نے اپنے والد ماجد حضرت علامہ مولانا مفتی ابراہیم رضا خان مفسر اعظم ہند بن حجۃ الاسلام حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے سایۂ عاطفت وشفقت میں خاندانی تہذیب وتمدن کے عین مطابق نشو نما پائی، جب آپ کی عمر شریف ۴/سال، ۴/ماہ، ۴/دن کی ہوئی تو رسم بسم اللہ خوانی کی ایک عظیم الشان تقریب منعقد فرمائی جس میں منظر اسلام کے جملہ اساتذۂ کرام مدعو تھے اور تاجدار اہل سنت، پرتو سیدی اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ خوانی کی رسم ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپ کی پوری توجہ باقاعدہ تعلیم وتربیت کی طرف مبذول کرائی گئی۔ تو کچھ ہی عرصے میں آپ کی والدہ ماجدہ نے قرآن شریف ختم کروایا اور والد ماجد نے اردو، عربی فارسی کی متعدد کتابوں کا درس دیا، پھر آپ تکمیلِ علم کے لیے دارالعلوم منظر اسلام میں داخل ہوئے یہاں تک کہ فارغ التحصیل ہوگئے مگر آپ کی علمی تشنگی نے اس بات پر برانگیختہ کیا کہ جامعہ ازہر مصر جائیں، چناں چہ دارالعلوم منظر اسلام میں ایک عربی استاذ فضیلۃ الشیخ مولانا عبد التواب مصری کی تقرری ہوئی تو آپ اپنے اِس استاذ گرامی اور والد محترم کی رائے ومشورے سے جامعہ ازہر مصر کے شعبہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

جات میں سے شعبہ کلیہ اصول الدین کا انتخاب کیا اور مزید علم دین سے آراستہ و پیراستہ ہونے لگے، آپ کی خداداد صلاحیت اور قوت حافظہ اتنا قوی اور ٹھوس کہ ایک بار کتاب کو پڑھ لیتے وہ اس قدر یادواز بر ہو جاتا کہ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش نہ آتی تھی۔ بایں وجہ سال اول ہی میں آپ اپنے ہم سبق طلبا پر اس طرح فوقیت واولیت حاصل کر لی کہ سال اول کا تاج زریں سال آخر تک زیب سر رہا۔ ۱۹۶۶ء میں ایک عجمی ہوتے ہوئے آپ نے اپنی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر جامعہ ازہر سے اول پوزیشن کا ایوارڈ حاصل کیا۔ بعض تذکرہ نگاروں کے مطابق آپ اس وقت کے مصری صدر جمال عبد الناصر کے ہاتھوں علوم اسلامیہ کی اضافی ڈگری سے بھی نوازے گئے۔ ماہنامہ اعلی حضرت بریلی کے ایڈیٹر نے ''آستانۂ رضویہ'' کے عنوان سے لکھے گئے مضمون میں اس کامیابی کا تذکرہ کچھ اِس طرح کرتے ہیں کہ:

''مفسر اعظم کے فرزند مولانا اختر رضا خاں نے عربی میں بی اے کی سند فراغت نہایت نمایاں اور ممتاز حیثیت سے حاصل کی ہے، مولانا اختر رضا نے جامعہ ازہر میں اول نمبرات سے نمایاں کامیابی حاصل کی، بایں وجہ آپ کو اوارڈ سے نوازا گیا''۔

آپ کی اس کامیابی پر حضور مفتی اعظم ہند کی رگوں میں اس قدر خوشیوں کی لہر دوڑ اٹھی تھی کہ آپ کی مصر سے بریلی شریف واپسی پر کیف وسرور میں بنفس نفیس اپنے کچھ رفقا و مریدین کے ہمراہ آپ کے استقبال و خیر مقدم کے لیے بریلی جنکشن پہنچ گئے تھے۔ حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی فیض رساں نگاہوں کے صدقے حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھتے ہی دیکھتے پورے ہند و پاک میں شہرت و مقبولیت کے ایسے سکّے جمائے جنہیں سالہا سال کی بے پناہ کدوکاوش اور پیہم جدوجہد سے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نسبت تا نہ بخشد بخشندۂ خدا

تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان علم و فضل، فقاہت و بصیرت، عمل و کردار کے کسی بھی میدان میں محتاج تعارف نہیں، بلکہ سارے میادین میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے شریعت و طریقت، فکر و تدبر، زہد و تقویٰ اور فقہ و کلام کے ہر شعبے میں مقتدا و پیشوا کے منصب جلیل پر فائز فرمایا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ سیدنا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی فقیہانہ بصیرت اور مجددانہ شان وشوکت کے سچے امین، تاجدار اہل سنت حضور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے پرتو، حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کی فصاحت وبلاغت کے مظہر اور حضور مفسر اعظم کی مفسرانہ شان کا عکس تھے۔ اگر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی علمی وعملی اور فکری وفقہی کارناموں کو لیا جائے تو زمانہ یہ کہے بغیر خاموش نہ رہے گا کہ آپ اعلم العلما، افقہ الفقہا، عالم شریعت وطریقت، فکر وتدبر کے شہنشاہ، درس وتدریس کے بادشاہ، غوث اعظم کی عطا، خواجہ اجمیری کی عنایت، علوم رضا کے وارث اور مفتی اعظم کی سچی کرامت تھے۔

تاج الشریعہ یوں تو ہر میدان کے شہ سوار تھے خصوصاً درس وتدریس میں آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا، درس وتدریس کا ایسا دل نشیں انداز ہوتا کہ طالب علم کو شرح صدر حاصل ہوجاتا اور کتاب کے مقصد پر پورے طور سے مطلع ہوجاتا۔

درحقیقت حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: تاجدار ولایت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، عطائے رسول خواجہ غریب نواز، شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام حامد رضا خان، مظہر غوث اعظم حضور مفتئ اعظم ہند، اعلیٰ حضرت تاج الفحول بدایونی، علامہ فضل رسول عثمانی بدایونی، صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی، حضور محدث اعظم ہند، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی، صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی اور حضور حافظ ملت محدث مرادآبادی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسے اکابرین واسلاف کی امانتوں کے سفیر وامین تھے۔

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اسماعیل المعروف بہ اختر رضا خان حنفی قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت محدث، محقق، مدبر، مفسر، فقیہ، مرشد کامل، رہبر رہنما، شیخ وقت، عارف باللہ، علم ظاہر کا ٹھاٹھا مارتا سمندر، علم باطن کے کوہ گراں اور سنت نبوی کے مکمل تصویر تھے۔

حضور تاج الشریعہ اپنے اکابر واسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے، آپ کا وجود مسعود برصغیر میں اہل سنت وجماعت کے لیے منبع فیوض وبرکات تھا، آپ دار العلوم منظر اسلام کے پرنسپل وصدر تھے۔ آپ نے مرکزی دار الافتا اور دار القضاۃ بھی قائم فرمایا اور ان کے صدر ومفتی بھی رہے۔ آپ نے مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا جیسی ایک عظیم الشان دینی درس گاہ اور شرعی کونسل آف انڈیا قائم فرماکر بریلی میں چار چاند لگادیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور بدر الطریقہ، تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی اختر رضا خان حنفی قادری ازہری علیہ الرحمہ جہاں دنیا کی جلیل القدر، باوقار، ہر دل عزیز شخصیت، لاکھوں عشق و وفا کی مرکز عقیدت، آبروئے اہل سنت، نازش علم وحکمت، جامع معقولات ومنقولات، ماحیٔ کفر وبدعت، ناصر دین وملت، پیکر رشد وہدایت، بحر علم معرفت، صاحب کشف وکرامت، رہبر شریعت وطریقت اور پاسبان ناموس رسالت ﷺ تھے وہیں آپ عالم اسلام میں آفتاب ومہتاب کی طرح درخشاں وتاباں تھے۔

زہد وتقویٰ:۔ پابندیٔ صوم وصلاۃ کا یہ عالم تھا کہ آپ سفر وحضر، راحت وتکلیف، کمزوری ونکاہت کسی بھی حالت میں نماز سے غفلت نہیں فرماتے بلکہ نماز کا وقت آتے ہی خواہ اسٹیشن ہو یا ایئر پورٹ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے، اتباع شریعت اور زہد وتقوی کے متعلق کیا پوچھنا؟ آپ کی ذات تو جہاں شب بیدار اور تہجد گزار تھی وہیں تصلب فی الدین سے متصف، اخلاق وکردار کا پیکر اور بے پایاں خصائل واوصاف حمیدہ کا روشن وتابناک آئینہ تھی۔ آپ کے زہد وتقوی اور پرہیز گاری سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تصوف وطریقت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہی نہیں بلکہ آپ منصب قطبیت کو حاصل کر چکے تھے، گویا علوم تصوف میں بھی اپنی مثال آپ تھے، عرب وعجم ہر جگہ آپ کی استقامت فی الدین کے جلوے تھے۔ آپ کی حق گوئی اور بے باکی کا کیا کہنا؟ یہ تو آپ ہی کی زبان وقلم سے آشکار ہے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ بزرگی کے لیے سب سے بڑا معیارِ تقویٰ، اتباع سنت ہے۔ کیوں کہ جب بندۂ مؤمن تقوی کی حقیقی صفات سے متصف ہوجاتا ہے تو اس کو تقربِ الٰہی حاصل ہوجاتی ہے۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ آپ کے ظاہر وباطن میں یکسانیت تھی، جس کے سبب حکم شرع بیان کرتے وقت بالکل بے باک اور نڈر ہو کر حق گوئی اور حق شناسائی کا اہم فریضہ انجام دیتے اور مخلوق ذو الجلال کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا تھا۔ اسی کی عکاسی کسی شاعر نے یوں کی ہے۔

حقیقت میں جو اللہ سے ڈرتا ہے
مخلوق خدا اس سے ڈرتی ہے

آپ کے اسفار:۔ آپ اپنی کمزوری ونکاہت اور مشاغل ومصروفیات کے باوجود مذہب اہل

www.muftiakhtarrazakhan.com

سنت، مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کے لیے اکثر ممالک کا دورہ فرمایا، شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں آپ کی تشریف آوری نہ ہوئی ہو، سعودی عرب، دبئی، کویت، سری لنکا، لندن، ہالینڈ، بریطانیہ، انگلینڈ، یورپ، امریکہ، افریقہ، ترک، ایران، عراق اور ہندو پاک کا چپہ چپہ آپ کی قدوم میمونت کا مرہون منت ہے۔ اس دور قحط ورجال میں علمی وروحانی، نورانی وعرفانی شخصیت کا ملنا بہت دشوار ہو چکا ہے، حضرت کی کن کن خوبیوں کو بیان کیا جائے، کن کن محاسن ومناقب کو صفحۂ قرطاس پر نہ لایا جائے، جس بھی نہج اور زاویۂ فکر سے دیکھیں، ہر اعتبار سے ہندو پاک میں دور دور تک آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ اسلامی وضع قطع، کلی دار کرتا، سلوار، عمامہ، جھکیں جھکیں نگاہیں، گھنی داڑی، متوسط قد، گورا بدن، چمکتا دمکتا باا ثر وباوقار اور بارعب ودبدبہ چہرہ تھا۔ ؎

خدا کی قسم! وہ خدا کے ولی ہیں جنہیں دیکھنے سے خدا یاد آئے

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔ محبت رسول اس قدر کامل کہ عشق نبوی کی شمع فروزاں تھی، اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرمی آپ کی رگ رگ میں سموئی ہوئی تھی، اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعشق آپ کی نس نس میں پلا دیا گیا تھا۔ نیز عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے اور اپنی علمی ذہانت وفطانت کی مدد سے پوری بے باکی کے ساتھ اسلام وسنیت کی پاسداری فرماتے اور ان پر آئے دن حملوں کا بہترین سدباب فرماتے رہے، سچ پوچھیئے تو ان کو نعت گوئی کا بہت ذوق وشوق تھا، ان کا پورا دیوان **''سفینۂ بخشش''** پڑھا جائے تو فنی سقم اور نہ ہی شرعی خامی دیکھنے کو ملتی ہے۔ اور یہ سب کچھ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے۔ فرطِ محبت میں ڈوبے آپ کے چند نعتیہ اشعار بطور نمونہ نذر قارئین ہیں، آپ فرماتے ہیں:

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا کاش گنبد خضرا دیکھنے کو مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا داغ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا

ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

بیعت وارادت:۔ شیخ طریقت حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کا حلقہ بہت وسیع

ہے، لاکھوں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے، جس کی بدولت آپ کے مریدین کا آج حساب لگانا بڑا مشکل ہے کیوں کہ آپ کے مریدین ملک و بیرون ملک میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ برصغیر ہو یا براعظم ہر جگہ کا آپ دورہ فرماتے تھے، ہندو پاک میں تو شاید ہی کوئی ایسا صوبہ، شہر یا گاؤں ہوگا جس میں آپ کے مریدین نہ ہوں۔ تا حد نگاہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہر صوبہ اور شہر و قصبہ میں آپ کے مریدین موجود ہیں۔ گویا جو بھی آیا آپ کے مبارک دامن سے وابستہ ہوتا چلا گیا، ایسا کیوں نہ ہوتا؟ آپ تو فنا فی اللہ تھے، یہی بس نہیں، بلکہ فنا فی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی تھے۔ آپ خود اپنے مقطع میں فرماتے ہیں:

مجھے کیا فکر ہو اختر میرے یاور ہیں وہ یاور
جو خود میری بلاؤں کو گرفتار بلا کردیں

الغرض! پیر طریقت، رہبر شریعت، قدوۃ السالکین، عمدۃ المحققین، رئیس العلما، عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے نقوش کو جمع کرنا ہمارے لیے بڑی سعادت مندی ہوگی کہ آنے والی نسلیں آپ کی سیرت و نگارشات پڑھیں، خود سنوریں اور ان کے ذریعے دوسروں کو بھی سنواریں، نیز ان کی زندگی کو اپنے لیے آئیڈیل و نمونہ بنائیں اور آپ کے لازوال فیوض و برکات سے مالا مال ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی قبر کو اپنی رحمت و نور سے بھر دے اور ان کی گوناں گوں کارناموں کو مقبولِ خواص وعوام بنائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین علیہ افضل التحیۃ والتسلیم۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

6

حضرت تاج الشریعہ کی تقویٰ شعار زندگی

مفتی عبدالحلیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (ناگپور)

بر صغیر میں ہندو پاک میں اسلام کی سربلندی اور اس کی ترویج واشاعت صوفیاے کرام ہی کی مرہون منت ہے، جنہوں نے علم وعمل اور رشد وہدایت کے انوار سے ایک جہان کو منور کیا اور ہزاروں ہزار گم گشتگان راہ کو راہ راست سے ہمکنار کیا، تشنگان علم ومعرفت کو اپنے علمی اور روحانی جام سے شادکام کیا۔ جن کی آفاقی تعلیمات وروحانی اور اخلاقی عظمت نے جوق در جوق لوگوں کو دامن اسلام میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا، جن کی دینی، علمی، فکری، روحانی واصلاحی خدمات کو آب زر سے لکھا جائے تب بھی ان کی شخصیت کا حق کما حقہ ادا نہ ہو پائے گا۔

وہ ایسے پاکیزہ خصلت انسان ہوتے ہیں، جن کے قلب واذان پر روز اول ہی سے ماحول و عوامل اثر انداز نہیں ہوتے، وہ ہر حال میں اپنی حیات کو ہر قسم کی آلودگیوں اور ناشائستہ حرکتوں سے پاک وصاف رکھتے ہیں۔ وہ سماج میں اتنے ارفع واعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں کہ معاشرے اور سوسائٹی میں کتنی ہی بدکاریاں پھیل جائیں لیکن ان کا مقدس دامن ان آلودگیوں سے داغ دار نہیں ہوتا، ان کا ذہن ان بری باتوں کو قبول نہیں کرتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ غلط باتوں سے وہ اپنے آپ کو اتنے دور رکھتے ہیں کہ دلائل و براہین کے ذریعے کوئی ان کو کتنا ہی مطمئن کرنے کی کوشش کرے یا اپنی چرب زبانی سے ان پر اثر ڈالنا چاہے تو اس کو اس میں محرومی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا، وہ ایسی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں جو جو نسل انسانی میں نفرت وعداوت، نفاق ودشمنی کا بیج بوتی ہیں، اور آپس میں منافرت کی آگ بھڑکاتی ہیں، کیوں کہ وہ عوام الناس کی اصلاح کی خدمات انجام دینے میں فرحت وانبساط محسوس کرتے ہیں۔ ایسے ہی نیک طنیت، پاکیزہ خصلت اور مقدس نفوس میں امام اہل سنت، محب آل رسول، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت حضرت علامہ ومولانا الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے وارثوں میں، جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد اختر رضا خان ازہری معروف بہ حضور تاج

www.muftiakhtarrazakhan.com

الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات ستودہ صفات بھی ہے۔ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ سے ہماری ملاقات اس وقت ہوئی، جب حضرت اسکول میں پڑھتے تھے، جب کبھی بریلی شریف ان کے گھر مفسر اعظم ہند استاذ محترم حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے جاتا، دروازے پر دستک دیتا تو ازہری میاں ۳؍سوال کرتے۔

۱۔کون ہو؟

۲۔کہاں سے آئے ہو؟

۳۔کیوں آئے ہو؟

جب ہم ان سوالوں کے تشفی بخش جواب دے دیتے تو دروازہ کھول جاتا اور ہم اپنی ضرورت کے مطابق وہاں رکتے اور استاذ گرامی حضرت علامہ ابراہیم رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی برکتوں سے اپنے قلب کو منور و مجلی کرنے کی سعی کرتے اور اجازت طلب کر کے واپس چلے آتے۔

حضور تاج الشریعہ درس نظامی کی تعلیم کے لیے منظر اسلام تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے فضل و کرم سے اساتذہ سے پڑھتے یہاں تک کہ خود مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ حضور تاج الشریعہ نے بریلی میں صرف دو استاذ سے پڑھا۔

۱۔ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی افضل حسین مونگیری علیہ الرحمہ

۲۔ حضور حافظ جہاں گیر صاحب قبلہ

پھر اس کے بعد جامعہ ازہر مصر چلے گئے۔ دنیا نے دیکھا کہ آپ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عکس جلیل تھے اور مفتی اعظم ہند کے بالکل آئینہ تھے، حضور مفتی اعظم ہند کا تقویٰ دنیا میں مشہور ہے۔ یہاں تک کہ اپنے نہیں بلکہ غیر بھی آپ کے تقویٰ کے قائل ہیں۔ عبد الرحیم رائے پوری، جو تبلیغی جماعت کا امیر تھا، کہتا تھا: ''ایسا متقی میں نے دنیا میں کسی کو نہیں دیکھا، انھوں نے آج تک کسی غیر محرم کو بھی نہیں دیکھا۔'' حضور تاج الشریعہ بالکل اپنے نانا جان کے آئینہ تھے، مفتی اعظم ہند کے تقویٰ کو دیکھنا ہو تو حضور ازہری میاں کو دیکھ لو، مفتی اعظم ہند کی زندگی دیکھنی ہو تو انھیں دیکھ لو، حضور ازہری میاں کی زندگی دیکھنے کے بعد مفتی اعظم ہند کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور مفتی اعظم کا تقویٰ غیر نے بھی قبول کیا اور حضور ازہری میاں کے تقویٰ کی مثال اور ان کی زندگی کیسی تھی اس کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

بخوبی اندازہ آپ حضرت کے تعلیمی دور کے واقعہ سے لگا سکتے ہیں۔

حضور ازہری میاں اس وقت نوجوان اور عالم شباب میں تھے، حضرت اور مولانا شمیم ازہری دونوں ازہر میں ساتھ رہے، ایک ساتھ تعلیم حاصل کی۔ مولانا شمیم ازہری فرماتے ہیں کہ: ''مصر میں جشن جمہوریہ منایا جارہا تھا اور وہاں کا طریقہ یہ تھا کہ ازہر کے تمام طلبہ لائن میں کھڑے ہوتے اور مصر کی حکومت کا ایک نمائندہ ان سے ہاتھ ملاتا اور طلبہ اس کو مبارکباد دیتے'' تاج الشریعہ اور علامہ شمیم ازہری بھی لائن میں تھے اور اس وقت جو ملک کا نمائندہ بن کر آیا تھا، وہ ایک خاتون تھی اور وہ لائن میں کھڑے تمام طلبہ سے یکے بعد دیگرے ہاتھ ملا رہی تھی، جب وہ میرے (مولانا شمیم ازہری کے) پاس پہنچی تو میں (مولانا شمیم) حضرت کو ترچھی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور پھر میں (مولانا شمیم) نے اس خاتون سے ہاتھ ملایا اور اس کے بعد خاتون تاج الشریعہ کے قریب آئی تو حضور تاج الشریعہ پیچھے ہٹ گئے اور ہاتھ نہیں ملایا۔ علامہ شمیم کا کہنا ہے کہ: ''حضرت نے مجھ سے بات کرنا بند کردی، یہاں تک کہ سلام کا جواب بھی نہیں دیتے اور ایسے ہی کئی دن گزر گئے، میں گھبرایا کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ کی یادگار مجھ سے ناراض ہیں، لہٰذا میں حضرت کے قدموں میں گر کے رونے لگا، تو حضرت نے اپنا دست شفقت میرے سر پر پھیرا اور کہا کہ شمیم صاحب! میں تم سے اپنی ذات کے لیے ناراض نہیں ہوا، بلکہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لیے ناراض ہوا تھا، کیوں کہ وہ خاتون جس سے تم نے ہاتھ ملایا تھا وہ تمہاری محرم نہیں تھی بلکہ وہ تمہارے لیے غیر محرم تھی اور تم نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا؟'' اس طرح انھوں نے ازہری میاں کے سامنے توبہ کی اور معافی مانگی تو حضرت نے انہیں معاف کردیا۔

آپ خیال کریں کہ جب جوانی کی عمر تھی اور عالم شباب تھا اور آپ طالب علم تھے، عموماً طالب علم کی زندگی ان باتوں کا خیال نہیں رکھتی مگر اس وقت بھی آپ شریعت مطہرہ کے کیسے پابند تھے۔ اللہ اللہ! ہم نے انھیں بہت قریب سے دیکھا ہے، آج دنیائے سنیت ان کا سوگ منا رہی ہے، کوئی جیتا ہے تو اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے جیتا ہے جب وہ مرتا ہے تو پورا خاندان سوگ مناتا ہے اور کوئی جیتا ہے تو اپنے شہر و ملک کے لیے اور جب وہ مرتا ہے تو سارا شہر و ملک سوگ وار ہوتا ہے، مگر حضور ازہری میاں کا جینا اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تھا، آج ان کی

رحلت پر پوری دنیا رو رہی ہے، ایک عالم اپنے لیے نہیں جیتا ہے بلکہ وہ ساری زندگی قوم کے حوالے کر دیتا ہے، ایک عالم ربانی پوری قوم کے لیے جیتا ہے وہ مسلک وملت کے لیے جیتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے: ''موت العالم موت العالم'' ''یعنی ایک عالم کی موت ایک عالم''۔ یعنی ایک جہان کی موت ہوتی ہے، اس لیے کہ وہ ایک اپنے لیے نہیں جیتا بلکہ وہ ساری قوم کے لیے جیتا ہے۔ علامہ ازہری میاں علیہ الرحمہ کی زندگی مذکورہ بالا قول کی مصداق ہے کہ آپ کا جینا دین متین کی سربلندی کے لیے تھا۔ اسی وجہ سے ساری قوم کی آنکھیں حضور تاج الشریعہ کے وصال پر اشک بار تھیں، تاج الشریعہ اپنے لیے نہیں بلکہ قوم کے لیے، مسلک کے لیے اور ملت کے لیے جی رہے تھے، اسی وجہ سے ساری دنیا سوگ وار ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کی قبر پر انوار وتجلیات اور رحمتوں کی بارش کا نزول فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.muftiakhtarrazakhan.com

8

تاج الشریعہ بحیثیت جانشین مفتی اعظم

مولانا افضال حسین نقش بندی،

نکانہ پنجاب پاکستان

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد و مربی حضور مفتی اعظم ہند الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اور بارگاہ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی آپ سے بے انتہا توقعات وابستہ تھیں، جس کا بخوبی اندازہ آپ کے بارے میں حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل ارشاداتِ مقدسہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو مختلف مواقع پر انھوں نے ارشاد فرمائے۔

(۰۱) ۱۵ر جنوری ۱۹۶۲ء کی مجلس میں حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے شمس العلماء قاضی شمس الدین احمد جعفری اور خلیفہ اعلیٰ حضرت برہانِ ملت مفتی برہان الحق جبل پوری (علیہما الرحمہ) نے دریافت کیا کہ حضرت! آپ کا جانشین کون ہوگا؟... حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کہ:

"اس لڑکے سے بہت اُمیدیں وابستہ ہیں۔"

(حیاتِ تاج الشریعہ، ص ۳۳، ۳۴، از مولانا شہاب الدین رضوی، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی انڈیا)

(۰۲) دارالافتاء کی عظیم ذمے داری سونپتے ہوئے فرمایا:

"اختر سوادِ اعظم میاں! اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں۔ یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ اب تم اس فتاویٰ نویسی کے کام کو انجام دو۔ میں (دارالافتاء) تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ (ایضاً ص ۱۷، ۱۸)

مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ کی نظر میں:

قارئین! اگر حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ پر ناز فرماتے تھے، تو آپ بھی اپنی زندگی کی کامیابی و کامرانی کے پیچھے سب کچھ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا فیض اور ان کی نگاہِ کرم کا صدقہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ

"میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں پڑھا اور پڑھایا، جامعہ ازہر میں بھی پڑھا... (مگر) اہم بات یہ ہے کہ مجھے جو کچھ بھی ملا وہ حضور مفتی اعظم قدس

www.muftiakhtarrazakhan.com

سرہٗ کی صحبت و استفادہ سے حاصل ہوا۔ ان کی ایک گھنٹہ کی صحبت، استفسارات اور استفادہ سالوں کی محنت ومشقت پر بھاری پڑتے تھے۔ میں آج ہر جگہ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کا علم وروحانی فیضان پاتا ہوں۔ آج جو میری حیثیت ہے وہ انھیں کی صحبت کیمیا اثر کا صدقہ ہے۔'' (ایضاً،ص ۲)

جامعۃ الازہر مصر سے واپسی پر حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار پر معلوم ہوا کہ آپ مصر جانا ہی نہیں چاہتے تھے بلکہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ہی رہنا چاہتے تھے۔کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے:

''جو علمی وادبی فائدہ حضرت (مفتی اعظم) کے پاس رہ کر ہوا، وہ مصر میں نہیں ہوا۔ وہ تین سال بھی کاش حضرت کی خدمت میں ہی گزارے ہوتے۔''

پھر فرماتے: ''مفتی اعظم ہند کا علم بڑا مضبوط تھا۔''

(مارہرہ سے بریلی تک،از حافظ شمس الحق ومولانا ارشاد عالم نعمانی،ص ۱۸۴،مطبوعہ مجلس فکر رضا،لدھیانہ، پنجاب)

تاج الشریعہ جانشینِ مفتی اعظم ہند:

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کو آپ پر پورا پورا اعتماد تھا بلکہ آپ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی تحقیقات کو خوب سراہتے رہتے تھے۔ بلکہ اعتماد کا عالم یہ تھا کہ آپ نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

''آپ لوگ اب اختر میاں سلمہٗ سے رجوع کریں، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔''

(مجلہ النظامیہ، خصوصی اشاعت بنام ''تاج الشریعہ نمبر'' ص ۵۵، ناشر: مجلس علماء نظامیہ، لاہور پاکستان)

مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخر ایام میں اپنی جانشینی کے حوالے سے ایک تحریر خود لکھی، جس میں آپ کو اپنا جانشین اور قائم مقام نامزد فرما دیا۔ جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ کے بعد سب سے پہلا جملہ یہ لکھا ہے:

''میں اختر میاں سلمہٗ کو اپنا قائم مقام کرتا ہوں۔''

(سیرتِ تاج الشریعہ، ص ۱۳، از مولانا شہاب الدین رضوی، مطبوعہ بزم فیضِ رضا، گلبہار، کراچی)

مسندِ افتاء پر جلوہ گری:

حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ خود اپنی فتویٰ نویسی کی ابتدا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

''میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم ہند) سے داخلِ سلسلہ ہوگیا ہوں۔ جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دل چسپی کی بنا پر فتویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیانِ کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر فتویٰ دکھایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری دل چسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا۔''

(ماہ نامہ استقامت، کانپور، ص ۱۵۱، شمارہ رجب ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء)

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ۱۹۸۱ء سے لے کر آپ مسلسل مرجع فتاویٰ رہے۔ آپ کا فتویٰ عالمِ اسلام میں سند کا درجہ رکھتا ہے۔ غالباً آپ ہندوستان کے واحد مفتی تھے جو بیک وقت چار زبانوں عربی، فارسی، اردو، انگریزی میں فتوے لکھا کرتے تھے۔ وہ دقیق و پیچیدہ مسائل جو علما و مفتیانِ شرع کے درمیان مختلف فیہ ہوں اُن میں آپ کا قول ہی فیصل تسلیم کیا جاتا ہے، اور جس فتویٰ پر آپ کی مہر تصدیق ثبت ہو، خواص کی نزدیک بھی وہ معتبر ہوتا ہے۔

''امام احمد رضا کانفرنس'' بریلی شریف ۱۴۲۵ھ میں جگر گوشۂ حضور صدر الشریعہ، محدثِ کبیر حضرت علامہ مفتی محمد ضیاء المصطفیٰ زید شرفہ نے اپنی تقریر کے دوران آپ کے فتاویٰ کے بارے میں یوں کہا:

''تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔''

(حیاتِ تاج الشریعہ، ازمولانا شہاب الدین رضوی، ص ۶۶، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئ، انڈیا)

شغفِ مطالعہ:

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات والا صفات، علم وفضیلت، رشد و ہدایت، سیاسی شعور و آگہی، کفایت شعاری، راست بازی اور اتباعِ سنّت رسول میں اپنی مثال آپ اور یگانۂ روزگار

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھے۔اسی طرح آپ کا مطالعہ کتب کا شوق بھی دیدنی تھا۔

آپ کو شروع ہی سے مطالعہ کا حد درجہ شغف تھا۔خود فرماتے ہیں کہ

سوادِ اعظم ''شروع سے ہی مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔اپنی درسی کتابوں کے علاوہ شروح وحواشی اور غیر متعلق کتابوں کا روزانہ کثرت سے مطالعہ کرتا اور خاص خاص چیزوں کو ڈائری پر نوٹ کرلیا کرتا تھا۔'' (ایضاً،ص ۲)

اسی سلسلے میں دو ہم عصر قدآور شخصیتوں کے تأثرات کتاب ''مارہرہ سے بریلی تک'' سے نقل کیے جاتے ہیں:

(۰۱) حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی قدس سرہٗ (شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف) فرماتے ہیں کہ

''حضرت تاج الشریعہ کو کتابوں سے بہت شغف ہے۔زمانۂ طالب علمی سے ہی نئی نئی کتابیں دیکھنے، پڑھنے کا بہت زیادہ شوق حتیٰ کہ راستہ چلتے بھی کتاب پڑھتے اور اب میں دیکھ رہا ہوں وہ شوق دن دونا رات چوگنا ہے۔''

(مارہرہ سے بریلی تک،از حافظ شمس الحق ومولانا ارشاد عالم نعمانی،ص ۱۸۴،مطبوعہ مجلس فکر رضا،لدھیانہ،پنجاب)

(۰۲) امامِ علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین علیہ الرحمہ (سابق شیخ الحدیث دار العلوم چرہ،محمد پورہ،فیض آباد) فرماتے ہیں:

''حضور ازہری میاں کو میں نے طالب علمی کے زمانے میں دیکھا،مطالعہ کے بے حد شوقین حتیٰ کہ کبھی کبھار مسجد میں آتے تو دیکھتا کہ راستہ چلتے جہاں موقع ملا کتاب کھول کر پڑھنے لگتے۔'' (ایضاً)

سُنّتِ نبوی کی پابندی:

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اخلاقِ حسنہ اور صفاتِ عالیہ کا مرقع تھے۔جہاں بے شمار خوبیاں آپ کی شخصیت میں جمع تھیں، وہی پر سنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل کا جذبہ بھی آپ میں جنون کی حد تک موجود تھا۔آپ کے سنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل کے جذبہ کی جھلک اس واقعہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

مولانا غلام معین الدین قادری لکھتے ہیں کہ

''حضور تاج الشریعہ سے حضرت پیر سید محمد طاہر گیلانی صاحب قبلہ بہت محبت

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمایا کرتے تھے۔ ان کے اصرار پر حضرت پاکستان بھی تشریف لے گئے۔ واہگہ سرحد پر حضرت کا استقبال صدر مملکت کی طرح سات توپوں کی سلامت دے کر کیا گیا۔ حضرت کا قیام ان کے ایک عزیز شوکت حسن صاحب کے یہاں تھا۔ راستے میں ایک جگہ ناشتے کا کچھ انتظام تھا، جس میں انگریزی طرز کے ٹیبل لگے تھے۔ حضرت نے فرمایا:

”میں پاؤں پھیلا کر تناول نہیں کروں گا۔“ پھر پاؤں سمیٹ کر سنّت کے مطابق اس کرسی پر بیٹھ گئے (اور کھانا تناول فرمایا)۔“

(تجلیاتِ تاج الشریعہ، ص ۲۵۵، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی انڈیا)

حق گوئی و بے باکی کا عالم:

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ ربّ العزت نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل بے شمار خوبیوں سے سرفراز فرمایا۔ آپ مفسّرِ قرآن، محدث زماں، مفتی، مصنف، پابند احکام شرع تھے۔ حضور تاج الشریعہ کا ایک نمایاں وصف حق گوئی و بے باکی ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو سب کو میسر نہیں۔ حالاتِ زمانہ کے ساتھ بہت سے لوگ مصلحتاً خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، لیکن آپ نے کسی فرد بشر یا تنظیم یا اِدارے کی قطعاً رعایت نہ کی۔ اگر ان میں ذرّہ برابر بھی شرعی خامی نظر آئی تو فوراً اس سے روکا۔ کبھی قلم سے اور کبھی زبان سے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ آپ سے اختلاف بھی رکھتے اور اپنی مجلسوں میں برملا اس کا اظہار بھی کرتے۔ مگر آپ اپنے موقف پر قائم رہے، بلکہ یہ کہا جائے تو انسب ہوگا کہ آپ کی گرفت اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے لیے ہوتی۔

حضور تاج الشریعہ کی حق گوئی اور بے باکی کے متعلق یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

خلیفۂ سرکار مفتی اعظم ہند، علامہ بدرالدین احمد قادری علیہ الرحمہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی حق گوئی سے متعلق رقم طراز ہیں:

”اِمسال حضرت سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس پاک کے موقع پر میں اجمیر مقدس حاضر ہوا۔ چھٹی رجب ۱۴۰۹ھ بروز پیر بمطابق ۱۳ر فروری

۱۹۸۹ء کو حضرت سید احمد علی صاحب قبلہ خادمِ درگاہ سرکار خواجہ صاحب کے کاشانہ پر قل شریف کی محفل منعقد ہوئی۔ محفل میں حضرت علامہ مولانا اختر رضا ازہری قبلہ مدظلہ العالی اور حضرت مولانا مفتی رجب علی صاحب قبلہ، نیز دیگر علمائے کرام موجود تھے۔ قل شریف کے اس مجمع میں سرکار شیر بیشۂ اہلِ سنّت، امام المناظرین حضور علامہ محمد حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاہزادے حضرت مولانا ادریس رضا خاں صاحب تقریر کر رہے تھے۔ اثنائے تقریر میں مولانا موصوف کی زبان سے یہ جملہ نکلا: ''ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں کو اپنی کالی کملی میں چھپائیں گے۔''
فوراً حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ نے مولانا موصوف کو ٹوکتے ہوئے فرمایا: ''(کالی کملی کے بجائے) نوری چادر کہو۔''
یہ شرعی تنبیہ سنتے ہی مولانا موصوف نے اپنی تقریر روک کر پہلے حضرت علامہ ازہری قبلہ کی تنبیہ کو سراہا، بعدہٗ بھرے مجمع میں یہ واضح کیا کہ ''کملی تصغیر کا کلمہ ہے، جس کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف نسبت کر کے بولنا ہرگز جائز نہیں۔ اور چوں کہ میری زبان سے یہ خلافِ شریعت کلمہ نکلا، اس لیے میں بارگاہِ الٰہی میں اس کلمہ کے بولنے سے توبہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔ پھر توبہ کے بعد موصوف نے اپنی بقیہ تقریر پوری کی۔'' (ایضاً ص ۲۳، ۲۴)

وصالِ پرملال:

جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشۂ مفسّر اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دولت کدہ پر جلوہ گر ہیں۔ ۲۰ ؍جولائی ۲۰۱۸ء جمعۃ المبارک کی اذان مغرب رضا مسجد میں گونج رہی ہے۔ آپ باوضو نماز کے لیے بالکل تیار ہو کر اذان کے کلمات دہرا رہے ہیں۔ چہرے پر کوئی حزن و ملال نہیں بلکہ پیشانی سے سکون و اطمینان کے آثار نمایاں ہیں۔ اللہ کی رضا کہ اذان ختم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی حیات کے لمحات بھی تمام ہو گئے۔ اور آپ نے اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ کی دل آویز اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

جاں بخش صداؤں کے سائے میں اپنے خدا و رسول کی وحدانیت و رسالت کا اعلان کرتے ہوئے اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور اس دارِ ناپائیدار سے دارِ سکون و قرار کی طرف کوچ فرمایا۔ 1

انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

دیکھتے ہی دیکھتے آپ کا یہ شعر فضا میں رقص کرنے لگا ؎

دیکھنے والو جی بھر کے دیکھو ہمیں
پھر نہ کہنا کہ اختؔر میاں چل دیئے

تاریخی جنازہ:

آپ کا جنازہ تاریخ ساز ہونے کے ساتھ ساتھ عہد ساز بھی تھا۔ جدھر بھی دیکھیے انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر! بڑے بڑے ریاضی داں بھی ہجوم کا اندازہ نہ لگا سکے۔ اس عظیم الشان جنازے میں کتنے صالحین، کتنے عرفا، کتنے صوفیا، کتنے درویش، کتنے اللہ والے، کتنے استاذ، کتنے شیخ، کتنے علما، کتنے فضلا، کتنے محدث، کتنے مفکر اور کتنے رجال الغیب شریک ہوئے ہوں گے! اگر کوئی تعداد کا پیمانہ ہو تو بتایا جائے؟

ان کی موت نے وہ کام کر دیا جو لوگوں کی زندگیاں نہیں کر پاتیں۔ کفّار کے دلوں پر اسلامی ہیبت چھا گئی۔ بدمذاہب یہ نظارہ دیکھ کر ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے۔ کتنے مخالفین نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ ہم غلطی پر تھے۔ آج ہم اپنی غلطی پر نادم ہیں۔ وہ حق پرست تھے، حق پر قائم تھے۔ ان کا جنازہ ان کی حقانیت کی واضح دلیل ہے۔

اختر قادری خلد میں چل دیا — خلد وَا ہے ہر اِک قادری کے لیے

آپ کا جنازہ آپ کے جانشین حضرت علامہ مولانا عسجد رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھایا۔ ذرائع ابلاغ، الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے مطابق پوری دنیا سے جنازہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے گئے لوگوں کی تعداد لگ بھگ ایک کروڑ تک بتائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ شرکائے جنازہ کو اعلیٰ شرف سے شرف یاب فرمائے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کا علمی و روحانی سایہ پورے عالم اسلام پر دراز فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆

باب دوم

فکروفن

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ: عربی تصانیف کے آئینہ میں

طارق انور مصباحی (کیرالا)

وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، فخر ازہر، قاضی القضاۃ فی الہند، محقق لاثانی، عالم ربانی حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان ایک تاریخ ساز، نادر روزگار، منفرد و یگانہ شخصیت اور علم و عمل کے مجمع البحرین کا نام ہے۔ آپ کا ظاہر و باطن ہر دو یکساں تھا۔ حق گوئی و حق شناسی آپ کا وصف خاص تھا۔ آپ نے زندگی بھر دینی و علمی، تعمیری و تبلیغی، اشاعتی و تحریکی خدمات انجام دیں۔ آپ کی حیات و خدمات کی متعدد جہات ہیں۔ آپ بروز منگل 14: ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق 23: نومبر ۱۹۴۲ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ بروز جمعہ بعد نماز مغرب 07: ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق 20: جولائی ۲۰۱۸ء کو واصل الی اللہ ہوئے۔

دنیا بھر کے سنّی مسلمانوں سے ربط باہمی کی تدبیر

سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کے وابستگان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جب ربط باہمی کے زیادہ وسائل نہیں تھے، تب دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے آشنا اور کچھ نہ کچھ ربط و تعلق رکھتے تھے۔ آج ذرائع و وسائل بہت زیادہ ہو گئے۔ دور دراز ممالک تک بذریعہ فلائٹ چند گھنٹوں میں پہنچا جا سکتا ہے۔ موبائل، انٹرنیٹ، الیکٹرانک میڈیا و پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا کے ذریعہ چند لمحوں میں اپنی بات ساری دنیا تک پہنچائی جا سکتی ہے یا کسی سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کا باہمی ربط و تعلق انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس جانب توجہ دینی چاہیے اور ربط باہمی کی کوشش کرنی چاہیے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی مختلف کتابوں اور فتاویٰ پر اس عہد کے علمائے عرب کی تصدیقات و تقریظات ہیں، مثلاً الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ، فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین وغیرہ پر علمائے عرب کی تائیدات و تصدیقات موجود ہیں۔ ان

www.muftiakhtarrazakhan.com

علمائے کرام کے وابستگان و متعلقین، تلامذہ و معتقدین کچھ نہ کچھ موجود ہوں گے۔ ہمیں ان سے رابطہ کر کے دنیا بھر کے سواد اعظم کے مابین ربط باہمی کو فروغ دینا چاہیے۔ غیروں نے تو ان لوگوں کو قتل کرانے کی کوشش کی، جنہوں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ القوی کے فتاویٰ کی تصدیق کی تھی۔ ایسی صورت میں ہمیں اپنے تعلق والوں سے تعلقات کو تازہ کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت شیخ شفیع میاں ابن شیخ سید میاں علوی قادری، ساکن ماتر کھیڑہ گجرات نے حسام الحرمین کی تصدیق کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

> ''افسوس اور ہزار افسوس کہ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین و مصدقین میں سے جو باقی تھے، یا ان کی اولاد میں سے بچے رہ گئے تھے، ان کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد انبیٹھوی علیہ مایستحقہ نے جا کر اپنے آقائے نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کرادیا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واشد مقت اللہ علی کل کافر ملعون''۔

(الصوارم الہندیہ ص ۱۱۷۔ دارالعلوم رضائے خواجہ: اجمیر شریف)

عربی اور انگریزی تصانیف کے اسباب وعلل

اہلِ ہند اردو زبان سمجھتے ہیں۔ اردو رسائل وکتب سے اہل ہندو پاک بخوبی استفادہ کر سکتے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے بہت سی کتابیں اردو زبان میں تحریر فرمائیں، اسی طرح عربی اور انگریزی میں بھی بہت سی مستقل تصانیف ہیں۔ عرب ممالک اور ایشیا کے علاوہ دیگر براعظم سے بھی آپ کے پاس استفتاو دینی ومذہبی سوالات انگریزی زبان میں آتے، آپ انگریزی زبان میں خود سے ان کے جوابات وفتاویٰ تحریر فرماتے۔ آپ نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۱ء) کے بہت سے رسائل وکتب کا بھی عربی میں ترجمہ کیا، تاکہ اپنا پیغام عرب ممالک تک بھی پہنچایا جا سکے۔ آپ نے بہت سے راستے بنا دیئے ہیں۔ اب ہمیں اسی راہ پر چل کر مزید آگے تک جانا چاہیے، اور جہاں بھر کے اہل سنت و جماعت سے تعلقات استوار کرنے چاہیے۔

آپ نے عربی ممالک، یوروپین ممالک، افریقی ممالک، امریکہ ودیگر ممالک عالم کے بھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

دورے کیے۔اب ضرورت ہے کہ جن علاقوں میں حضور تاج الشریعہ کی آمدورفت جاری رہی، ان علاقوں کے علما ومشائخ سے ہم اپنا ربط وتعلق قوی ومستحکم کریں اور حسب موقع وہاں پہنچنے کی بھی کوشش کریں۔اس طرح سارے جہاں کے اہل سنت وجماعت ایک لڑی میں پروئے جاسکتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی عربی وانگریزی اور اردو تصانیف کی ناتمام فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

عربی تصانیف:

(۱)الحق المبین (۲)الصحابۃ نجوم الاہتداء (۳)شرح حدیث الاخلاص(۴)نبذۃ حیاۃ الامام احمد رضا (۵)سد المشارع (۶)الفردۃ شرح القصیدۃ البردہ (۷)تعلیقات الازہری علیٰ صحیح البخاری (۸)تحقیق ان اباسیدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ، لاآزر(۹)مرآۃ النجدیۃ بجواب البریلویہ (۱۰)روح الفواد بذکریٰ خیر العباد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نعتیہ دیوان) (۱۱)نہایۃ الزین فی التخفیف عن ابی لہب یوم الاثنین (۱۲)حاشیۃ عصیدۃ الشہدۃ شرح القصیدۃ البردہ۔

اردو کتابوں کا عربی ترجمہ:

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز کی مندرجہ ذیل اردو کتب ورسائل کا عربی ترجمہ کیا۔

(۱)سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح (۲)دامان باغ سبحان السبوح (۳)القمع المبین لآمال المکذبین (۴)برکات الامداد لاہل الاستمداد (۵)تیسیر الماعون لسکن فی الطاعون (۶)قوارع القہار فی الرد علی المجسمۃ الفجار(۷)النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید (۸)حاجز البحرین الواقع من جمع الصلاتین (۹)صلاۃ الصفا فی نور المصطفیٰ (۱۰)فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ (۱۱)اہلاک الوہابین علیٰ توہین قبور المسلمین (صیانۃ القبور) (۱۲)شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام (۱۳)الہاد الکاف فی حکم الضعاف (۱۴)الامن والعلی لناعتی المصطفےٰ بدافع البلاء۔

انگریزی تصانیف

1=Asar E Qiyamat 2=Fatwa on Wearing of The Tie

3=Azharul Fatawa 4=A Just Answer to The Based Author

5= The Companions are the Stars of Guidance

www.muftiakhtarrazakhan.com

6= The Pinnacle of Beauty

7= Of Pure Origin (On the Identity of Prophet Ibrahim's Father)

عربی کتابوں کا اردو ترجمہ

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز کی مندرجہ ذیل عربی کتب ورسائل کا اردو ترجمہ کیا۔

(۱)انوار المنان فی توحید القرآن (۲)المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند

(۳)الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی (۴)قصیدتان رائعتان (۵)عطایا القدیر فی حکم التصویر

اردو زبان میں تصانیف

(۱)ہجرتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲)آثار قیامت (۳)ٹائی کا مسئلہ (۴)حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد: تارخ یا آزر (۵)ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم (۶)شرح حدیث نیت (۷)سنو، چپ رہو(۸)دفاع کنز الایمان (۹) تین طلاقوں کا شرعی حکم (۱۰) کیا دین کی مہم پوری ہوچکی؟ (۱۱) جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۲)سفینہ بخشش (نعتیہ دیوان) (۱۳)فضیلت نسب (۱۴) تصویر کا مسئلہ (۱۵)اسمائے سورہ فاتحہ (۱۶)القول الفائق بحکم الاقتداء بالفاسق (۱۷)افضلیت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۱۸)سعودی مظالم کی کہانی اختر رضا کی زبانی (۱۹)فتاویٰ تاج الشریعہ(المواہب الرضویۃ فی الفتاوی الازہریہ) (۲۰) چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم (۲۱)مقدمہ: تجلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم (۲۲)منحۃ الباری فی حل صحیح البخاری (۲۳) کفر، ایمان، تکفیر۔

عربی تصانیف کا تعارف

(۱)الفردۃ فی شرح قصیدۃ البردۃ

حضور تاج الشریعہ کی یہ بے مثال تصنیف ہے۔ امام بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: محمد بن سعید بن حماد بن عبد اللہ صنہاجی مصری، شرف الدین، ابوعبداللہ (۶۰۸ھ-۶۹۶ھ-۱۲۱۲ء-۱۲۹۶ء) کا ''قصیدہ بردہ'' سارے جہاں میں مشہور ومعروف ہے۔اس کے فوائد وبرکات اور دربار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس قصیدہ کی قبولیت سے سارا عالم اسلام واقف

ہے۔اس کی بے شمار شرحیں مختلف زبانوں میں تحریر کی گئیں۔عربی زبان میں بھی متعدد شرحیں موجود ہیں۔مشہور مقولہ ہے: ع/ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

ممدوح گرامی کی شرح علمی دنیا میں خوب پسند کی گئی۔علمائے عرب نے بھی اس کی تحسین فرمائی۔صاحبزادۂ گرامی حضرت مولانا عسجد رضا قادری نے اپنے خاص صرفے سے اسے شائع کیا۔کتاب 321: صفحات کی ہے۔یہ کتاب بہت سے مدارس اسلامیہ داخل نصاب بھی ہے۔یہ کتاب کی قبولیت وافادیت پر واضح دلیل ہے۔

اس کا اردو ترجمہ وشرح شہزادۂ امین شریعت حضرت علامہ ارسلان رضا قادری نے ”الوردۃ شرح البردۃ“ کے نام سے تحریر فرمایا ہے۔یہ ترجمہ مکتبہ رحمانیہ رضویہ مرکز اہل سنت بریلی شریف سے ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۷ء میں شائع ہوا ہے۔

وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز نے تحریر فرمایا: ”فقد اقترح منی بعض خلص الاحباب ان اشرح لهم قصیدۃ البردۃ التی انشدها الشیخ الامام شرف الدین البوصیری قدس اللہ سرہ فانجاحًا لطلبتهم عزمت علی ان اشرحها اسعادًا لهم وتیمنًا بهذہ القصیدۃ المیمونۃ المبارکۃ متکلًا علی اللہ ومستعینًا بہ وھو حسبی ونعم الوکیل“۔(الفردۃ شرح البردۃ ص ۱۷۔جامعۃ دراسات الرضا بریلی شریف)

ترجمہ: مجھ سے میرے بعض مخلص احباب نے خواہش ظاہر کی کہ میں ان کے لیے قصیدہ بردہ شریف کی شرح لکھوں، جسے شیخ امام شرف الدین بوصیری قدس سرہ العزیز نے نظم کیا تو ان احباب کی طلب کی تکمیل کے لیے میں نے اس کی شرح کا قصد کیا، انہیں باسعادت بنانے کے لیے اور اس بابرکت قصیدہ مبارکہ سے برکت حاصل کرنے کے لیے، بھروسہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر اور اسی سے مدد طلب کرتے ہوئے، اور وہ مجھے کافی ہے اور بہترین نگہبان ہے۔

(۲) تعلیقات الازھری علی صحیح البخاری

قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب بخاری شریف ہے۔علامہ ازہری نے اس پر حاشیہ تحریر فرمایا۔مغلق مقام کی توضیح کی۔بعض مقامات میں محدث احمد علی سہارن پوری کے حواشی کی بھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

توضیح وتنقیح فرمائی ہے۔حضرت محدث سہارن پوری علیہ الرحمہ حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی (م ۱۹۱۶ء) کے استاذ تھے۔محدث سورتی علیہ الرحمہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے مخلص احباب میں تھے۔اس حاشیہ کا ایک حصہ ''نموذج حاشیۃ الازہری'' کے نام سے المجمع الرضوی 82: سوداگران (بریلی شریف) سے شائع ہوا تھا۔یہ 48: صفحات پر مشتمل تھا، پھر یہ حاشیہ دوضخیم جلدوں میں شائع ہوا۔جلداول میں 441: صفحات ہیں۔جلددوم305: صفحات پر مشتمل ہے۔

امین قوم وملت حضرت پروفیسر سید محمد امین میاں برکاتی قادری دام ظلہ الاقدس (مارہرہ مقدسہ) کی تحریک پر سال ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں ازہر ہند: جامعہ اشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڈھ :یوپی) میں ''مجلس برکات'' کا قیام عمل میں آیا۔حضور امین ملت دام ظلہ الاقدس ''مجلس برکات'' کے سرپرست ہیں،اور ممدوح گرامی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے بھی سرپرست ہیں۔مجلس برکات کی جانب سے بہت سی درسی کتابیں جدید حواشی کے ساتھ شائع کی گئیں۔یہ سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔استاذ عالی المراتب حضرت علامہ محمد احمد مصباحی سابق شیخ الجامعہ وناظم تعلیمات: جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) نے حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری قدس سرہ العزیز سے صحیح بخاری پر حاشیہ لکھنے کی درخواست کی۔حضرت علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان نے کثرت مشاغل اور قلت فرصت کے باوجود اس عرضی کو شرف قبولیت عطا فرمائی۔

امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے فتاویٰ رضویہ (جلد اول) کے خطبہ میں فقہائے مجتہدین کے اسمائے گرامی اور بہت سی فقہی کتابوں کے ناموں کا تذکرہ شامل فرمایا ہے۔ اسی طرز پر تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان نے حاشیہ بخاری کے خطبہ میں علم اصول حدیث کی اصطلاحات اور حدیث کے اقسام ومصطلحات کا تذکرہ انتہائی عمدگی کے ساتھ فرمایا ہے۔افادۂ عامہ کی خاطر وہ خطبہ سپرد قرطاس کیا جاتا ہے۔

"الحمد للہ المسلسل احسانہ،المتصل انعامہ،غیر منقطع ولا مقطوع فضلہ واکرامہ،ذکرہ سند من لا سند لہ،واسمہ احد من لا احد لہ۔

فافضل الصلوات العوالی النزول واکمل السلام المتواتر الموصول، علیٰ اجل مرسل، کشاف کل معضل، العزیز الاعز المعز الحبیب،الفرد فی

www.muftiakhtarrazakhan.com

وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض،وبالاستناد اليه يعود صحيحا كل مريض،قد جائه جوده المزيد،فى متصل الاسانيد،بل كل فضل اليه مسند، عنه يروى واليه يرد، فسموط فضائله العلية،مسلسلات بالاولية، وكل درجيد من بحره مستخرج،وكل مدر جود فى سائله مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع،وله الجوامع،علمه مرفوع،وحديثه مسموع، و متابعه مشفوع، والاصر عنه موضوع،وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فاليه الاسناد فى محشر الصفوف،وامر الموقف على رأيه موقوف،حوضه المورود،لكل وارد مسعود،فيا فوز من هومنه منهل، و معلول فيه كل علة من معلل،تزول حزبه المعتبر،والشذوذ منه منكر، و طريق الشاذ الى شواظ سقر،حافظ الامة من الامور المدلهمة الذاب عنا كل تلبيس وتدليس،والجابر لقلب بأئس مضطرب من عذاب بئيس، الحاكم الحجة الشاهد البشير،معجم فى مدحه كل بيان وتقرير،علوه لا يدرك، وما عليه مستدرك،مقبوله يقبل،ومتروكه يترك،تعدد طرق الضعيف اليه، فمن سنته الصحاح التعطف عليه،فيجبر باعتضاده قلبه الجريح، ويرتقى من ضعفه الى درجة الصحيح،مدار اسانيد الجود والاكرام، منتهى سلاسل الانبياء الكرام،صلى الله تعالى عليه وسلم، ملأ آفاق السماء واطراف العالم،وعلى آله وصحبه وكل من رج اليه وحزبه،رواة علمه و دعاة ادبه،وعلى كل من له وجادة ومناولة،من افضاله الواصلة الدارة المتواصلة، بحسن ضبط محفوظ النظام،من دون وهم ولا ايهام، ولا اختلاط بالاعداء اللئام،ما روى خبر وحوى اجازة،وغلب حقيقة الكلام مجازه: آمين"۔ (تعليقات الازہری علیٰ صحیح البخاری ص ۴۰، ۴۱۔فکر رضا آرگنائزیشن)

(۳) سد المشارع فى الرد على من يقول ان الدين يستغنى عن الشارع

ایک خلاف اسلام نظریہ قائم کیا گیا کہ مذہب اسلام کو شارع اسلام حضور اقدس سرور

www.muftiakhtarrazakhan.com

دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نظریہ خلاف اسلام ہے، اور یہود و نصاریٰ کی سازش ہے۔ اس کتاب کو ''دار المقطم للنشر والتوزیع۔ ۵۰ شارع الشیخ ریحان۔ عابدین (القاہرۃ: مصر) نے سال ۲۰۱۱ء میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب 104: صفحات پر مشتمل ہے۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری نے رقم فرمایا: "قوله "الدين لا يحتاج الى احد حتى الى الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم قول صحيح ثابت فى الكتاب والسنة"

اقول: هذه دعواى ما عليها بينة ولا هى مبرهنة وزعمه انه قول صحيح ثابت دعوى باللسان، بل هو محض البهتان وهدم لاساس الدين وسوء ادب مع اصل الايمان والدين سيدنا محمد الصادق الامين وقطع للوسيلة"۔

(سد المشارع فى الرد علىٰ من يقول ان الدين يستغنى عن الشارع ص ۴)

ترجمہ: قائل کا قول: دین اسلام کسی کا محتاج نہیں، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی محتاج نہیں، (یہ) کتاب وسنت سے ثابت صحیح قول ہے۔

جواب: یہ ایسا دعویٰ ہے کہ اس کی کوئی دلیل نہیں اور نہ ہی یہ دعویٰ قابل دلیل ہے (یعنی اس کی دلیل شریعت میں دستیاب بھی نہیں) اور اس کا دعویٰ کہ یہ صحیح ثابت قول ہے، ایک زبانی دعویٰ ہے، بلکہ یہ محض افترا ہے، اور دین کی بنیاد کو ڈھانا ہے اور ایمان و دین کی اصل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی ہے اور (دین کے لیے) وسیلہ رسول کو منقطع کرنا ہے۔

پیغمبران الٰہی کے وسیلہ کے بغیر کوئی دین بنی آدم تک نہیں پہنچا۔ رب تعالیٰ نے بنی آدم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے حضرات انبیا و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ کسی امتی کو جو کچھ شرعی احکام یا باطنی درجات ملتے ہیں، وہ ان کے نبی و رسول ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بے نیازی کا دعویٰ انتہائی غلط دعویٰ ہے۔ رب تعالیٰ نے اپنے ارشاد مبارک ''وابتغوا الیہ الوسیلۃ'' میں اسی مفہوم کو بیان فرمایا ہے۔

(۴) الحق المبين

ابوظہبی سے جاری ہونے والے ماہنامہ ''الہدیٰ'' میں مذہب اہل سنت و جماعت کے خلاف نظریات پیش کیے گئے تھے اور خاص کر ہندوستان کے علمائے اہل سنت و جماعت کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

خلاف ہرزہ سرائی کی گئی تھی۔ خصوصاً امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے خلاف بے سروپا باتیں لکھی گئی تھیں۔ حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز نے اس کا رد عربی زبان میں تحریر فرمایا۔ المجمع الرضوی 82: سوداگران (بریلی شریف) نے یہ رسالہ شائع کیا۔ کل صفحات 48 ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان نے رقم فرمایا: "فقد مر بنظری كلمة مولمة فی مجلة الهدی الصادرة من ابوظبی ملأی باكاذیب وافترائات علی اهل السنة وامام اهل السنة مولانا احمد رضا خاں قدس سره. ولا شك ان كل هذه الاكاذیب انما تلقته المجلة من اناس من الهند، همتهم الافتراء علی اهل السنة والجماعة و علمائها، لاسیما امام اهل الاسلام شیخ المسلمین العلامة احمد رضا خاں اكرم الله مثواه فی دار المقامة وقد زعم قائل هذه الكلمة ما نصه:

"ظهرت فی البلاد بدعة جدیدة من بدع الطوائف الخارجة عن الاسلام والمسلمین وهی البریلویة وردا علیه اقول: نسبتنا اهل السنة والجماعة الی البریلویة دیدن الدیوبندیة من اهل الهند"۔ (الحق المبین ص ۳، ۴)

ترجمہ: ابوظہبی سے جاری ہونے والے ماہنامہ ''ہدیٰ'' میں جھوٹ سے بھری ہوئی اور اہل سنت و امام اہل سنت امام احمد رضا قادری پر بہتان سے بھری ہوئی تکلیف دہ بات میری نظر سے گذری، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام جھوٹی باتیں ماہنامہ نے بعض ہندوستانیوں سے پایا ہے، جن کا مقصد اہل سنت و جماعت اور ان کے علما اور خاص کر امام المسلمین، شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں (اللہ تعالیٰ جنت میں ان کو اچھا مسکن عطا فرمائے) پر بہتان تراشی کرنی ہے۔ اور اس بات کے کہنے والے نے جو کہا ہے، وہ یہ ہے۔

اسلام و مسلمین سے خارج جدید جماعتوں کی بدعتوں میں سے ایک نئی بدعت ممالک اسلامیہ میں ظاہر ہوئی، اور وہ بریلویت ہے، اور اس کا رد کرتے ہوئے میں کہتا ہوں: ہم اہل سنت و جماعت کو بریلویت کی طرف منسوب کرنا اہل ہند میں سے دیوبندیوں کا طریقہ ہے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اس رسالہ میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارات تحریر

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمائیں، پھر اس کا عربی ترجمہ لکھا، اس کے شرعی احکام بیان فرمائے، تاکہ اہل عرب کو دیوبندیوں کے عقائد و حقائق پر اطلاع ہو سکے۔ ہندوستانی دیوبندیوں نے سارے جہاں میں ہندوستان کے مسلمانان اہل سنت و جماعت کو بدعتی بنا کر پیش کیا ہے، اور خود کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں، اور جب وہابیوں کے پاس جاتے ہیں تو انہی کی بولی بولنے لگتے ہیں۔ اس قسم کی تحریروں کے جوابات انہی ماہناموں میں شائع ہونے چاہیے، جس میں ہمارے خلاف مضمون شائع ہوا ہو۔ اگر ماہنامہ بدمذہبوں کا ہوگا، تب ہمارے جوابی مضمون کی اشاعت کی امید کم ہے۔ ہاں، ارباب مجلہ سے گفت وشنید کی جاسکتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ جوابی مضمون کی اشاعت کے لیے راضی ہو جائیں۔

استاذ گرامی حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ الاقدس ناظم تعلیمات: جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے تحریر فرمایا کہ ہندو پاک کے دیابنہ عرب جاتے ہیں تو وہاں جب اہل سنت و جماعت سے ملاقات ہوتی ہے تو خود کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور خود کو چشتی، قادری، نقشبندی وغیرہ بتاتے ہیں اور جب وہابیوں سے ملتے ہیں تو خود کو وہابی بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی (۱۱۱۵ھ-۱۲۰۶ھ) کے طریقے پر ہیں، پس جو لوگ حقیقت حال سے واقف نہیں ہیں، وہ ان کی باتوں سے فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی قسم کی کیفیت منافقین کی بیان فرمائی ہے کہ وہ مومنین سے ملتے تو خود کو مومن بتاتے اور مشرکین سے ملتے تو کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ آج یہی حال ہندو پاک کے دیوبندیوں کا ہے۔ استاذ ممدوح کی تحریر مندرجہ ذیل ہے۔

{وللدیوبندیۃ مذھبان متضادان وضیعان متناقضان- مذھب فی الانبیاء والاولیاء وھو یوافق مذھب الوھابیۃ- و مذھب فی علماءھا و کبراءھا- اَنَّھُمْ یَعْلَمُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیَتَصَرَّفُوْنَ فِی الْکَوْنِ وَیَنْجُدُوْنَ فِی الشَّدَائِدِ حَالَ حَیَاتِھِمْ وَ بَعْدَ مَمَاتِھِمْ وَیَجُوْزُ التَّوَسُّلُ وَالْاِسْتِغَاثَۃُ بِھِمْ- فَاِذَا تَوَسَّلَ اَوِاسْتَعَانَ اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ بِالْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ حَکَمُوْا عَلَیْہِ بِالْاِشْرَاکِ- وَاَتَوْا بِکُلِّ مَا تَمَسَّکَ بہ الشیخ النجدی فی کتاب التوحید واسماعیل الدھلوی فی تقویۃ الایمان- واذا ذَھَبُوْا اِلٰی شُیُوْخِھِمْ وَ کُبَرَائِھِمْ اوقبورھم اِسْتَعَانُوْا بِھِمْ فِیْ

www.muftiakhtarrazakhan.com

حَاجَاتِهِمْ-و كذا صَنِيْعُهُمْ متضاد مع الفر يقين-اِذَا لَقُوْا اَحَدًا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ فِي الْاَقْطَارِ العربية وغيرها-وله سطوة اوثروة-قَالُوْا لَهٗ:اِنَّا مَعَكُمْ-نَعْتَقِدُ التَّصَوُّفَ وَالطَّرِيْقَةَ وَالتَّوَسُّلَ وَالْاِسْتِعَانَةَ بِالْاَمْوَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَنَحْنُ حَنفِيُّوْنَ مَذْهَبًا-نقشبنديون اوجشتيون او قادريون طريقةً-واذا لقوا الوهابية قالوا:انا معكم،نوافق شيخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب فى عقيدته- وَتَرُدُّعَلٰى اَهْلِ الْبِدَعِ وَالْخُرَافَاتِ وَنُقَاوِمُهُمْ دَائِمًا فى شبه القارة الهندية- فَكُلُّ مَنْ لَا يَعْلَمُ سَرِيْرَتَهُمْ وَحَقِيْقَتَهُمْ يَنْخَدِعُ بهم-وَيَعُدُّهُمْ اَهْلَ طَرِيْقِهٖ-فَفِتْنَتُهُمْ اَكْبَرُوَخِدَاعُهُمْ اَشَدُّ} (حدوث الفتن ص ۶۱ -مبارکپور)

جب سال ۱۹۹۰ء سے قبل کیرلا کے علمائے اہل سنت کے روابط وتعلقات شمالی ہند کے علمائے اہل سنت سے نہیں تھے،اس وقت بھی دیابنہ اور تبلیغی جماعت کی آمدورفت یہاں جاری تھی اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کو قبر پرست کی حیثیت سے ان لوگوں نے یہاں متعارف کرادیا تھا۔ یہاں کے بعض سنی علمانے مجھ سے خود کہا کہ پہلے ہم لوگ سمجھتے تھے کہ امام احمد رضا فرقہ قبوریہ کے امام ہیں: (كنا نعتقد ان الامام احمد رضا البريلوى امام القبوريين فى الهند)۔ جب شیخ ابوبکر باقوی بانی مرکز الثقافۃ السنیہ (کالی کٹ: کیرلا) ودیگر علمائے شوافع کے روابط شمالی ہند کے علمائے اہل سنت سے ہوئے،تب یہاں کے علمائے شوافع حقیقت حال سے مطلع ہوئے۔اب علمائے شوافع کی اکثریت حقیقت حال سے واقف ہے۔ہاں، بعض کے روابط آج بھی دیوبندوندوہ سے قائم ہیں۔

(۵) حقيقة البريلوية/مرأة النجدية بجواب البريلوية

مشہور پاکستانی غیر مقلد احسان الٰہی ظہیر نے ایک کتاب ''البریلویۃ: عقائدوتاریخ'' کے نام سے تحریر کی۔اس میں اہل سنت وجماعت کے عقائد ومعمولات پر تنقید کی گئی ہے اور ملک ہند کے علمائے اہل سنت وجماعت اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے خلاف بہت سی بے بنیاد باتیں لکھی گئیں۔احسان الٰہی ظہیر نے شتر بے مہار کی طرح وہ سب کچھ کہہ دیا،جس کے سبب بعد میں اسے ذلت اٹھانی پڑی۔ ہندوپاک کے بہت سے علمائے اہل سنت نے اس کا جواب لکھا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ نے عربی زبان میں اس مجموعہ ہفوات کا منہ توڑ جواب لکھا۔

آپ نے دلائل و براہین سے ثابت کردیا کہ احسان الٰہی ظہیر کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار نومبر ۱۹۸۹ء میں مرکزی دار الافتا سوداگران بریلی شریف سے طبع ہوئی۔ صفحات کی تعداد 173: تھی، پھر سال ۲۰۰۹ء میں یہ کتاب دار المقطم للنشر والتوزیع۔ ۵۰ شارع الشیخ ریحان ۔عابدین (القاہرۃ: مصر) سے شائع ہوئی۔ اس طباعت میں صفحات کی تعداد 232: ہے۔

تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری نے رقم فرمایا: "فھذہ الرسالۃ التی بین ایدیکم تھدف الی تقدیم اجابۃ تفصیلیۃ عما اوردہ احسان الٰھی ظھیر فی کتابہ "البریلویۃ: عقائد وتاریخ" من ان الامام احمد رضا القادری البریلوی رضی اللہ عنہ أسس فرقۃ باسم "البریلویۃ" لھا افکار تھدم الفکر الاسلامی وتختلف عنہ تمامًا ولکن مؤلفات الا مام البریلوی رضی اللہ عنہ تؤ کد بأنہ لم یات بای فکر یتصادم مع الفکر الاسلامی، بل أحیا أحکام الشریعۃ الاسلامیۃ باتباع سنۃ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وما سلک بہ الصحابۃ الکرام والتابعون العظام، ونفض الغبار عن الا فکار الاسلامیۃ التی اسیء فھمھا علی ایدی علماء الوھابیۃ والدیوبندیۃ۔ وترد علی الخرافات والدعایات التی نشرھا عامۃ وھابیۃ الھند عن الامام احمد رضا القادری البریلوی رضی اللہ عنہ کما تتناول بعض جوانب حیاۃ الامام البریلوی رضی اللہ عنہ وجھودہ فی الرد علی البدعات والمنکرات التی انتشرت من طریق عامۃ المسلمین فی شبہ القارۃ الھندیۃ وتلقی ضوءً ا علی ما ادی الامام البریلوی رضی اللہ عنہ من دور بارز فی تقدیم الفکر الاسلامی القویم وتوجیہ الناس وارشادھم الی جادۃ الصواب" (مرأۃ النجدیۃ بجواب البریلویہ ص ۱۳، ۱۴)

ترجمہ: یہ رسالہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ اس کا تفصیلی جواب پیش کرتا ہے جو احسان

www.muftiakhtarrazakhan.com

الٰہی ظہیر نے اپنی کتاب ’’البریلویۃ: تاریخ وعقائد‘‘ میں تحریر کیا ہے کہ امام احمد رضا قادری نے ’’بریلویت‘‘ کے نام سے ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی، اس فرقہ کے افکار ونظریات اسلامی فکر کو منہدم کردیتے ہیں، اور یہ افکار اسلامی فکر سے بالکل الگ ہیں، لیکن امام بریلوی کی تالیفات مضبوطی کے ساتھ یہ بتاتی ہیں کہ انہوں نے فکر اسلامی سے متصادم کوئی فکر پیش نہیں فرمائی، بلکہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ کی پیروی میں اور حضرات صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مسلک ومذہب کے اتباع میں شریعت اسلامیہ کے احکام کو زندہ فرمایا، اور علمائے وہابیہ ودیوبندیہ کے ذریعہ جن اسلامی افکار میں غلط فہمی آچکی تھی، ان سے گرد وغبار کو دور فرمایا، اور امام احمد رضا کی تالیفات ان تمام خرافات اور جھوٹے دعووں کی تردید کرتی ہیں، امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہندوستان کے وہابیہ نے عام طور پر جن افکار ونظریات کو پھیلادیا۔ اسی طرح یہ تالیفات امام احمد رضا قادری کی حیات کے بعض گوشوں پر اور ہندوستانی علاقوں میں عام مسلمانوں کے رسوم ورواج میں پھیلی ہوئی بدعات ومنکرات کے ردوابطال کی کوششوں پر مشتمل ہیں، اور صحیح اسلامی فکر کو پیش کرنے اور راہ حق کی جانب لوگوں کو متوجہ کرنے اور رہنمائی کرنے سے متعلق امام احمد رضا کے عملی اقدام پر روشنی ڈالتی ہیں۔

(۶) الصحابۃ نجوم الاھتداء

اس رسالہ میں حدیث نبوی ’’اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم‘‘ پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس مفہوم کی دیگر احادیث طیبہ کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث کی فنی حیثیت پر عمدہ بحث مرقوم ہے۔ یہ حدیث موضوع ہے یا غیر موضوع؟ اصول حدیث کے اعتبار سے اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ علمائے عرب نے بھی اس تصنیف کو سراہا ہے اور جامع ازہر مصر کے سابق شیخ الجامعہ سید محمد طنطاوی نے اس رسالہ کو پڑھ کر آپ کو قول کی تائید کی اور اسی کو اختیار کیا۔ دار المقطم للنشر والتوزیع ۔۵۰ شارع الشیخ ریحان ۔ عابدین (القاہرۃ: مصر) نے ۲۰۰۹ھ میں یہ رسالہ شائع کیا ہے۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری قدس سرہ العزیز نے تحریر فرمایا: "فقد عثرت لبعض الحداثاء علی کلام فی حدیث اوردہ فی الشفاء وھو "اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم" ادعی فی تعلیقہ علی الکتاب المذکور ان الحدیث

موضوع ولا یتم له هذا الادعاء وها انا ذا انقل فیما یلی کلامه ثم اتبعه بما یقطع مرامه وبالله استعین هو حسبی و نعم المعین“ (الصحابۃ نجوم الاہتداء ص ۱۷)

ترجمہ: کتاب الشفا میں پیش کردہ حدیث ”اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم“ سے متعلق بعض نوجوانوں کے اعتراض پر میں مطلع ہوا کہ انہوں نے کتاب مذکور پر اپنے (تحریر کردہ) حاشیہ میں دعویٰ کیا کہ یہ حدیث موضوع ہے، اور اس کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے، اور یہاں میں اس کا متعلقہ کلام نقل کرتا ہوں، پھر اس کے بعد وہ لاؤں گا جس سے اس کا مقصد نیست و نابود ہو جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ سے مدد کا طلب گار ہوں، وہ مجھے کافی اور بہترین مددگار ہے۔

(۷) تحقیق ان ابا سیدنا ابراهیم علیه السلام تارخ ولا آزر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے یا آزر؟ یہ بحث ہمیشہ معرکۃ الآراء رہی ہے۔ قرآن شریف میں ہے: ”واذقال ابراهیم لابیه آزر“ (سورہ انعام: آیت ۷۴) اس آیت میں آزر کا ذکر ہے۔ آزر ایک بت پرست تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس سے کیا رشتہ ہے؟ قرآن مجید میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ بتایا گیا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ کیا اس عظیم پیغمبر کے والد مشرک تھے؟ تارخ کون ہیں؟ جب تحقیق یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبا و اجداد مومن تھے تو آزر بت پرست کیسے ہو گیا؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل پاک سے ہیں۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بت پرست ہوں گے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آبا و اجداد مومن کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس قسم کے سوالات کے جوابات اس کتاب میں درج ہیں۔ دار المقطم للنشر والتوزیع ۵۰/شارع الشیخ ریحان - عابدین (القاہرۃ: مصر) نے ۲۰۰۹ء میں اسے شائع کیا ہے۔

حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا: ”فهذه عجالة فی آزر صدعت فیها بالحق المبین، وزیفت بادیء ذی بدء ما یخالف الجمهور من رأی مهین، ولم ابال بما قیل وقیل، فرارًا منی عن التقلید لقدیم و حدیث، والتزامًا للدلیل حیثما وجد، فی التنزیل اوالحدیث، او عند اهل التاویل، العارفین بالغث والسمین، والدلیل خیر دلیل، والله یقول الحق ویهدی السبیل، به

استعین ونعم المعین"۔ (تحقیق انا اباسیدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ ولا آزر ص۶۹)

ترجمہ: یہ آزر کے بارے میں ایک جلد لکھا جانے والا رسالہ ہے۔میں نے اس میں روشن حق بات کو ظاہر کیا، اور جمہور کے مخالف نئی رائے لانے والے کی کمزور رائے کا بطلان کیا، اور میں نے اقوال ضعیفہ کی پرواہ نہ کی۔قدیم وجدید کی پیروی سے پرہیز کرتے ہوئے اور دلیل کا التزام کرتے ہوئے، جہاں وہ پائی جائے، قرآن میں یا حدیث میں یا اہل تاویل کے پاس جو صحیح وغلط کو جاننے والے ہیں، اور دلیل بہتر رہنما ہے، اور اللہ تعالیٰ حق ارشاد فرماتا ہے اور راہ حق کی ہدایت فرماتا ہے۔اللہ ہی سے میں مدد طلب کرتا ہوں اور وہ بہترین مددگار ہے۔

(۸) نهاية الزين فى التخفيف عن ابى لهب يوم الاثنين

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے۔ولادت اقدس کی خوش خبری ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے اسے دی۔اسی خوشی میں ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کردیا۔اس عمل کی وجہ سے پیر کے دن ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔بعض حضرات نے اس روایت کے بارے میں کہا کہ یہ جھوٹ ہے۔اس پر تاج الشریعہ نے اپنی تحقیق پیش کی ہے۔یہ کتاب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی۔

مدینہ منورہ میں آپ سے یہ سوال ہوا تھا۔آپ نے خطبہ میں تحریر فرمایا: "فقد سئلت وانا بالمدينة المنورة يوم الاحد ۱۸/ ذى الحجة ۱۴۳۱ھ الموافق ۲۸/نومبر ۲۰۱۰ء عما يزعمه المعترض على ما ورد فى الحديث عن ثويبة مرضعة النبى صلى الله عليه وسلم التى اعتقها ابولهب مستبشرًا بمولد النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وانه يخفف عنه العذاب يوم الاثنين لذلك.زعم المعترض ان الحديث كذب لما زعم من معارضة الآيات والاجماع"۔ (نہایۃ الزین فی التخفیف عن ابی لہب یوم الاثنین)

ترجمہ: مدینہ مقدسہ میں بروز اتوار 18: ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ مطابق 28: نومبر ۲۰۱۰ء کو مجھ سے اس پر اعتراض کرنے والے کے بارے میں سوال ہوا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، کی حدیث میں آیا، جنہیں ابولہب نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا اور اس وجہ سے پیر کے دن ابولہب کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ معترض نے کہا کہ یہ حدیث جھوٹی ہے، کیوں کہ اس نے آیات و اجماع کے معارض ہونے کا گمان کیا۔

(۹) شرح حدیث الاخلاص

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ''الاعمال بالنیات'' کی تشریح پر یہ رسالہ مشتمل ہے۔ المجمع الرضوی ۸۲/محلہ سوداگران (بریلی شریف) سے یہ رسالہ شائع ہوا۔ یہ 34: صفحات پر مشتمل ہے۔

علامہ ازہری قدس سرہ العزیز نے حدیث نبوی نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا: ''هذا الحديث اصل عظيم فى الدين، فيه الترغيب للمرء والتلقين لحسن النية والاخلاص، لا سيما الطالب لعلم الحديث كان الدخول فى منهج الطلب لهذا العلم الشريف له حكم الهجرة الى الله ورسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكما ان الاخلاص شرط فى الهجرة الى الله والرسول كذلك هو شرط ههنا''۔ (شرح حدیث الاخلاص ص ۴)

ترجمہ: یہ حدیث دین اسلام کا ایک عظیم قانون ہے۔ اس میں انسان کو (عموماً) اور خاص کر علم حدیث کے طلب گار کو حسن نیت اور اخلاص کی ترغیب و تلقین ہے۔ گویا کہ اس علم شریف کی طلب میں داخل ہونے کا حکم اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جانب ہجرت کا حکم ہے، پس جیسے اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جانب ہجرت میں اخلاص شرط ہے، اسی طرح یہاں بھی اخلاص شرط ہے۔

(۱۰) نبذة حياة الامام احمد رضا

عربی زبان میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مختصر سوانح عمری حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائی تھی۔ علامہ موصوف نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی بہت سی کتابوں کا عربی ترجمہ کیا ہے۔ یہ سوانحی رسالہ ان کتابوں کے شروع میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔ علمائے عرب تک امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کا مختصر تعارف پہنچانے کی یہ ایک کوشش تھی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۱۱) روح الفواد بذکری خیر العباد ﷺ

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا نعتیہ دیوان ’’سفینہ بخشش‘‘ کے نام سے کئی سالوں قبل طبع ہوا ہے۔ یہ مجموعہ ہندو پاک میں مشہور ومقبول ہے۔ اس مجموعہ میں زیادہ تر نظمیں اردو زبان میں ہیں۔ فارسی اور عربی زبان میں بھی چند نظمیں ہیں۔ آپ کی عربی نعتوں اور عربی منظومات کا ایک مستقل مجموعہ ’’روح الفواد بذکر خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ کے نام سے ہے۔

مختلف زبانوں میں تحریر وتقریر:

آپ متعدد زبانوں میں تحریر وتقریر میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ استاذ رفیع الدرجات محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری (گھوسی) دام ظلہ القوی تحریر فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی زبانوں پر ملکہ خاص عطا فرمایا ہے۔ زبان اردو تو آپ کی گھریلو زبان ہے اور عربی آپ کی مذہبی زبان ہے۔ ان دونوں زبانوں میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل ہے۔ جس پر آپ کی اردو اور عربی نعتیہ شاعری شاہد عدل ہیں۔ آپ کے برجستہ اور فی البدیہ نعتیہ اشعار فصاحت وبلاغت، حسن ترتیب اور نعت تخیل میں کسی کہنہ مشق استاد کے اشعار سے کم درجہ نہیں ہوتے۔

عربی کے قدیم وجدید اسلوب پر آپ کو ملکہ راسخ حاصل ہے۔ آپ کی خطابت وشاعری اور اردو ترجمہ نگاری کسی پختہ کار عربی ادیب کے ادبی کارناموں پر بھاری نظر آتی ہے۔ جامعہ ازہر کے دور تحصیل میں جب آپ کا عربی کلام ازہر کے شیوخ سنتے تو کلام کی سلاست ونزاکت اور حسن ترتیب پر جھوم اٹھتے، اور کہتے تھے کہ یہ کلام کسی غیر عربی کا محسوس ہی نہیں ہوتا۔ یہ واقعہ میرے سامنے ہی کا ہے کہ زمبابوے میں ایک مصری شیخ نے آپ کے حمدیہ اشعار سنے تو بہت محظوظ ہوئے اور اس کی نقل کی فرمائش بھی کر ڈالی۔

میں نے انگلینڈ، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، زمبابوے وغیرہ میں برجستہ انگریزی زبان میں تقریر ووعظ کرتے دیکھا ہے، اور وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں سے آپ کی تعریفیں سنی ہیں اور یہ بھی ان سے سنا کہ حضرت کو انگریزی زبان کے کلاسیکی اسلوب پر عبور حاصل ہے‘‘۔ (تجلیات تاج الشریعہ: ص ۷۴۔ رضا اکیڈمی ممبئی)

4 اللہ تعالیٰ مرکز اہل سنت بریلی شریف کو شرف و بزرگی عطا فرمائے اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی نسل پاک میں ہمیشہ لعل و گوہر پیدا فرمائے، تاکہ وہ مذہب اہل سنت وجماعت کی صالح رہنمائی کرتے رہیں اور مسلمانان ہندوپاک کے ایمان وعقیدہ کا تحفظ جاری رہے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیم

www.muftiakhtarrazakhan.com

1

حضور تاج الشریعہ: ترجمہ وتخریج کی انجمن میں

محمد نوشاد عالم غوثی ثقافی شرف رضوی کشی نگروی

باسمہ تعالیٰ وتقدس

أحمد الله وأستعينه وأصلي على حبيبه الأمين الصادق

تاج الشریعہ جہاں جامع علوم وفنون پر دسترس رکھتے تھے وہیں ایک نامور ادیب بھی تھے کیوں کہ آپ بیک وقت تین بڑی زبانوں پر مہارت رکھتے تھے۔ عربی شاعری کو ہی لے لیں کہ یہ آپ کے بلند پایاں ادیب ہونے کا پتہ دیتی ہے، اگر اردو شاعری کو لیں تو آپ اس بزرگ ہستی کو نعتیہ شاعری کو آتشہ بناتے پائیں گے۔ نیز آپ ایسے وہ پہلے شاعر ہیں جن کے اشعار اپنے وقت کے بڑے بڑے نعت خواں حضرات نے جہاں پڑھا ہے وہیں آپ کی نعت گوئی پر حسین تأثرات سے لوگوں کے قلوب واذہان کو آپ کی شاعری (اردو میں ہو یا عربی میں) کی طرف مبذول کرایا ہے کہ یہ ایسی اہم اور وسیع سرمایہ ناز ہے جو ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا، چناں چہ ان تأثرات کا آج دنیا بھی معترف ہے اور اعتراف کا ذکر جمیل بھی کر رہی ہے۔ تعریب وترجمہ ہو یا تخریج وتوضیح ہر میدان میں حضور تاج کی گوناں گوں کارنامے اور گراں قدر خدمات ہیں۔

دراصل ترجمہ ایک مستقل فن ہے اور تخریج ایک مشکل امر ہے، ترجمہ ایک آرٹ ہے تو تخریج ایک پریس ہے، ترجمہ کو ایک عام اور آسان کام سمجھ لینا عقل مندی نہیں تو تخریج کو بھی سہل وآسان جاننا ہلاکت وبے مقصد سے خالی نہیں، جس طرح ترجمہ نگاری کے لیے صرف دو زبانوں کا جاننا کافی نہیں یوں ہی تخریج کے لیے کسی ایک یا دو فن میں مہارت کافی نہیں، ہمارے ملک میں تقریباً ہر پڑھا لکھا شخص کم سے کم دو تین زبانیں جانتا ہے، مگر کوئی ضروری نہیں کہ فن تخریج سے بھی واقفیت رکھتا ہو، جس طرح ان میں سے ہر شخص ایک زبان کی تحریر کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، یوں ہی ہر فرد تخریج کے اصول وقواعد کی روشنی میں تخریج حدیث نہیں کر سکتا۔ ترجمہ نگاری ایک فن ہے اور کوئی بھی فن بہ آسانی نہیں آتا، اسی طرح تخریج بھی ایک فن ہے تو اسے بھی کوئی بہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

آسانی حاصل نہیں کرسکتا۔ اگر ترجمہ کے لیے مشق اور ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے تو تخریج کے لیے اجرائے قواعد اور روایات واسناد کی صحت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اب ہم پہلے **ترجمہ نگاری کے قواعد واصول ساتھ ہی اس کی اہمیت وافادیت** پر کچھ معلوماتی گفتگو کرتے ہیں:

ترجمہ کا مطلب کسی بھی زبان کے مضمون کو اس انداز سے دوسری زبان میں منتقل کرنا ہے کہ قاری کو یہ احساس تک نہ ہو کہ عبارت بے ترتیب ہے یا عبارت میں پیوند کاری کی گئی ہے کما حقہ ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ نگینہ جوڑنے کا فن ہے۔ ترجمہ میں ایک زبان کے معانی ومطالب کو دوسری زبان میں اس طرح منتقل کیا جاتا ہے کہ اصل عبارت کی خوبی اور مطلب جوں کا توں باقی رہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ ترجمہ محض ایک بے روح نقالی کا نام نہیں ہے بلکہ اس میں اصل کا پورا خیال اور مفہوم اس لوچ اور نرمی یا اس درشتی اور سختی، اس جاذبیت اور دلکشی یا اس بے کیفیت اور بے رنگی کے ساتھ، اسی احتیاط کے ساتھ آئے اور زبان وبیان کا بھی ویسا ہی معیار ہو۔

صحیح معنوں میں کما حقہ ترجمہ نگاری کے لیے کم از کم تین شرطیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ جس زبان سے ترجمہ کیا جارہا ہے اس زبان کی لغت سے، اصطلاحات اور محاوروں سے، کسی قدر ادبیات سے اور تھوڑی بہت تاریخ سے واقفیت اور نکھرا ہوا ذوق ضروری ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جس زبان کی تصنیف کا ترجمہ کرنا ہے اس زبان پر بھی ترجمہ کرنے والے کو ماہرانہ عبور حاصل ہو۔ یا وہ اصل عبارت یا اصل تصنیف والی زبان میں خود بھی اسی طرح بے تکلف اور بے تکان لکھ سکتا یا بول سکتا ہو، بلکہ اس زبان کا صرف کتابی علم کافی ہے۔ اصل عبارت یا اصل تصنیف کی زبان کا علم صرف کتابی نہیں بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہو تو اور اچھا ہے۔ جتنا زیادہ ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ اور اگر کتابی علم بھی نہ ہو تو زبان کی باریکیاں اور اصل قلم کار کے خیال کی نزاکتیں ہاتھ سے نکل جائیں گی، اصل عبارت کی نوک پلک پر ترجمہ کرنے والے کا دھیان نہیں جائے گا۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس زبان میں ترجمہ کرنا ہے اس پر ماہرانہ عبور حاصل ہو، اصل تصنیف کی زبان سے کہیں زیادہ قدرت اس زبان میں ہونی چاہیے جس میں ترجمہ کرنا مقصود ہے۔ یہاں تک کہ اس زبان میں خود لکھ لینے کی اچھی خاصی مشق اور اس زبان کا پہلو دار علم ہونا چاہیے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

پہلودار علم سے مراد یہ ہے کہ اس کے ماخذ کا جہاں جہاں سے وہ سیراب ہوئی ہے ان سر چشموں کا، اس کے نشیب وفراز کا علم ہو، الفاظ کہاں سے آئے؟ کس طرح آئے؟ ان کے لغوی معنی کیا تھے؟ اصطلاحی معنی کیا ہو گئے؟ اور ان کے حقیقی معنی کیا تھے؟ مجازی معنی کیا ہو گئے؟ اور کیا ہو سکتے ہیں؟ ان کے روز مرہ اور محاورے کیوں کر بنے؟ ان میں مختلف اوقات میں کیا تبدیلیاں ہوئیں؟ ایک لفظ اپنے دامن میں کتنے معانی رکھتا ہے؟ اور ایک مادہ سے کون کون سے الفاظ کس کس طرح بن سکتے ہیں؟

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ جس عبارت یا تصنیف کا ترجمہ کرنا مقصود ہے اس کے موضوع اور فن سے مناسب حد تک واقفیت ہو کیوں کہ موضوع اور فن کے بدلنے سے بسا اوقات بہت سے الفاظ کے معنی بدل جاتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ یا ایک ہی ترکیب کے ادب میں کچھ اور معنی ہوتے ہیں، نحو میں کچھ اور ہوتے ہیں اور صرف میں کچھ اور، اور منطق میں کچھ اور معنی ہو جاتے ہیں مثلاً لفظ کلمہ لغت میں بات، خطبہ اور قصیدہ کے معنی میں آتا ہے۔ نحو وصرف میں اس کا مطلب ہوتا ہے وہ لفظ جو معنی منفرد رکھتا ہو، اور اہل منطق کی اصطلاح میں کلمہ کا وہی معنی ہے جو نحویوں کے نزدیک ''فعل'' کا ہے۔ اب اگر ترجمہ کرنے والے کو یہ معلوم نہیں، کہ اس لفظ کا کس فن میں کیا معنی ہے؟ تو وہ لغت کی مدد سے ترجمہ کر دے گا تو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عبارت کا سارا مفہوم غارت ہو جائے اور وہ ترجمہ، ترجمہ کے بجائے ''رجم'' (عبارت کی سنگ ساری اور قتل وخون) کا باعث ہو جائے۔

ترجمہ کا کام انشا کے کام سے مختلف ہے، انشا میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے، جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب، نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اسی جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے۔

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل ومفعول مؤخر آتے ہیں، اور اردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لیے آپ جب عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور فاعل ومفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل ومفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گیا ورعربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے۔ ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑے گا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کا معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اس کی روح مفقود ہو جائے گی اور وہ جملہ سمجھا نہ جا سکے گا، اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف ومفہوم معنی ومطلب ہوتا ہے جو لغوی ترجمہ کرنے سے دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی معنی ومطلب کا کما حقہ یا قریب قریب ترجمہ وتعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی و بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب وبندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رخ اور اس کی کیفیت متعین کرتی ہے، اسی لیے ہر زبان کی طبعی ترتیب الفاظ سے مختلف ہو کر جو جملہ بھی پایا جائے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جائے گا تو جب ایسے جملے کا ترجمہ کرتے ہیں تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھتے ہیں۔

کما حقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے لیکن اس کی کوشش کرنا ازبس ضروری ہے مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلامت میں خلل نہ آئے، یہی ترجمے کا کمال ہے۔ اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلے میں احتیاط ودیانت پائی جاتی ہے تو آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اس کی روح کو کچھ طرح سمجھ کر اپنے الفاظ واسلوب میں ان کے معانی کو منتقل کر دیں۔ بہر حال احتیاط شرط ہے۔ نمونہ کے طور پر آسان اور رواں زبان میں لکھی ہوئی عربی اور اردو کی کتابیں دیکھا کریں۔

چناں چہ حضرت مفتی محمود اختر القادری صاحب رضوی امجدی دار الافتا قاضی اسٹریٹ ممبئی ۳ ترجمہ نگاری کے متعلق لکھتے ہیں:

”ترجمہ نگاری انتہائی مشکل امر ہے بلکہ بعض کے نزدیک تصنیف وتالیف اور مضمون نگاری سے بھی زیادہ دشوار یہ کام ہے۔ کیوں کہ اپنے مافی الضمیر کو اپنے انداز بیان میں پیش کرنا آسان ہے جبکہ دوسرے کا مافی الضمیر اس کے اسلوب بیان کی رعایت کرتے ہوئے دوسری زبان میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

منتقل کرنا نہایت ہی دشوار ترین مرحلہ ہے اس لیے کم ہی لوگوں کو مضمون نویسی اور ترجمہ نگاری دونوں صنعتوں میں مہارت حاصل ہوتی ہے"[المعتقد المنتقد مترجم: ص/ ٦١]۔

ترجمہ نگاری میں تو تاج الشریعہ کا اسلوب بیان کیسا قابلانہ و فاضلہ ہے اور ادبیات ادیبانہ اور طرز محبانہ ہے کہ یہ ساری مذکورہ خوبیاں آپ میں بدرجۂ اتم و اکمل پائی جاتی ہیں۔ جب ہم امعان النظر سے آپ کے تراجم کو دیکھتے ہیں تو یہ تمام شرطیں آپ میں کافی مقدار میں ملتی ہیں۔ نیز آپ کو دونوں زبانوں میں خوب کامل دسترس کے حامل پاتے ہیں۔ اردو کا کیا کہیے؟ یہ تو آپ کی مادری زبان ہے ہی، مگر دیگر زبان مثلاً عربی، انگلش میں تو اس قدر مہارت تامہ رکھتے ہیں کہ آپ کی مادری زبان یہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ نے ترجمہ نگاری کے میدان میں اپنے قلمی جواہرات کا نقشہ خوب کھینچا ہے جس کی بدولت کئی اہم اور شاندار کتابوں کے تراجم معرض وجود میں آئے ہیں جن کے مطالعہ سے قلوب و اذہان کو تسکین حاصل ہوتی ہے اور آپ کے قلمی شہ پاروں پہ ارباب علم وفن داد و دہش سے نوازتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے چند شخصیتوں کے اقوال ذکر کرتے ہیں، اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ چناں چہ حضرت مفتی محمد صالح قادری صاحب منظر اسلام بریلی شریف اپنی ایک تقریظ جو "المعتقد المنتقد مع "المستند المعتمد" قلم بند فرمایا ہے اس میں حضور تاج الشریعہ کی ترجمہ نگاری کی کچھ خوبیاں کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

"ترجمہ قابل اعتماد ہے۔ عمدہ و مفید ہے۔ اسے صحیح یا حسن کہنا گری ہوئی بات کہنا ہے کہ وہ صحت کے زیور پر وقعت سے مزین تو ہے ہی۔ اور لفظ و معنی میں عظیم تناسب کی دیدہ زیب، زیبائش سے آراستہ تو ہے ہی کہ اس کے صحیح و حسن ہونے میں کیا کلام (باستثناء مواضع تسامحات عدیدہ جن کی اصلاح بعد نظر ثانی ضروری ہے) بلکہ ستائش و خوبی کی بات تو یہ ہے عام فہم زبان میں بامحاورہ سلیس ترجمہ ہے۔ اسلوب ترجمانی میں قدرے ندرت بھی ہے اور شگفتگی بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ مترجم نے غیر علما کا لحاظ رکھتے ہوئے تسہیل کا دھیان اور التزام رکھا ہے۔ حتی کہ وضاحت طلب جملوں اور دقیق اور مشکل لفظوں کی مناسب توضیح جہاں جہاں ضروری سمجھی قوسین میں فرمادی ہے"۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

نیز کچھ آگے فرماتے ہیں:

''مجھے اس مترجم کی خاص خوبی، بڑی اچھائی یہ نظر آئی کہ حضرت مترجم نے بحیثیت مترجم ترجمہ پن کا برابر لحاظ رکھا ہے۔ اس کو جہاں تک ہوسکا ہے نذر انداز نہیں کیا ہے۔ یعنی یہ کام ''المعتقد'' اور ''المستند'' کا ترجمہ ہی کہلائے گا۔ نہ کہ ان کا محض چربہ یا خلاصہ یا تلخیص یا تشریح ایسا نہیں ہے کہ مترجم نے از سرِ نو کوئی نئی تصنیف فرمائی ہو۔ جبھی تو ما فی العربی کی ادائیگی، ترجمہ میں کافی مناسبت کے ساتھ موجود و مشاہد ہے۔ مترجم نے مناسبت بین المعانی سے بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔ الا بوجہ وجیہ یہ صفت ترجمہ کی بڑی کامل خوبی ہے۔ حالاں کہ اردو زبان کا دامن بہت کوتاہ ہے، اس بے چاری کے یہاں وہ فراخ دامانی کہاں جو عربی کو میسر ہے'' [المعتقد المنتقد مترجم: ص/۵۰-۵۱]

۲۔ سلطان الاساتذہ حضور محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی قدر لہ عمر طویل آپ کی ترجمہ نگاری سے متاثر ہوکر رقم طراز ہیں:

''حاصل کلام یہ ہے کہ آپ جو کچھ لکھتے ہیں بولتے ہیں اس میں کلفات خیل نہیں ہوتا بلکہ آپ کے مضامین یا ترجمہ نگاری عموماً بذریعۂ املا ہی ضبط قلم کیے جاتے ہیں، اس لیے آپ کے علمی کارنامے برجستگی ہی سے متصف ہوتے ہیں پھر ہر بات دلائل سے مبرہن دقت معانی پر مشتمل جامعیت سے لبریز ہوتی ہے۔ آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے کئی نادر روزگار علمی مباحث وتحقیقات پر مشتمل کئی رسالوں کی تعریب وحاشیہ نگاری املا کرا چکے ہیں'' [تقریظ بر ''المعتقد المنتقد'' ص/ ۴۲-۴۳]۔

۳۔ حضرت علامہ محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی پاکستان ''المعتقد المنتقد'' کا مفاہیم ومطالب سے لبریز اور مرصع ترجمہ دیکھ کر لکھتے ہیں:

''زیر نظر کتاب ''المعتقد المنتقد'' اور اس کے حاشیہ ''المستند المعتقد'' کا ترجمہ ہے۔ متن اور حاشیہ دونوں ہی تحقیقات کے جواہر سے مرصع ہیں۔ اس کتاب کی عبارات کے مفاہیم ومطالب کا ترجمہ کرتے ہوئے اردو قالب میں ڈھالنا کسی عام انسان کے بس میں نہیں تھا۔

یہ حضرت تاج الشریعہ کا کمال ہے کہ آپ نے محض عبارات کا ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ ایک محرم

www.muftiakhtarrazakhan.com

راز کی حیثیت سے مضامین کی ترجمانی بھی کی ہے۔آپ نے محض الفاظ کا لفظی لغوی تقاضا ہی پورا نہیں کیا بلکہ عبارات کا منشا اور مدلول کو بھرپور انداز سے اجاگر کیا ہے۔بندۂ ناچیز نے عربی کتاب اور حضرت تاج الشریعہ (زید مجدہ) کا ترجمہ آمنے سامنے رکھ کر تقابلی جائزہ لیا ہے۔کئی مقامات پر مجھے محسوس ہوا کہ ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ مترجم کے تبحر علمی نے اسے ترجمہ ہونے کے باوجود مفید شرح بنا دیا ہے۔یہ ترجمہ شستہ زبان اور شائستہ انداز بیاں کا حامل ہے۔حشو و زوائد سے پاک ہے اور مشکلات متن کے لیے جامع حل ہے" [المعتقد المنتقد مترجم: ص ر ۵۴]۔

۴۔حضرت علامہ مفتی محمد ناظم رضوی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی تحریر فرماتے ہیں:

"حضور تاج الشریعہ اپنی فقہی درس گاہ و علمی جلالت کے ساتھ عربی و اردو زبان میں کامل مہارت و دسترس تام رکھتے ہیں، دو درجن سے زائد آپ کے علمی رشحات زیور طبع سے آراستہ ہوکر قبول خاص و عام حاصل کر چکے ہیں جن میں سے مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی بہت سی اہم کتابوں کا اردو سے عربی اور عربی سے اردو میں ترجمہ فرمایا۔اللہ تعالی نے زبان و قلم پر آپ کو حیرت انگیز قدرت بخشی ہے۔زیر نظر کتاب اس کی روشن دلیل ہے۔زبان کی شائستگی، بیان کی دلکشی، اسلوب کا جمال یہ ساری چیزیں آپ کے ترجمہ نگاری کی خصوصیات سے ہیں" [ملخصاً از المعتقد المنتقد مترجم: ص ر ۱۰۲]۔

۵۔نبیرۂ محدث اعظم ہند، شیخ طریقت، علامہ سید محمد جیلانی کچھوچھوی دامت برکاتہم العالیہ تبصرہ فرماتے ہیں:

"ارے پیارے! "المعتقد المنتقد" فاضل بدایونی نے اور اس پر حاشیہ "المعتمد المستند" فاضل بریلوی نے عربی زبان میں لکھا ہے اور جس مندرجہ بالا اقتباس کو ہم نے پڑھا اسے اہل سنت کی نئی نسل کے لیے تاج الشریعہ، ملک الفقہا حضرت العلام اختر رضا خان ازہری صاحب نے ان دونوں اکابرین کے ادق مباحث کو آسان اور فہم سے قریب اسلوب سے مزین ایسا ترجمہ کیا ہے کہ گویا خود ان کی تصنیف ہے۔"المعتقد" کے ترجمہ میں اگر ایک طرف ثقاہت و صلابت ہے تو دوسری طرف دقت نظر و ہمہ گیریت بھی ہے۔صحت و قوت کے ساتھ پختگی و مہارت بھی ہے۔ترجمہ مذکورہ

علامہ ازہری میاں کی ارفع صلاحیتوں کا زندہ ثبوت ہے۔الھم زد فزد‘‘[تجلیات تاج الشریعہ:ص/۴۳]۔

اسی لیے ہم حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی نوک سے معرض وجود بخشنے والے اردو /عربی تراجم نذر قارئین ہیں:

۱۔عطایا القدیر فی حکم التصویر (ترجمہ اردو سے عربی)

۲۔شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام (ترجمہ اردو سے عربی)

۳۔الامن و العلی لناعیتی المصطفی بدافع البلاء (اردو سے عربی)

۴۔المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد (عربی سے اردو ترجمہ)

۵۔قصیدتان رائعتان (عربی سے اردو) غیر مطبوعہ

۶۔الزلال النقی من بحر سبقۃ الأتقی (عربی سے اردو)

۷۔قوارع القھار فی الرد علی المجسمۃ الفجار (ترجمہ اردو سے عربی)

۸۔برکات الامداد لاھل استمداد (ترجمہ اردو سے عربی)

۹۔تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون (ترجمہ اردو سے عربی)

۱۰۔فقہ شہنشاہ (ترجمہ اردو سے عربی)

۱۱۔اھلاک الوھابیین (اردو سے عربی ترجمہ)

۱۲۔الھادی الکاف فی حکم الضعاف (اردو سے عربی)

۱۳۔سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح

۱۴۔حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

۱۵۔انوار المنان فی توحید القرآن (عربی سے اردو)

۱۶۔دامان باغ سبحان السبوح

۱۷۔القمع المبین لآمال المکذبین

۱۸۔النھی الأکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (اردو سے عربی)

چناں چہ ہم سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک معرکۃ

www.muftiakhtarrazakhan.com

الآراء اردو رسالہ ''قوارع القهار فی الرد علی المجسمة الفجار ''کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں پھر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو اس رسالہ کا فصیح وبلیغ عربی زبان میں ترجمہ نگاری کا موتی پیرویا ہے اس کی ایک جھلک بطور نمونہ قارئین کے سپرد کرتا ہوں جس سے آپ کی مہارت کا حسین سراغ لگ جائے گا۔اور قارئین آپ کے اسلوب تحریر وطرز بیان سے جھوم اٹھیں گے اور اس سے مستفید ہو کر خوب خوب افادۂ انام کریں گے۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ اپنے مذکورہ اردو رسالہ میں ''وہابیہ مجسمہ کی بددینی'' عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

''صفات متشابہات کے باب میں اہل سنت کا عقیدہ تو معلوم ہو لیا کہ ان میں ہمارا حصہ بس اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو کچھ مراد ہے ہم اس پر ایمان لائے، ظاہر لفظ سے جو معنی ہماری سمجھ میں آتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ یقیناً پاک ہے اور مراد الٰہی پر ہمیں اطلاع نہیں لہذا ہم ان کے معنی کچھ کہہ ہی نہیں سکتے یا بطورِ تاویل کچھ کہیں بھی تو وہی کہیں گے جو ہمارے رب کی شان قدوسی کے لائق اور آیات محکمات کے مطابق اور اہل سنت کو اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم عطا فرمائی ہے وہ ہمیشہ راہ وسط ہوتی ہے اس کے دونوں پہلوؤں پر افراط وتفریط وہولناک مہلک گھاٹیاں ہیں اسی لیے اکثر مسائل میں اہلسنت دو فرقہ متناقض کے وسط میں رہتے ہیں رافضی ناصبی یا خارجی مرجی یا قدری جبری یا باطنی ظاہری یا وہابی بدعتی یا اسمٰعیل پرست گور پرست وعلیٰ ھذا القیاس اس طرح یہاں بھی دو فرقہ باطلہ نکلے معطلہ ومشبہ، معطلہ جنہیں جہمیہ بھی کہتے ہیں صفات متشابہات سے یکسر منکر ہی ہو گئے یہاں تک کہ ان کا پہلا پیشوا جعد بن درہم مردود کہتا کہ نہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اپنا خلیل بنایا نہ موسیٰ کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کلام فرمایا، یہ گمراہ لوگ اپنے افراط کے باعث ''اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا'' [القرآن الکریم: ۳/ ۷]۔(ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ت) سے بے بہرہ ہوئے ان کی طرف نقیض پر انتہائے تفریط میں مشبہہ آئے جنھیں حشویہ ومجسمہ بھی کہتے ہیں ان خبیثوں نے صاف صاف مان لیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ہے جسم ہے جہت ہے۔اور جب یہ سب کچھ ہے تو پھر چڑھنا اترنا اٹھنا بیٹھنا چلنا ٹھہرنا سب آپ ہی ثابت ہے، یہ مردود وہی ہوئے جنہیں قرآن عظیم نے ''فِیْ قُلُوْبِهِمْ

زَیْغٌ" [القرآن الکریم: ۳/۷]۔(ان کے دلوں میں زیغ ہے۔ت) فرمایا اور گمراہ فتنہ پرداز بتایا تھا۔ وہابیہ ناپاک کو آپ جانیں کہ سب گمراہوں کے فضلہ خوار ہیں مختلف بد مذہبوں سے کچھ کچھ عقائد ضلالت لے کر آپ بھرت پورا کیا ہے یہاں بھی نہ چوکے، اور ان کے پیشوا اسمٰعیل نے صراط مستقیم میں جو اپنے جاہل پیر کی اللہ تعالیٰ سے دوستانہ ملاقات اور ہاتھ سے ہاتھ ملا کر گڈ مارننگ(Good Morning) ثابت کی تھی۔ (دیکھو کتاب مستطاب **الکوکبۃ الشھابیۃ علیٰ کفریات أبی الوھابیۃ**) لہٰذا اس کے بعضے سپوت صاف صاف مجسمہ مبہوت کا مذہب ممقوت مان گئے اور اس کی جڑ بھی وہی ان کا پیشوائے قبیح اپنے رسالہ ایضاح الحق الصریح میں جما کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو مکان و جہت سے پاک جاننا بدعت و ضلالت ہے جس کے رد میں کوکبہ شہابیہ نے تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی یہ تحریر پیش کی تھی کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدے میں اللہ تعالیٰ کے لیے مکان نہیں، نہ اس کے لیے فوق یا تحت کوئی جہت ہو سکتی ہے [تحفہ اثنا عشریہ: باب پنجم در الٰہیات، سہیل اکیڈمی لاہور ص/۱۴۱]۔ اور بحر الرائق و عالمگیری کی یہ عبارت: "**یکفر باثبات المکان للّٰہ تعالی**" (یعنی اللہ تعالی کے لیے مکان ماننے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے)۔[فتاویٰ ہندیہ: کتاب السیر، الباب التاسع، نوری کتب خانہ پشاور، ج/۲، ص/۲۵۹۔ بحر الرائق: کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ج/۵، ص/۱۲۰]۔ اور فتاوی امام اجل قاضی خاں کی یہ عبارت: "رجل قال خدائے بر آسمان می داند کہ چیزے ندارم یکون کفرا لأن اللہ تعالی منزہ عن المکان" (یعنی کسی نے کہا خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں کافر ہو گیا اس لیے کہ اللہ تعالی مکان سے پاک ہے) [فتاویٰ قاضی خاں: کتاب السیر، باب ما یکون کفرا من المسلم، نولکشور لکھنؤ، ج/۴، ۸۸۴]۔ اور فتاویٰ خلاصہ کی یہ عبارت: "لو قال نردبان بنہ و بآسمان برآئے و با خدا جنگ کن یکفر، **لأنہ أثبت المکان للّٰہ تعالیٰ**" (اگر کوئی یہ کہے نیزہ لے اور آسمان پر جا اور خدا سے جنگ کر، تو کافر ہو جائے گا کیوں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔(ت) دیکھو کوکبہ شہابیہ) [خلاصۃ الفتاویٰ: کتاب الفاظ الکفر، فصل/۲، جنس/۲، مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ، ج/۴، ص/۳۸۴]۔ انہیں مجسمہ گستاخ کے تازہ افراخ سے ایک صاحب سہسوانی بکاسہ لیسی گمراہ ہزاری غلام نواب بھوپال قنوجی آنجہانی از سر نو اس فتنہ خوابیہ کے بادی و بانی اور اس سبوح

www.muftiakhtarrazakhan.com

قدوس جل جلالہ کی شان میں مدعی عیوب جسمی ومکانی ہوئے، چہارم محرم الحرام ۱۳۱۸ ہجریہ قدسیہ کو اس باب اور طانھیں صاحب کے متعلق دو امر دیگر میں حضرت تاج المحققین عالم اہلسنت دام ظلہم العالی سے استفتاء ہوا حضرت نے نفس حکم بہ نہایت اجمال ارشاد فرمایا: ''پونے دو مہینے کے بعد بست وششم ۲۶ رصفر کو ان کے متعلق ایک پریشان تحریر گمراہی وجہالت وسفاہت وضلالت کی بولتی تصویر آئی ایسے ہذیانات کیا قابل التفات مگر حفظ عقائد عوام ونصرت سنت واسلام کے لحاظ سے یہ چند سطور گمراہ مکار کے کہنے میں نہ آئیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ أنیب۔

[منقول: سلسلہ رسائل فتاوی رضویہ: جلد انتیسویں، رسالہ نمبر: ۱، ص ۱۹-۲۰]

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے مذکورہ بالا اردو عبارت کا عربی ترجمہ بہت عمدہ ونفیس اور فصیح وبلیغ انداز میں فرمایا ہے: چناں چہ تعریب کرتے ہیں:

"قد علمت عقيدة أهل السنة فی الصفات المتشابهات وهی أن نصيبنا فيها أنا امنا بما هو المراد لله تعالی، وأن الله منزه قطعاً عن المعنی الذی يتحصل فی أفهامنا من ظاهر الفظ ولا اطلاع لنا علی مراد الله تعالی۔ لذلك لانقدر أن نقول فی معناه شيئاً، وان قلنا علی سبيل التأويل انما نقول؛ ما يليق بشأن قدوسية لربنا، ويطابق الآيات المحكمات۔ والله ولی أهل السنة والجماعة الصراط المستقيم وهو طريق وسط ابداً، علی جنبيه الافراط والتفريط عقبتان هائلتان مهلكتان۔ لذلك اهل السنة والجماعة علی وسط للفرقتين المتناقضتين فی أكثر المسائل نحو الرافضی، والناصبی أو الخارجی والمرجی، أو القدری، والجبری، أو الباطنی والظاهری، أو الوهابی المبتدع، أو عبّاد اسماعيل (امام الوهابية فی الهند) وعباد القبور وعلی هذا القياس۔ كذلك خرج ثمة فرقتان: معطلة ومشبهة۔ والمعطلة، يقال لهم أيضاً جهمية أنكروا الصفات المتشابهات رأساً حتی ان قائدهم الأول، جعد بن درهم المردود كان يقول: ما اتخذ الله ابراهيم علی نبينا وعليه الصلاة والسلام خليلاً، ولا كلّم موسیٰ عليه الصلاة والتسليم۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

هؤلاء الضلال بافراطهم صاروا محرومين من نصيبهم فى كريمة {امَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا}[آل عمران:۷]وجاء المتشبة على طرف النقيض لهم فى غاية من التفريط۔ ويقال لهم أيضاً: حشوية ومجسمة۔ هولاء الخبثاء سلموا تسليما صريحا أن لله تعالى مكانا وجسما وجهة۔ واذا كان له كل ذلك فالصعود، والنزول، والقيام، والقعود، والمشى، والسكون كل ثابت۔هولاء المردودون كانوا هم الذين قال لهم القرآن العظيم {فى قلوبهم زيغ}[آل عمران:۷] و وصفهم بأنهم ضلال ذوو فتنة۔ واعلموا أن الوهابية النجسة اكالون لفضلة جميع الضالين أخذوا من ضلال شتى شيئاً من عقائد الضلال ووفوا نصيبهم، ههنا أيضا لم يخطئوا،وقائدهم اسماعيل لما أثبت فى كتابه"صراط مستقيم" لشيخه الجاهل ملاقاة مع الله على وجه الصداقة والمصافحة بدا بيد۔ [انظروا الكتاب المستطاب"الكوكبة الشهابية على كفريات أبي الوهابية" بعض خلفه سلم المذهب الممقوت للمجسمة تسليما صريحا۔ ورس أس هذ المذهب قائدهم القبيح فى رسالته"ايضاح الحق الصريح" بأن اعتقاد تنزهه تعالى عن المكان والجهة بدعة وضلالة، قدمت"الكوكبة الشهابية" تحريرا من "تحفه اثنا عشريه" للشاه عبد العزيز أنه لامكان لله تعالى فى عقيدة أهل السنة والجماعة۔ ولاتجوز عليه جهة، فوق أو تحت[تحفه اثنا عشرية: الباب الخامس فى الالهيات،ص۱۴۱]۔

ومن "البحر الرائق"،و"الهندية" هذه العبارة: يكفر بإثبات المكان لله تعالى[الفتاوى الهندية: كتاب السير، الباب التاسع، (۲/۲۵۹)۔ البحر الرائق: كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ج/۵، ص/۱۲۹]

ومن فتاوى الامام الاجل القاضى خان: رجل قال: "الله على السماء يعلم أنه ليس عندى شئ يكون كفرا لأن الله تعالى منزه عن المكان"[فتاوى

www.muftiakhtarrazakhan.com

قاضی خان: کتاب السیر، باب مایکون کفرا من المسلم، ج۳، ص ۵۷۸]

ورجل سهسوانی من أفراخ متولدة من هؤلاء المجسمة الوقحين، المسيئين للأدب، عبد التواب البوفالی المتوفی بعمالة لكبير الضلال غدا من جديد باديا وبانيا لذة الفتنة النائمة، وأخذ يدعی عيوب الجسمانية والمكان فی ذلك السبوح القدوس جل جلاله۔ وورد سؤال فی الرابع من المحرم الحرام سنة ألف وثلاث مائة وثمانی عشر علی تاج المحققين عالم أهل السنة فی هذا الباب وفيما يتعلق بهذا المرء فی أمرين۔ أفاد حضرته نفس الحكم بغاية الاجمال۔ وبعد شهرين الا ربعا ورد تحرير قلق، كأنه تصوير ناطق بالضلالة، والجهالة، والسفاهة، مايقبل الالتفات مثل هذه الهذيانات، ولكن هذه عدة سطور تسطر حفظا لعقائد العوام ونصرةً للسنة والاسلام لوجه الله تعالی۔ لينظر أهل الحق بعين الانصاف ولا يؤمن لأحد ضال مكار فی أمر العقائد۔ [قوارع القهار فی الرد علی المجسمة الفجار مترجم: از حضور تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خان البریلوی رحمہ اللہ تعالی]

نیز سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضل رسول عثمانی قادری بدایونی قدس سرہ العزیز کی کتاب "المعتقد المنتقد" اور اس پر سرکار اعلی حضرت فاضل بریلوی کی عربی حاشیہ "المستند المعتمد" سے کچھ عبارات پیش کرنے کی زحمت گوارا کرتا ہوں، پھر اس کا اردو ترجمہ از تاج الشریعہ کا تقابلی جائزہ لیں گے، علامہ فضل رسول عثمانی قادری بدایونی علیہ الرحمہ "الباب الثانی فی النبوات" کے تحت تحریر کرتے ہیں:

"الباب الثانی فی النبوات: أی المسائل التی يجب علی المكلفين اعتقادها وهی متعلقة بالنبی ﷺ مما يجب له، ويمتنع عليه، ويجوز فی حقه عليه الصلاة والسلام كما يجب (أی كما يجب علی المكلف ذلك الاعتقاد المذكور فی حقه سبحنه وتعالی) ذلك فی حقه تعالی، لأنه الركن الثانی من

www.muftiakhtarrazakhan.com

الایمان۔

قال القاضی من یجهل مایجب للنبی أو یجوز أو یستحیل علیه، ولایعرف صور أحکامه لایؤمّن أن یعتقد فی بعضها خلاف ماهی علیه، ولایترهه عما لایجوز أن یضاف الیه، فیهلك من حیث لایدری، ویسقط فی هوۃ الدرك الأسفل من النار، اذ ظن الباطل به واعتقاده مالایجوز علیه یحل بصاحبه دار البوار۔ ولهذا المعنی ما (موصولة أو مصدریة۔ امام اهل السنة رضی الله عنه) احتاط النبی ﷺ عن الرجلین الذین رأیاه لیلاً، وهو معتکف فی المسجد مع صفیة۔ فقال لهما: انها صفیة۔ ثم قال لهما: الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم، وانی خشیت أن یقذف فی قلوبکما شیئاً فتهلکا۔

قال الخطابی: خشی ﷺ علیهما الکفر لوظنا تهمة برؤیته معه امرأۃ أجنبیة، فبادر الی اعلامهما بمکانها نصیحة لهما فی حق الدین قبل أن یقعا فی أمر یهلکان به۔

قال العلامة النابلسی فی المطالب الوفیة: أما المفروض علی کل مکلف فی حق الأنبیاء والرسل علیهم السلام فهو معرفة مایجب فی حقهم من صفات کمال المخلوق، ویستحیل علیهم من النقائص والرذائل، و یجوز علیهم من الأخلاق البشریة التی لاکمال فیها ولا نقص، علی ما سیأتی۔ وأدنی ذلك أن یعتقد امتیاز الأنبیاء علیهم السلام عن جمیع الخلق عن صفات من النقص، بعد اعتقاده امتیاز الله تعالی عنهم وعن جمیع الخلق بصفات من الکمال، وتبرئته تعالی دونهم، ودون جمیع الخلق من صفات من النقص، انتهی [مقتبس از ''المعتقد المنتقد'' (مع) ''المعتمد المستند'': ص/ ۹۴-۹۵]

''باب دوم: مسائل نبوت کے بیان میں۔ اس سے مراد وہ مسائل ہیں جن کا اعتقاد مکلفین

www.muftiakhtarrazakhan.com

(عاقل، بالغ مسلمانوں پر واجب ہے اور یہ مسائل نبی ﷺ سے متعلق ہیں یعنی وہ امور جن کا ثبوت حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے لازم ہے، اور جو ان کے حق میں محال ہیں اور ان کے حق میں ممکن ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کے حق میں عقیدہ لازم ہے (یعنی جیسا کہ اللہ تعالی کے حق میں اعتقاد مذکور واجب ہے۔ ۱۲) اس لیے کہ یہ ایمان کا دوسرا رکن ہے۔

قاضی عیاض نے فرمایا: جو ان امور سے بے خبر ہیں، جو نبی کے لیے واجب ہیں یا ممکن ہیں یا ان کے حق میں محال ہیں اور وہ مذکورہ احکام کی صورتیں نہیں جانتا، وہ اس اندیشے سے امان میں نہیں کہ بعض باتوں میں وہ واقع کے خلاف عقیدہ رکھے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو ایسی باتوں سے جن کی نسبت کرنا ان کی طرف جائز نہیں منزہ نہ جانے، تو انجانے میں ہلاک ہو جائے اور دوزخ کے نچلے طبقے کے گڑھے میں گر جائے اس لیے کہ حضور کے معاملہ میں باطل گمان رکھنا اور جو ان کے حق میں متصور نہیں اس کا عقیدہ رکھنا اس عقیدے والے کو ہلاک کے گھر میں ٹھکانے لگائے گا اور اسی وجہ سے بنی علیہ الصلاۃ والسلام نے وہ احتیاط برتی (اصل متن عربی عبارت "ما حتاط النبی" میں لفظ "ما" موصولہ ہے یا مصدریہ ہے۔ ۱۲ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ان دو شخصوں کے ساتھ جنہوں نے حضور کو رات میں حضرت صفیہ کے ساتھ دیکھا حضور مسجد میں معتکف تھے تو حضور نے ان سے فرمایا، کہ یہ صفیہ ہیں، پھر ان دونوں سے فرمایا، شیطان آدمی کے جسم میں اس کے خون بہنے کی جگہ میں پیر جاتا ہے اور مجھے یہ ڈر ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کچھ ڈال دیکہ تم ہلاک ہو جاؤ۔

"خطابی" نے فرمایا: حضور ﷺ کو ان دونوں پر کفر کا اندیشہ ہوا، اس صورت میں جب کہ وہ دونوں حضور کے ساتھ اجنبی عورت کو دیکھنے کی وجہ سے تہمت کا گمان کرتے لہذا حضور نے "صفیہ" کے ہونے کی خبر دینے میں جلدی فرمائی، دین کے معاملہ میں ان دونوں کے ساتھ خیر خواہی کے طور پر اس سے پہلے کہ وہ ایسی بات میں پڑیں جس کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں۔

علامہ نابلسی نے "مطالب وفیہ" میں فرمایا: رہا وہ جو ہر مکلف پر انبیا و رسل علیہم السلام کے حق میں فرض ہے، تو وہ ان امور کی معرفت ہے جن کا ثبوت ان کے حق میں ضروری ہے، یعنی مخلوق کی صفات کمال اور ایسے امور کو جاننا جو ان کے حق میں محال ہیں، یعنی نقائص ورزائل اور ایسے امور کو جاننا جو ان کے حق میں ممکن ہیں یعنی وہ انسانی اخلاق جن میں نہ کمال ہو نہ نقصان، اس طور پر جس کا

بیان آتا ہے اوراس اعتقاد کا ادنی درجہ یہ ہے کہ انبیا علیھم السلام کوتمام مخلوق سے صفات کمال میں ممتاز جانے اور ان کوتمام مخلوق سے بڑھ کر صفات نقصان سے مبرا جانے، اللہ تعالی کوان سے اور تمام مخلوق سے صفات کمال میں ممتاز جاننے کے بعد اور اللہ تعالی کو انبیا اور تمام خلق سے بڑھ کر صفات نقص سے مبرا مان کر۔انتھی [المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند مترجم از تاج الشریعہ، ص ر ۲۲۵۔۱۲۶] 4

حضورتاج الشریعہ تخریج کی انجمن میں فن تخریج:

حدیث کے اصل ماخذ کومختلف طرق وروایات سے بالضرورہ بیان کرنے کوتخریج کہتے ہیں۔فن تخریج میں ماخذ کے یہ بھی بیان کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ سند کا مدار کس راوی پر ہے؟ پھر رجال سند اور متن کی تحقیق اوراس روایت پر محدثین کا کیا حکم ہے؟اگر حکم نہیں ہے تواس کی صحت یا ضعف پر حکم لگانا پڑے گا۔کیوں صرف ماخذ کوبغیر روایت کی خبر دیے یا بغیر حکم لگائے ذکر کرنا تخریج نہیں کہلاتا ہے، بلکہ یہ تو صرف حدیث کی نسبت کا پتہ دیتا ہے۔اس لیے اب آپ تخریج کے طریقے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

تخریج کے ۲ رطریقے بیان کیے جاتے ہیں جوحسب ذیل ہیں:

(۱) اطراف اسانید کے حوالے سے تخریج کیا جائے۔

(۲) طرق اسانید کے حوالے سے تخریج کیا جائے۔

چناں چہ اول الذکر طریقہ مندرجہ ذیل حالات میں مستعمل ہوتا ہے:

(۱) جب روایت کے جملہ طرق علل کے حامل ہوں۔

(۲) جب متن حدیث میں کمی یا زیادتی پائی جائے۔

(۳) جب سند میں کوئی مخالف کرنا یا کسی کوترجیح دینا مقصود ہو۔

(۴) جب الفاظ حدیث میں ترجیح مطلوب ہو،خواہ وہ صحیحین ہی میں کیوں نہ ہو۔

(۵) جب حدیث کا اصل راوی مختلط ہو۔

(۶) اگر سند میں کوئی مدلس راوی ہواوراس نے سماع کی صراحت بھی نہ کی ہو۔

(۷) حدیث کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہوکہ وہ متواتر ہے یامشہور،غریب ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۸) اگر سند کے عالی یا نازل ہونے کے متعلق جاننا مقصود ہو۔

(۹) اگر حدیث مختلف طرق سے مرسل، متصل، مرفوع یا موقوف میں کوئی ہو۔

(۱۰) متابعہ کے ذریعے اگر حدیث کی تقویت مطلوب ہو۔

ذکورہ بالا اسباب وعلل کے علاوہ اور بھی اسباب ہوسکتے ہیں مگر یہی زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔اب انھیں کچھ تفصیل سے جانیں کہ یہ کب اور کہاں استعمال کیے جاتے ہیں۔

ان میں سے طریقۂ دوم کا استعمال اس وقت ہوگا جب کہ سند یا متن کوئی علت نہ پائی جائے یا سند کا دارو مدار صرف ایک راوی پر ہو۔اس صورتِ مذکورہ میں طریقۂ اول کو استعمال میں لانے کی حاجت نہیں رہ جاتی اس لیے اس کا استعمال نہیں کریں گے۔

نیز مرحلۂ ثانیہ میں یہ دیکھنا درکار ہوگا کہ جس روایت کی ہم تخریج کر رہے ہیں اس کی حیثیت کیا ہے؟

(۱) اس کی پہلی حیثیت یہ ہے کہ کسی متعین کتاب سے کوئی حدیث معلوم کی جائے۔جیسے ''ابو داؤد'' یا ''مسند احمد'' سے کسی حدیث کی تخریج کرنا ہے تو وہ حدیث اس کتاب میں تلاش کرنے کے بعد اس کی سند کی تحقیق کی جائے گی، پھر اس پر حکم لگایا جائے گا۔اگر حدیث کی تقویت مطلوب ہے تو متابعات اور شواہد کی تلاش ہوگی اور متن کے بارے میں دیکھا جائے گا کہ وہ منکر یا شاذ تو نہیں ہے۔

(۲) کسی حدیث کو بغیر کسی تعیین کتاب کے ڈھونڈا جائے۔لہٰذا پہلے ماخذ حدیث کی تلاش کی جائے گی اور تمام اسانید مذکورہ دونوں طریقوں میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے جمع کی جائیں گی۔بعد ازاں اس حدیث کی صحت وضعف پر حکم لگایا جائے گا۔

اب ہم ان مذکورہ قواعد و ماخذ حدیث کی روشنی میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کو دیکھتے ہیں تو اس میں آپ بھی یکتائے روزگار نظر آتے ہیں۔

حضرت مولانا نثار احمد مصباحی نے ۱۹؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ کو **''فن تخریج حدیث پہلی تصنیف''** کے نام سے ایک مضمون **''سنی صحافت''** ٹیلی گرام کے ذریعہ شائع کیا ہے جس میں لکھتے ہیں: ''آج حافظ احمد بن صدیق غماری (متوفی ۱۳۸۰ھ) کی کتاب ''حصول التفریج بأصول

www.muftiakhtarrazakhan.com

التخریج" ٹائٹل اور چند سطری تعارف نظر سے گذرا جس میں دعوی کیا گیا ہے کہ یہ اس فن کی پہلی مستقل تصنیف ہے۔ یقیناً دنیا میں موجود اور دستیاب کتابوں کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ دعویٰ کسی حد تک درست ہے۔ لیکن علی الاطلاق یہ دعوی درست نہیں، کیوں کہ اس فن کی پہلی مستقل تصنیف ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ قبل امام فقہا ومحدثین اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے "الروض البھیج فی آداب التخریج" کے نام سے لکھی تھی۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کے بارے میں ۱۹۱۱ء/ ۱۳۳۰ھ میں مولانا عبد الرحمن علی نے "تذکرۂ علمائے ہند" (فارسی) میں لکھا کہ "اگر اس فن میں اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے تو امام احمد رضا علیہ رحمۃ الباری اس فن کے موجد ہیں۔ اب تک کی دریافت کے مطابق تخریج حدیث کے اصول وآداب پر پہلی مستقل کتاب امام احمد رضا قدس سرہ نے لکھی ہے۔ مگر افسوس! یہ کتاب بھی اعلیٰ حضرت کی ان کتاب میں سے ہے جو مفقود ہو چکی ہیں یا مفقود کے حکم میں ہیں۔ آج تک اس کا کوئی قلمی نسخہ دریافت نہ ہو سکا اور نہ کچھ خبر ہے۔ اسی طرح آپ کی ایک اور تصنیف "مدارج طبقات الحدیث" تھی۔ جس میں آپ نے احادیث کے مدارج اور کتب حدیث کے طبقات پر گفتگو فرمائی ہے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی کتب حدیث کی چہار طبقاتی تقسیم کے خلل اور نقائص بیان فرمائے ہیں، یہ کتاب بھی مفقود کے حکم میں ہے۔ بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب "مدارج طبقات الحدیث" کا کچھ حصہ حضرت تاج الشریعہ دام ظلہ کو ملا ہے جس پر حضرت نے کچھ کام بھی کیا ہے"۔

تخریج حدیث کے قواعد وضوابط کی روشنی میں علامہ تاج الشریعہ علیہ رحمۃ اللہ وغفرانہ کی کچھ تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں جن کے پڑھنے سے لگتا ہے کہ آپ نے تمام قواعد کی رعایت کر کے ان کی تخریج فرمائی ہے، وہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ آثار قیامت (ترجمہ وتخریج) ۲۔ ہجرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۔ شرح حدیث الاخلاص (عربی، اردو)

۴۔ الزلال النقي من بحر سبقة الأتقى (اردو ترجمہ وتخریج)

۵۔ الصحابة نجوم الاهتداء

www.muftiakhtarrazakhan.com

۶۔ تعلیقات زاھرہ

اب ان مذکورہ رسائل وکتب میں سے کسی دو پر لب کشائی بحوالہ کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

(۱) **الصحابة نجوم الاهتداء: مولانا محمد حسن ازہری جامعہ ازہر مصر** رقم طراز ہیں:

"**أصحابي کالنجوم**۔۔۔۔۔۔الخ کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ نے جو تحقیقی (وتخریجی) مرقع پیش کیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اصول حدیث پر حضور تاج الشریعہ کو کس قدر ملکہ حاصل ہے" [تجلیات تاج الشریعہ: ص ر ۳۸۴]۔

(۲) **آثار قیامت:** حضور تاج الشریعہ کا ترجمہ وتخریج شدہ کتاب "آثار قیامت" پر حضرت علامہ مفتی محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی سابق صدر مرکزی دار الافتا ۸۲ر سوداگران، رضا نگر، بریلی شریف یوپی کچھ اس طرح رقم طراز ہیں:

"زیر نظر کتاب "علامات صغریٰ" سے متعلق "کنز العمال" کی ایک ایسی حدیث پر مشتمل ہے جو تقریباً قیامت کی ۷۲ ر نشانیوں کو محیط ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

"مرشدی، ملاذی واستادی حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ المفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی مدظلہ النورانی نے سب سے پہلے اس حدیث پاک کا سلیس ترجمہ فرمایا ہے، اس کے بعد صرف ان علامات وآثار پر کلام فرمایا ہے جو عام فہم نہ تھے اور جو علامات عام فہم اور واضح تھے ان کا ترجمہ ہی اس انداز میں فرمایا ہے کہ مزید کسی توضیح وتشریح کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔" [تقدیم: از مفتی عبد الرحیم فاروقی، بر "آثار قیامت" ص ر ۰۹۔۱۰، ناشر: المجمع الرضوی، سوداگران]

ظاہر ہے کہ حضور تاج الشریعہ نے ترجمہ کا سلسلہ تخریجی امور کی انجام دہی کے بعد ہی شروع کیا ہوگا مگر کتاب میں حوالہ جات نہ ہونے کی وجہ سے ان حوالوں کی تخریج ثانی علامہ عبد الرحیم فاروقی نے اصل عبارتوں کی نقل کے ساتھ فرمائی ہوگی۔ اور یہ اصول حدیث، علوم حدیث اور اسانید وروایات کی جانکاری کے بغیر نہیں ہوسکتا جیسا کہ میں نے سطور سابقہ میں لکھ دیا ہے۔

حضور تاج الشریعہ نے جن آثار وعلامات قیامت کی توضیح وتشریح فرمائی ہے خاص طور سے ان کی مؤید احادیث کریمہ ہی سے واضح فرمایا ہے۔ اس طرح یہ کتاب "آثار قیامت" پر مشتمل

www.muftiakhtarrazakhan.com

حدیثوں کا ایک مبسوط اور نادر و دل آویز گلدستہ بن گئی ہے۔ نیز اس کتاب میں آپ نے ''آثار قیامت'' سے متعلق بیشتر ان گوشوں کو آشکار فرمایا ہے جو اب تک عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل تھے۔

رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے اصولِ ترجمہ وقواعد تخریج کے کچھ چھینٹے ہم گداؤں کو بھی عطا فرمائے اور ان جیسے بزرگوں کے فیوض و برکات سے بہرہ ور کرے تا کہ ہم بے قلم ناکاروں کو بھی قلم پکڑنے کا سلیقہ آجائے اور بے زبانوں کی زبان کھلتی نظر آئے۔ آمین! ببرکۃ أفضل الانبیاء و الرسل صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

گدائے در تاج الشریعہ

محمد نوشاد عالم غوثی ثقافی شرف رضوی کشی نگروی

نائب صدر المدرسین دار العلوم حبیبیہ قادریہ بنکا پور ہاویری کرناٹک

بانی و مہتمم: مدرسہ نظامیہ فیضان رضا دھوریا کوٹ تمکوہی راج

ضلع کشی نگر یوپی۔ پن کوڈ:274407

موبائل نمبر:9918278766۔7355007691

www.muftiakhtarrazakhan.com

1

تاج الشریعہ کا اسلوب نگارش

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

ناظم جامعۃ المدینہ فیضانِ رضا، بریلی شریف

918081657725+

hussainimisbahi@gmail.com

یوں تو ہندوستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہر دور، ہر زمانے، ہر عہد، ہر صدی اور ہر قرن میں اسے ایسے ایسے عظیم و جلیل خانوادوں نے فیضیاب کیا جن کا شمار آج سوادِ اعظم اہل سنت سے ہوتا ہے۔ اسی ہندوستان کے صوبۂ اتر پردیش میں واقع شہر بریلی میں ایک پٹھان خاندان میں علم و معرفت کا آفتاب امام العلماء حضرت علامہ شاہ رضا علی خان علیہ کی شکل میں تیرہویں صدی ہجری میں طلوع ہوا۔ اس کے بعد یہ خانوادہ علم و حکمت اور معرفت و طریقت کے نور سے ایسا روشن و منور ہوا کہ خدا معلوم اب تک اس خانوادہ سے منسلک ہو کر کتنے خانوادے منور ہو چکے ہیں۔ یہ خانوادہ کون ہے؟ یہ وہی خانوادہ ہے جو آج اہل سنت و جماعت کے درمیان ''خاندان رضا اور خانوادۂ رضویہ'' کے خوش نما نام سے متعارف ہے۔ خانوادۂ رضویہ کے خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت یہ کہ اس خانوادے نے اہل سنت و جماعت کو دین اسلام کے احکام کی تشریحات و توضیحات اور اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات پر مشتمل اس قدر تصنیفات و تالیفات سے نوازا کہ شاید اس کی مثال ملنی مشکل ہو۔ ذرا ایک سرسری نظر اس خانوادے کے افراد کے تصنیفات و تالیفات پر ڈالیں جس سے بخوبی واضح ہو جائے گا کہ خانوادۂ رضویہ اس میدان میں دیگر خانوادوں سے ممتاز ہے۔ خاتم المحققین امام المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ نے تقریباً ۴۰ کتابیں قوم و ملت کو عطا فرمائی۔ (بحوالہ تاریخ مشائخ قادریہ، ج:۲، ص:۲۹۶) امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رضی اللہ عنہ نے ۱۰۵ علوم و فنون پر مشتمل علم و حکمت سے لبریز تقریباً ۱۰۰۰ کتابوں سے اہل سنت کو شاد کام کیا۔ (بحوالہ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری، ص:۵۹) استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان علیہ الرحمہ نے ۶ کتابیں نذر اہل سنت کیں، حجۃ الاسلام

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت علامہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ کے نوک قلم سے ۱۴ تصنیفات معرض وجود میں آئیں۔ (بحوالہ کرۂ جمیل، ص: ۱۸۴) حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ نے بھی ملت اسلامیہ کو ۴۰ کتابوں کا تحفہ دیا۔ (فتاویٰ مصطفویہ، ص: ۱۷۔ ۲۴) اور موجودہ جانشین مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ نے بھی اپنے خاندانی طرۂ امتیاز کو باقی رکھتے ہوئے اپنی بے پناہ دعوتی وتبلیغی مصروفیات کے باوجود بڑی چھوٹی تقریباً ۵۰ یا اس سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں نیز ہنوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ مؤخر الذکر ذات بابرکت ''حضور تاج الشریعہ کا اسلوبِ نگارش'' راقم کا موضوعِ تحریر ہے۔ لیکن انسب معلوم ہوتا ہے کہ موضوع اصلی پر کچھ تحریر کرنے سے قبل حضور تاج الشریعہ کی کتابوں کی فہرست پیش کردی جائے تاکہ جہاں کم از کم آپ کی کتابوں کے اسماسے روشناسی کا شرف حاصل ہو وہیں یہ حقیقت بھی اشکار ہو جائے کہ دعوت وتبلیغِ دین اور ترویج واشاعت مسلک اہل سنت و جماعت کے لیے اپنی زندگی کے اکثر لمحات پا بر کاب گزارنے کے باوجود آپ کی ذات سے اتنی کتابوں کا نذرانہ دنیائے اہل سنت کو عطا ہونا ایک کرامت ہی ہے۔ تو لیجیے ذیل میں حضور تاج الشریعہ کی کتابوں کی فہرست حاضر خدمت ہے۔

(۱) حاشیۃ علیٰ صحیح البخاری (عربی) مطبوعہ مجلس برکات جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

(۲) مرآۃ النجدیۃ بجواب البریلویۃ (عربی) دار المقطم قاہرہ، مصر

(۳) تحقیق أن أبا ابراهیم ''تارح''لا''آزر'' (عربی) دار المقطم قاہرہ، مصر

(۴) الفردۃ فی شرح البردۃ جو تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے اور تحقیقات کا بیش قیمت خزانہ ہے۔ (عربی)

(۵) الصحابۃ نجوم الاهتداء (عربی) دار المقطم قاہرہ، مصر

(۶) سد المشارع علیٰ من یقول: ان الدین یستغنی عن الشارع (عربی) دار المقطم قاہرہ، مصر

(۷) صیانۃ القبور (عربی)

(۸) الحق المبین (عربی اور اردو دونوں زبانوں میں)

(۹) دفاع کنز الایمان (دو حصے اردو میں) مطبوعہ ادارہ سنی دنیا پاکستان۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۱۰) ازھر الفتاویٰ (پانچ جلدوں پر مشتمل آپ کا مجموعہ فتاویٰ)

(۱۱) ازھر الفتاویٰ (مجموعہ فتاویٰ دو حصے انگریزی میں)

(۱۲) ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن (اردو) مطبوعہ سنی دنیا پاکستان

(۱۳) تین طلاقوں کا شرعی حکم (اردو) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۱۴) ٹائی کا مسئلہ (اردو) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۱۵) شرح حدیث نیت (اردو) مطبوعہ ادارہ سنی دنیا

(۱۶) کنز الایمان کا دیگر تراجم سے تقابلی جائزہ (اردو)

(۱۷) ہجرتِ رسول (اردو) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۱۸) آثار قیامت (اردو) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۱۹) جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اردو) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۲۰) سفینۂ بخشش نعتیہ دیوان (اردو)

(۲۱) نغماتِ اختر نعتیہ دیوان (عربی)

(۲۲) المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد (اردو ترجمہ) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۲۳) فضیلتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (تعریب)

(۲۴) فقہ شھنشاہ و ان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ تعالیٰ (تعریب) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۲۵) تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون (تعریب) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۲۶) اھلاک الوھابیین علیٰ توھین قبور المسلمین (تعریب) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۲۷) الھاد الکاف فی حکم الضعاف (تعریب مع تعلیق) دار السنابل، دمشق

(۲۸) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین (تعریب مع تعلیق)

(۲۹) سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح (تعریب مع تعلیق)

(۳۰) الامن و العلیٰ لناعتی المصطفی بدافع البلاء (عریب مع تعلیق) دار النعمان، دمشق

www.muftiakhtarrazakhan.com

(۳۱)قوارع القهار على المجسمة الفجار (تعریب مع تعلیق) مطبوعہ دار المقطم

(۳۲)النهي الاكيد عن الصلوٰة وراء عدى التقليد (تعریب مع تعلیق)

(۳۳)عطايا القدير في حكم التصوير (تعریب) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۳۴)عطاء النبي لافاضة احكام الصبي (تعریب)

(۳۵)النور النورق (تعریب)

(۳۶)بركات الامداد لاهل الاستمداد (تعریب) جمیعۃ رضاء المصطفیٰ، کراچی

(۳۷)شمول الاسلام لاصول الرسول الكرام (تعریب)

(۳۸)الزلال الانقى من بحر سبقة الاتقى

(۳۹)انوار المنان في توحيد القرآن (اردو ترجمہ) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۴۰)جدید ذرائع ابلاغ سے رویت ہلال کے ثبوت کی شرعی حیثیت (اردو)

(۴۱)چلتی ٹرین میں فرض وواجب نمازوں کا حکم (اردو)

(۴۲)ترجمۂ قصیدتان رائعتان

(۴۳)القول الفائق بحكم الاقتداء بالفاسق (اردو مطبوعہ المجمع الرضوی پاکستان)

(۴۲)القمع المبين لآمال المكذبين

(۴۳)تراجم قرآن میں کنز الایمان کی فوقیت (زیر قلم)

(۴۴)نوح حا میم کیلر کے سوالات کے جوابات (غیر مطبوعہ)

(۴۵)شرح حديث الاخلاص (عربی) مطبوعہ المجمع الرضوی

(۴۶)نهاية الزين (عربی) غیر مطبوعہ

(۴۷)انوار تاج الشریعہ (مجموعہ ملفوظات) غیر مطبوعہ

(۴۸)تقديم تجلية السلم في مسائل نصف العلم (اردو) مطبوعہ اختر بک ڈپو خواجہ قطب بریلی شریف

(۴۹)نبذة حياة الامام احمد رضا (عربی) مطبوعہ دار المقطم

درج بالا حضور تاج الشریعہ کی کتابیں جہاں اپنے موضوع پر اہم اور گراں قدر ہیں وہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

معلومات سے بھی لبریز ہیں جس کے سبب قاری کو نہ صرف متعلقہ موضوع کے بارے میں کسی ایک نتیجہ تک پہنچنے میں آسانی ہوتی ہے بلکہ مزید معلومات سے بھی قلوب واذہان مالا مال ہوتے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ کی تمام کتابوں کے مطالعہ کا شرف راقم کو حاصل نہیں ہوا لیکن تلاش بسیار کے بعد جن کتابوں تک رسائی حاصل ہوئی اور جس قدر بھی مطالعہ سے شاد کام ہوا وہ یہ ہیں۔ (۱) تعلیقات الازہری علیٰ صحیح البخاری وعلیٰ حواشی المحدث السہارنفوری (۲) آثارِ قیامت (۳) ٹائی کا مسئلہ (۴) ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن (۵) تحقیق اَن اَبا ابراہیم ''تارح''لا'' آزر'' (۶) حقیقۃ البریلویۃ معروف بہ مرأۃ النجدیہ (۷) چلتی ٹرین میں فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم۔

مذکورہ کتب کے مطالعہ کے دوران حضور تاج الشریعہ کے جن مشترک اسالیب سے معرفت حاصل ہوئی وہ یہ ہیں۔(۱) جوشِ بیان تنز وتعریض (۲) برمحل شعر یا مصرعہ کا استعمال (۳) تنقید و تعاقب، عقائد ومعمولات اہل سنت کی جلوہ گری، عقائد باطلہ وافکار فاسدہ کا ردبلیغ (۴) پُرزور طرز استدلال اور دلائل و براہین کی کثرت (۵) کتب متداولہ کی طرف مراجعت (۶) کتب اعلیٰ حضرت سے استفادہ (۷) ازالۂ اعتراض و اوہام۔اس طویل مگر مفید تر تمہید کے بعد حضور تاج الشریعہ کے اسلوب تحریر آپ کی کتابوں کی روشنی میں پیش کیے جارہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

جوشِ بیان اور تنز وتعریض

حضور تاج الشریعہ کے اسالیب تحریر میں ایک اسلوب جوش بیان اور روانی ہے جس سے قاری کو سنجیدگی کے ساتھ ساتھ دلچسپی کا بھی احساس ہوتا ہے اور اسے پوری تحریر پڑھ جانے کے باوجود اکتاہٹ کی پریشانی لاحق نہیں ہوتی بلکہ قاری پڑھتا اور پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ نیز اس جوش بیان میں جب اپنے مخاطب ومقابل پر بغیر نام ونمود کی خواہش کے تنز وتعریض کرتے ہیں تو جہاں بے باکی کی جھلک ملتی ہے وہیں قاری عش عش کر اٹھتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں حضور تاج الشریعہ کا یہ اسلوب۔

تعلیقات الازہری علیٰ صحیح البخاری و علیٰ حواشی المحدث السہارنفوری: حدیث نیت کی توضیح وتشریح کے بعد حضور تاج الشریعہ اس حدیث پاک سے اخذ ہونے والے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر رقم طراز ہیں: "لم ینقل عن النبی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ﷺ و لا عن الصحابة الكرام : التلفظ بالنية غير أن اكثر الصلحاء قالوا باستحبابه لجمع العظيمة كما تقدم۔ فالتلفظ بالنية بدعة حسنة، من هنا علم أنه لا تنحصر البدعة في السيئة، بل تكون البدعة حسنة أيضاً، فزعم الوهابية أن كل بدعة سيئة، لادليل عليه و هو عدوان علىٰ المسلمين عظيم...فزعم الوهابية أن كل بدعة سيئة تحكم و اختراع"۔ (تعلیقات الازہری، ص: ۶۳۔ ۶۲)

یعنی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے زبان سے نیت کرنا نہیں منقول ہے حالاں کہ اکثر صالحین فرماتے ہیں کہ یہ مستحب ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔ اس لیے زبان سے نیت کرنا بدعت حسنہ ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بدعت صرف سیئہ ہی نہیں ہوتی بلکہ حسنہ بھی ہوتی ہے، سوفرقہ وہابیہ کا یہ سمجھا کہ ہر بدعت سیئہ ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں اور یہ گمان (فاسد) مسلمانوں پر عظیم ظلم ہے۔۔۔ (چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں) اس لیے وہابیہ کا گمان کرنا کہ ہر بدعت سیئہ ہے (فساد کن) ذاتی رائے اور ایجاد ہے۔

آثار قیامت: غیر اللہ سے مدد چاہنا جائز ہے جس کا دلیل قرآن میں بھی موجود ہے اور احادیث میں بھی۔ اہل سنت و جماعت اسی کے قائل ہیں اور اسی پر عامل بھی لیکن گمراہ اور گمراہ گر دیابنہ اور وہابیہ وغیرہ فرقوں نے نہ صرف اسے جائز وحرام کہا بلکہ اسے شرک بھی قرار دیا۔ حضور تاج الشریعہ انہیں دیابنہ و وہابیہ وغیرہ پر تنز وتعریض کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ وہابیہ کا ظلم ہے کہ ان عام محاورات (فصلِ بہار نے سبزہ اگایا، حاکم نے بچایا، اس مرض کا یہ شافی علاج ہے، یہ زہر قاتل ہے) سے آنکھیں میچتے ہیں اور ان کے بولنے کو تو مسلمان جانتے ہیں مگر اسی طور پر اولیا، انبیا کے لیے جو مسلمان تصرف و مدد ثابت کرے اسے مشرک گردانتے ہیں جس میں راز یہ ہے کہ ان کے نزدیک اولیا درکنار رسول ہی کی تعظیم شرک ہے"۔ (آثار قیامت، ص: ۸۴)

ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن: ناپائیدار عکوس کے تعلق سے قیاس کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے مدنی میاں صاحب نے لکھا: "قیاس میں نے اس لیے کیا ہے کہ ناپائیدار عکوس کی حرمت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں اور نہ اس سلسلہ میں کسی مجتہد کا کوئی قول ہے"۔ وضاحت

مذکورہ پر حضور تاج الشریعہ نے جو تنز و تعریض فرمایا اسے ملاحظہ فرمائیں: ''اس لیے آپ کو قیاس کرنے کی اجازت ہوگئی اور آپ مجتہد کے منصب پر فائز ہوگئے۔ یہ تو بتایئے کہ اس حادثہ غیر منصوصہ کو کون سے امر منصوص پر کون سی علتِ جامعہ سے قیاس فرمایا اور اگر کوئی امر منصوص مقیس علیہ ہے تو یہ کیا فرما رہے ہیں کہ ''ناپائیدار عکوس کی حرمت کے تعلق سے ایک بھی نص موجود نہیں۔''
(ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، ص: ۸۲۔۸۳)

ذرا اس جوشِ بیان اور اندازِ تنز و تعریض کو بھی دیکھتے چلیں، لکھتے ہیں: ''ناظرین بتائیں کہ میں نے اپنے اس سوال سے کتنے کیڑے علامہ مدنی کی عبارت میں نکالے اور کیا کھینچ تان کی اور جب یہ قید کہ لہولعب کے قصد سے نہ دیکھا جائے ملحوظ تھی تو اسے کیوں چھوڑا گیا اور سہواً چھوٹ گئی تو اس پر تنبیہ کرنے والا تشکر کے بجائے اس کا مستحق ہے کہ اسے کھینچ تان کرنے والا، کیڑے نکالنے والا گردانا جائے؟۔۔۔لہٰذا ضروری ہے کہ لہو ولعب والوں کے طور پر نہ دیکھی جائے اور اس پر بھی بس نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس سے بھی بے خوفی ہو کہ فلم دیکھنا لہو ولعب والوں کے لیے سند نہ ٹھہرے گا اور وہ لہو ولعب کو کارِ خیر نہ سمجھ بیٹھیں گے۔اب اس کی ضمانت آپ لیں تو بے ڈھڑک فتویٰ دیں۔واللہ تعالیٰ اعلم''۔(ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، ص: ۸۴۔۸۵)

حقیقة البریلویه المعروف به مرآة النجدیه: حضور تاج الشریعہ ''البریلویہ'' کے مقدمہ نگار قاضی عطیہ کے کلام پر تنز و تعریض کرتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں: «اما ما تضمن کلام «عطیة» من المنع عن العمل بغیر ما عمل به القرون المشهود لها بالخیر، فحصر للمباح فی عمل القرون المشهود لها بالخیر، و ابتداع حد البدعة قولاً لم یسبق الیه الوهابیة، بل لم یعرف زمن حتیٰ فی القرون المشهود لها بالخیر، هلا یأتون علیه بسلطان بین ان کانوا صادقین؟ و اذ أحصر المباح فی تلك القرون بزعمهم فلم یبق شئی فی زمن غیر تلك القرون مباحاً، فمن أین جاء أولئك العاملون بالسنة الذین یسمون انفسهم «السلفیة» فی هذه الأزمنة المتأخرة». (حقیقة البریلویہ، ص: ۱۳۶)

یعنی عطیہ'' کا کلام اس بات کو متضمن ہے کہ جن چیزوں پر شہادت یافتہ خیرِ قرون کا عمل نہیں

ہے ان پر عمل منع ہے سو مباح، ان قرون کے عمل میں منحصر ہو گیا جن کے خیر کی شہادت دی گئی ہے۔ عطیہ نے تعریفِ بدعت میں ایسی بات کہ دی جس کی طرف ''وہابیہ'' بھی سبقت نہ کر سکے بلکہ (بدعت کی) ایسی تعریف کسی زمانے میں نہ رہی حتیٰ کہ خیرِ قرون میں بھی نہیں۔ٹھیک ہے (بات ایسی ہے) تو اس پر دلیل بین لاؤ اگر سچے ہو؟ اور اپنے خیال (فاسد) کے مطابق جب اس نے خیر قرون ہی میں مباح کو منحصر کر دیا تو خیر قرون کے علاوہ کسی زمانے میں کوئی چیز مباح ہی نہ رہی تو اپنے آپ کو ''سلفیہ'' سے موسوم کرنے والے (منہ میاں مٹھو کہلانے والے) یہ عاملین بالسنہ کہاں سے آدھمکے۔

چلتی ٹرین میں فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم: سراج الفقہا حضرت مفتی نظام الدین صاحب قبلہ صدر شعبہ افتا وصدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ نے چلتی ٹرین میں نمازوں کے بلا اعادہ جواز کو ثابت کرتے ہوئے فتاویٰ رضویہ کی عبارت ''(ٹرین) انگریزوں کے کھانے وغیرہ کے لیے روکی جاتی ہے اور نمازوں کے لیے نہیں تو منع من جھۃ العباد ہوا'' نقل کرنے کے بعد فرمایا: ''اس کا مفہوم یہ ہوا کہ ''اگر دونوں کے لیے روکی جائے تو سرے سے منع ہی نہیں اور اگر دونوں کے لیے نہ روکی جائے تو منع من جھۃ العباد نہیں''۔ (ماہ نامہ اشرفیہ جولائی ۲۰۱۳) مفتی صاحب کا فتاویٰ رضویہ کی عبارت کو مفہوم مخالف کی طرف پھیرنے پر تاج الشریعہ کی یہ اقتباس دیکھیں جس میں جوشِ بیان بھی جلوہ ریز ہے اور تنز وتعریض بھی جلوہ نما۔آپ لکھتے ہیں: ''مفہومِ مخالف کی طرف اتنی جلدی کیوں دوڑے، اس عبارت کا ایک مفہوم وہ بھی تو ہے جو ذہن کی طرف سبقت کرتا ہے، نفس جس کو فوراً قبول کرتا ہے اس متبادر مفہوم کا نام مفہوم موافق رکھیے اور وہ یہ کہ ٹرین روکنا اس محکمہ کے اختیار میں تھا تو انگریزوں کے معمولی کام کے لیے ٹرین روکتے تھے اور مسلمانوں کے اہم دینی فریضے کے لیے ٹرین نہیں روکتے تھے، مفہومِ موافق کے ہوتے ہوئے مفہومِ مخالف پر عمل کی کس نے ٹھہرائی؟'' (چلتی ٹرین میں فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم، ص:۱۹)

کچھ آگے بڑھ کر تاج الشریعہ فرماتے ہیں: ''(خیالی) مفہوم مخالف کے پیچھے تو اس لیے پڑے کہ منع خاص وعام کا تفرقہ ٹھہرا کر تغیر زمانہ کی بنا پر یہ جما دیں کہ اب اس زمانے میں حکم بدل گیا ہے''۔ (مصدر سابق، ص:۲۱)

www.muftiakhtarrazakhan.com

برمحل مصرع یا شعر کا استعمال

حضور تاج الشریعہ کی کتابوں میں مطالعہ کرنے والوں کو جا بجا برمحل اور برجستہ استعمال کیے ہوئے اشعار سے بھی ملاقات ہوتی ہے جس سے مطالعہ کرنے والوں کو حضور تاج الشریعہ کے اشعار پر گہری نظر کا بھی علم ہوتا ہے اور ساتھ ہی عجیب قسم کی خوشگواری کا بھی احساس ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل میں نقل کیے گئے اقتباسات میں اس اسلوب کو دیکھا جا سکتا ہے۔

تعلیقات الازھری علیٰ صحیح البخاری و علیٰ حواشی المحدث السہارنفوری: بخاری شریف و مسلم شریف کی متفق علیہ حدیث ''حدیثِ نیت'' کے جزء ''فمن کانت ہجرتہ الخ'' پر حاشیہ تحریر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "و علم من ھٰذا أیضاً أنہ ﷺ مطلع علیٰ ضمائر القلوب و ھو شعبۃ من العلم بالغیب أعطیھا ﷺ من الحضرۃ الالٰھیۃ مع علوم جمۃ و فی ذالك أنشد الامام أحمد رضا علیہ الرحمۃ بیتاً بالھندیۃ"

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے'' (تعلیقات الازہری، ص:۶۹۔۷۰)

آثارِ قیامت: ''جب امانت رائیگاں کردی جائے'' کے تحت تشریح کرنے کے بعد اخیر میں آپ فرماتے ہیں: ''تقریر بالا سے روشن ہوگیا اور ادائے فرضیت و امانت کا معنیٰ خوب روشن ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ امانت کو ضائع کرنا ان تمام مذکورہ صورتوں کو شامل ہے۔ یہ سرکار علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دہنِ مبارک سے نکلے ہوئے ایک کلمہ کی جامعیت اور اس میں کثرتِ معانی کا یہ حال ہے کہ کسی کا بیان اس کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں''۔

(آثارِ قیامت، ص:۲٦)

یوں ہی ''علم کا چھپانا'' کے تحت ایک حدیث شریف نقل کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں:
''مفہومِ حدیث سے خوب ظاہر کہ کچھ لوگوں کو سرکار ﷺ نے تکذیب اور کتمانِ حق کی

وجہ سے یہودی فرمایا تو وہابیہ وغیرہم جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ غیب ہی کے منکر ہیں اور دافضائل چھپاتے ہیں اور ضروریاتِ دیں کو نہیں مانتے، یہ بھی بلاشبہ اس حدیث کے مصداق ہیں اور وہ حدیث جس میں فرمایا کہ اس کا ایمان نہیں جس کے پاس دیانت نہیں، اِن منکرین کے حق میں اپنے ظاہری معنیٰ پر ہے تو ان کی کلمہ گوئی اصلاً انہیں مفید نہیں۔

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی''۔

(آثارِ قیامت،ص:۲۷)

ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن: تصویر وعکس پر صورت کا اطلاق حقیقتاً ہوتا ہے۔ اپنے اس دعویٰ کو مدلل کرتے ہوئے آپ ''المعجم الوسیط'' سے ایک عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''دیکھیے صورت کا معنیٰ شکل بتایا جو عام ہے پھر اس پر تمثال مجسم کو تخصیص بعد تعمیم کے طور پر معطوف کیا اور شکل بحکم عموم عکس کو بھی شامل۔ تو صورت عکس پر بھی صادق بلکہ عربی میں عکس وصورت کا فرق ہی نہیں۔ لہٰذا عربی میں عکس کو بھی صورت کہتے ہیں۔ اسی لیے کیمرے کے عکس کو بھی صورت کہا اور اردو میں بھی بکثرت عکس پر تصویر وصورت کا اطلاق ہوتا ہے۔ شاعر کہتا ہے:

پسینہ موت کا ماتھے پہ آیا آئینہ لاؤ
ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے

نیز کسی نے کہا:

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی''

(ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن،ص:۴۸)

حقیقة البریلویة المعروبه مرآة النجدیه: "أیها الناس ألم یأن لکم أن تعلموا أن الذی أذعنتم له أخبرتم عن البریلویة علیٰ زعمکم الابریاء هٰذا الخبر الذی لاعین له و لاأثر؟ فبهتم الأبریاء، و أنتم لاتشعرون هو اهل الضلال و هو قائم بالاضلال. قد شغفکم حباً و ملك لکم لباً. فلم

يمهلكم حتىٰ تتبينوا خبره، فقلتم و أنتم لا تدرون، و لئن دريتم ثم تليتم من تعلمون فقد جئتم بما لا يهون، فانا لله و انا اليه راجعون:

فان كنت لا تدري فتلك مصيبة

و أن كنت تدري فالمصيبة أعظم" (حقیقۃ البریلویہ، ص:۳۱)

ترجمہ: اے لوگو! کیا وقت قریب نہ آیا کہ تم جانو کہ بریلویت کے متعلق جس کا تم نے یقین کر کے لوگوں کو خبر دی وہ ایسی خبر ہے جس کی حقیقت ہے نہ کوئی نام ونشان ۔۔۔لھذا تم نے لوگوں کو حیران وششدر کر دیا، اور تمھیں اس بات کا علم نہیں کہ وہ گمراہ اور گمراہ گر ہیں ۔۔۔تم نے جلد بازی کی یہاں تک کہ اس کی خبر بیان کر دی ۔تو تم نے کہا حالاں کہ تمھیں علم نہیں اور اگر تم کھوج کرتے پھر جاننے والے کو پاس آتے تو ضرور غیر معمولی بات لاتے ۔

اگر تمہیں نہیں معلوم تو یہ ایک مصیبت ہے (لیکن) اگر تمہیں معلوم ہے تو یہ اور بڑی مصیبت ہے۔

چلتی ٹرین میں فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم: عمدۃ المحققین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ ناظم تعلیمات وسابق صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ بلا اعادہ چلتی ٹرین میں نماز کے جواز پر دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس سے زیادہ واضح اور متفق علیہ مسئلہ شتر بانوں کے قافلے کا ہے''۔ اس پر حضور تاج الشریعہ گرفت کرتے اور اسی ضمن میں ایک مصرع کا بھی استعمال کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اسے متفق علیہ تو کہا، یہ کیوں نہیں بتاتے کہ محلِ وفاق کیا ہے؟ وہ مطلق ہے یا مقید؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے''۔ (چلتی ٹرین، ص:۶۵)

تنقید وتعاقب

تعليقات الازهري على صحيح البخاري و على حواشي المحدث السهارنفوري: عبد الرسول، عبد النبی وغیرہ نام رکھنا درست ہے یا نہیں اس تعلق سے محشی بخاری، بخاری شریف کے ''کتاب العتق'' کے تحت ''باب کراہیۃ التطاول علی الرقیق وقولہ: عبدی أو امتی'' پر حاشیہ رقم کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "فعلى هذا لا ينبغي التسمية بنحو عبد

www.muftiakhtarrazakhan.com

الرسول و عبد النبی و نحو ذالك مما یضاف العبد الیٰ غیر الله تعالیٰ"۔ (۳۸۹)
یعنی: اس بنا پر عبد الرسول، عبد النبی وغیرہ اس طرح کے نام رکھنا صحیح نہیں جس میں "عبد" کی اضافت غیر اللہ کی طرف ہو۔ یہ عبارت عقائد اہل سنت سے کس قدر متصادم ہے، مخفی نہیں۔ محشی بخاری کی اس عبارت پر حضور تاج الشریعہ کی تنقید بھی اور تعاقب بھی ملاحظہ فرمائیں جس سے محشی کے فکری اعتقاد سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے آپ لکھتے ہیں: "أفصح المحشي عن توهبه هنا حيث منع التسمية بعبد الرسول و عبد النبي و كان الواجب عليه أن يجيب عن الآيات و الأحاديث التي ورد فيها"۔ (تعلیقات الازہر، ص: ۳۸۹) یعنی محشی نے یہاں اپنی وہابیت آشکار کر دی۔ کیوں کہ انہوں نے عبد الرسول اور عبد النبی نام رکھنے سے منع کیا حالاں کہ ان پر ضروری تھا کہ وہ اس سلسلے میں وارد آیات و احادیث کا جواب دیتے۔

آثار قیامت: مروجہ چین کی گھڑی کے استعمال کے جواز و عدم جواز میں مفتیان کرام و علماے عظام کا اختلاف ہے۔ حضور تاج الشریعہ عدم جواز کے قائل ہیں جس کے سبب آپ قائلین جواز پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بہت سارے امام، مولوی، اور مفتی بھی بے دریغ اس (مروجہ چین کی گھڑی) کو پہنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ قطعاً زینتِ ممنوعہ اور تحلیِ ناجائز ہے۔ اس کا جواز اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے کلمات سے بتایا جا رہا ہے حالاں کہ ان کے کلمات سے ہرگز اس کا جواز ثابت نہیں ہوتا"۔ (آثار قیامت، ص: ۶۷)

پھر اپنے دعویٰ پر کلمات اعلیٰ حضرت ہی سے چین کی گھڑی کے عدمِ جواز پر دلیل پیش کرنے کے بعد مزید لکھتے ہیں: "یہاں سے مجوزین کے قیاس کی حالت ظاہر ہو گئی۔ ہماری دانست میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ کے کلمات میں نہ تعارض ہے، نہ ان کے فتویٰ سے اس چیز یا اس زنجیر کا جواز نکلتا ہے۔

بالفرض اگر صورتِ تعارض ہو بھی تو رجوع ان تصریحات کی طرف لازم ہے کہ خود قوی اور شبہ سے صاف ہے، اور جس کلمہ سے اس کا خلاف متوہم ہو، اس کی تاویل لازم ہے اور اس طرح تطبیق دینا ضروری ہے"۔ (مصدرِ سابق، ص: ۷۰-۷۱)

ٹائی کا مسئلہ: ٹائی کے مجوزین دلیل میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث

www.muftiakhtarrazakhan.com

پاک پیش کرتے ہیں جس میں ہے کہ: ''کان ابن عباس یصلی فی البیعۃ الا بیعۃ فیھا تماثیل''۔ حضور تاج الشریعہ اس استدلال پر تنقید پھر اس کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس جگہ حدیثِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے استناد جس میں وارد ہوا۔۔۔

اصلاً مفید نہیں اور اس سے مفہومِ شعار میں وہ قید ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسی جگہ شعارِ مذہبی کا تحقق ہی محلِ منع میں ہے کہ کنیسہ میں باختیار و رغبت جانا منع ہے اور وہی کفار کا طریقہ اور ان کا شعار ہے، حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کنیسہ میں جانا باختیار نہ تھا بلکہ بحالتِ اضطرار واقع ہوا''۔ (ٹائی کا مسئلہ، ص:۲۱)

اپنے موقف پر دلائل پیش کرنے کے بعد بطور نتیجہ فرماتے ہیں: ''یہاں سے ظاہر ہوا کہ ''مشی الی الکنائس'' اسی وقت کفار کا شعار ہوگی جبکہ صاف انداز ''موافقت مع الکفار'' آشکار ہو اور یہ کہ مدار کفار کے افعالِ کفری میں موافقت پر ہے اور یہ باجماعِ مسلمین کفر ہے اور کفار کے ساتھ ان کے افعالِ کفری میں موافقت معاذ اللہ کتنی ہی عام ہو جائے باجماعِ مسلمین کفر ہی رہے گی اور یہ ہرگز نہ ٹھہرایا جائے گا کہ ان کا فلاں فعلِ کفری عام ہونے کی وجہ سے ان کا شعار نہ رہا ورنہ نقص اجماع لازم آئے گا جو باطل و حرام ہے''۔ (مصدرِ سابق، ص:۲۲۔۲۳)

ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن: حضور شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں کچھوچھوی دام ظلہ العالی نے حضور تاج الشریعہ کی طرف سے کیے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے خود حضور تاج الشریعہ پر سوال بھی قائم فرمایا۔ چناں چہ مدنی میاں صاحب رقم طراز ہیں: ''جن افعال میں لہو و لعب غالب رہے انہیں مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے گا۔ مگر وہ آلات جو بنیادی طور پر آلاتِ لہو و لعب سے نہ ہوں اور ان کا اچھا اور برا دونوں استعمال ممکن ہوں تو صرف اس لیے کہ ان کا برا استعمال ہوتا ہے یا ہوسکتا ہے، ان کے اچھے استعمال کو ممنوع نہیں قرار دیا جا سکتا۔۔۔ (چند سطر کے بعد مزید لکھتے ہیں) بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو و لعب مقصود ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو و لعب پر مشتمل ہو''۔ (ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، ص:۸۵)

علامہ مدنی میاں کے اس سوال پر تاج الشریعہ تنقیدانہ اور تعاقبانہ جواب دیتے ہوئے اپنے قلم کو یوں حرکت دیتے ہیں: ''جناب کے اس پورے جواب میں دو خط کشیدہ (جن افعال میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

۔۔۔قرار دیا جائے گا، جس کا بڑا حصہ۔۔۔ مشتمل ہو) جملے ہی ہمارے سوال نمبر ۲۴ کا ٹھیک ٹھیک جواب ہیں اور یہ دونوں جملے آنجناب کی طرف سے ٹی وی اور ویڈیو کی حرمت مطلقہ کا اقرار ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ ویڈیو اور ٹی وی کا اغلب استعمال لہو ولعب ہی کے لیے ہوتا ہے اور آپ نے اقرار فرمایا کہ جن افعال میں لہو ولعب غالب ہو انہیں مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے گا اور آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ المرء یوخذ باقرارہ۔ تو جناب ہی کے اقرار سے ٹی وی کی حرمتِ مطلقہ کا حکم ہو گیا اور حکم جواز جو جناب نے اس فتویٰ میں دیا خود رخصت ہو گیا۔۔۔آپ نے پھر اقرار فرمایا کہ بس اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہر وہ کام حرام ہے جس میں صرف لہو ولعب مقصود ہو یا جس کا بڑا حصہ لہو ولعب پر مشتمل ہو اور اس سے کسی کو انکار کی مجال نہیں کہ ویڈیو اور ٹی وی کا بڑے سے بڑا استعمال صرف لہو ولعب کے لیے ہوتا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ ویڈیو اور ٹی وی میں صورت ہے کہ نہیں، ان کی حرمت کے لیے آپ ہی کے قلم سے نکلے ہوئے یہ دو جملے ہی کافی تھے جنہیں لکھ کر آپ نے اپنے فتویٰ کا خود رد کر دیا''۔ (مصدرِ سابق ۸۵۔۸۶)

تحقیق أن ابا ابراھیم ''تارح'' لا ''آزر'': استاذ احمد شاکر نے دعویٰ بلا دلیل کے مصداق ایک جگہ قول کیا: ''أما ما نسب الیٰ مجاھد أن آزر اسم صنم۔۔۔ فغیر صحیح ۔۔۔ الخ''، یعنی جس روایت کی نسبت امام مجاہد کی طرف کی جاتی ہے کہ آزر بت کا نام ہے، وہ ضعیف ہے۔ استاذ شاکر کے اس دعویٰ پر تنقید کرتے ہوئے تاج الشریعہ نے فرمایا: ''لا ینھض حجۃ لدفع الوجہ المذکور ولا دلیلا لتکذیب من أثر عن مجاھد القول المذبور''۔

(تحقیق أن أبا ابراہیم ''تارح'' لا ''آزر''، ص:۷۵)

یعنی: اس وجہ مذکور کے رد میں نہ کوئی حجت قائم اور نہ امام مجاہد سے منقول والی اثر کی تکذیب پر کوئی دلیل۔ پھر اس ''غیر صحیح'' سے ''غیر'' کو غیر محل میں ہونا قرار دیتے ہوئے مختلف اسناد سے امام مجاہد کے چار اثر نقل فرمائے اور پھر استاذ شاکر کے قول کی قلعی کھلتے ہوئے تحریر فرمائی: ''و بھذا یعلم أن الاسناد متعاضد، تقوی بعضہ ببعض و المتن ثابت فسقط قول الأستاذ أحمد محمد شاکر''۔ (تحقیق أن أبا ابراہیم ''تارح'' لا ''آزر''، ص:۷۶) یعنی اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسناد ایک دوسرے کی ممد و معاون ہوتی ہیں کہ ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں اور متن ثابت ہے اس لیے استاذ احمد شاکر کی بات ساقط و باطل ہوگئی"۔ (تحقیق ابا ابراہیم، ص: ۷۶)

حقیقة البریلویة المعروف به مرآة النجدیه : قاضی عطیہ محمد سالم نے غیر اللہ سے توسل و استعانت کو بدعت و شرک قرار دیا تھا جس کے جواب میں حضور تاج الشریعہ نے قاضی صاحب کی خوب خبر لی اور انہیں اپنے گھر کا راستہ بھی دکھایا۔ چناں چہ تاج الشریعہ کے ذرا اس تیور کو ملاحظہ کریں جس میں تنقید بھی ہے تعاقب بھی اور تنز و تعریض بھی۔ آپ لکھتے ہیں: "فان قلتم نستغيث بالاحياء الحاضرين و أنتم تستغيث بالأموات و الغائبين، قلنا لكم : هل عندكم من الله برهان على أن الأحياء شركاء الله من دون الاموات؟ فان قلتم :لا، قلنا :فكيف ساغ عندكم سؤالهم و الاستعانة بهم و هو عندكم شرك؟ أ يجوز عندكم الشرك بالأحياء دون الأموات؟ و أى دليل من الشرع على جواز الشرك بالأحياء دون الميتين؟ فان قلتم : سؤال الحى و الاستعانة به ليس شركاً اذا لم يعتقد الحى مستقلاً بالنفع و الضرر دون الله، بل اعتقد أن الله هو النافع و الضار، وهو مالك الأمر كله وانما هذا الحى وسيلة للعون، قلنا : كذلك سؤال الميت و الاستعانة به بهذه الشريطة ليس شركاً"۔ (حقیقۃ البریلویہ ۱۳۴)

یعنی اگر تم کہو: ہم حاضر زندوں سے مدد مانگتے ہیں اور تم مردوں اور غائبین سے مدد چاہتے ہو۔ تو میں کہوں گا: کیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی دلیل ہے کہ زندے اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں مردے نہیں؟ اگر تم کہو: نہیں، تو ہم کہیں گے: تمہارے لیے کیوں کر جائز ہوگیا کہ تم زندوں سے سوال کرو، مدد طلب کرو جبکہ یہ بھی تمہارے مذہب میں شرک ہے؟ کیا تمہارے مذہب میں زندوں کے ساتھ شرک جائز اور مردوں کے ساتھ نا جائز ہے۔ شریعتِ مطہرہ کی طرف سے تمہارے پاس کون سی دلیل ہے کہ زندوں کے ساتھ شرک جائز اور مردوں کے ساتھ نا جائز ہے۔ اب اگر تم کہو: زندے سے مانگنا اور مدد طلب کرنا شرک نہیں ہے جبکہ اس کے مستقلاً نفع و نقصان پہنچانے کا اعتقاد نہ رکھے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہی نفع و نقصان کا مالک اور تمام معاملات کا

مالک ہے اور یہ زندہ شخص مدد کا ذریعہ اور سبب ہے۔ (اس پر) ہم کہیں گے: اسی طرح ان شرطوں کے ساتھ مردے سے سوال اور استغاثہ بھی شرک نہیں ہے۔

چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم: عمدۃ المحققین علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ نے چلتی ٹرین میں بلا اعادہ نمازوں کی ادائیگی کو شتربانوں والی سے واضح کرتے ہوئے فرمایا: ''اس سے زیادہ واضح اور متفق علیہ مسئلہ شتربانوں کے قافلے کا ہے''۔ مصباحی صاحب کے اس قول پر تنقید کرتے ہوئے علامہ ازہری میاں فرماتے ہیں: مصباحی صاحب نے چمک کر یہ دعویٰ تو کر دیا کہ ''اس سے زیادہ واضح اور متفق علیہ مسئلہ شتربانوں کے قافلے کا ہے''، اس سے اگر آپ کا مقصود یہ ہے کہ شتربانوں کا مسئلہ چلتی ٹرین کی نظیر ہے، اس لحاظ سے کہ ٹرین اور اونٹوں کا قافلہ دونوں چلتی سواریاں ہیں مگر اتنی بات ہرگز کافی نہیں جب تک کہ دونوں کا ایک حکم ہونا ثابت نہ ہولے۔ اس جگہ مصباحی صاحب کو کتبِ معتمدہ سے یہ دکھانا تھا کہ دونوں کا حکم ایک ہے، کیوں نہ دکھایا؟ اس کے بجائے زبانی دعوے پر کس لیے اکتفا کیا؟ مزید یہ کہ اسے متفق علیہ تو کہا، یہ کیوں نہیں بتاتے کہ محلِ وفاق کیا؟''۔ (چلتی ٹرین، ص: ۶۴۔۶۵)

پُرزور طرزِ استدلال اور دلائل وبراہین کی کثرت

خانوادۂ رضویہ کا یہ ایک اہم وصف ہے کہ جس مسئلے پر گفتگو ہو اس پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں اور اپنے موقف کے ثبوت میں اندازِ استدلال مضبوط و مستحکم اختیار کرتے ہیں ساتھ ہی دلائل و براہین کی کثرت بھی موجود ہوتی ہے جس سے مخاطب اور قاری دونوں کو موقف تسلیم کرنے میں پس و پیش کا سامنا نہیں ہوتی نیز دلائل کی کثرت کے سبب خود کو ایک جہانِ علم میں سیاحت کرتے ہوئے نظر آتا ہے اور علمی استحضار سے بھی واقف ہوجاتا ہے۔ ملاحظہ کریں تاج الشریعہ کے کتب سے آپ کا یہ موروثی اسلوب تحریر۔

تعلیقات الازھری علیٰ صحیح البخاری و علیٰ حواشی المحدث السھارنفوری: قبر کے گرد چبوترہ یا کوئی مکان بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلے میں حضور تاج الشریعہ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحقیق کی روشنی میں کافی طویل بحث فرمائی ہے اور مزارات وقبور پر قبوں اور اس کی گرد چہار دیواری کی تعمیر پر بھی خوب روشنی ڈالی ہے۔ چناں چہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ فرماتے ہیں: "أما بناء مكان عند القبر أو حول القبر فكما أن المنع من الصلوٰة على القبر لا يشمل المنع عن الصلوٰة بجنب القبر كذالك البناء حول القبر بمعزل عن النهي"۔ (تعلیقات الازہری،ص:۲۰۸۔۲۰۹)

یعنی قبر کے پاس یا قبر کے گرد مکان بنانا تو جس طرح صلوٰۃ علی القبر کی ممانعت بجنب القبر کو شامل نہیں اسی طرح گرد قبر مکان بنانا نہی (علی القبر) سے بری ہے۔اس کے بعد آپ نے امام فقیہ النفس فخر الملۃ والدین اوزجندی کی کتاب ''خانیہ''،امام طاہرین بن عبدلرشید بخاری کی ''خلاصہ''،مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح،مجمع بحار الانوار، بخاری شریف، ارشاد الساری، جذب القلوب،مطالب المؤمنین، نور الایمان،مراقی الفلاح وغیرہ متعدد کتب کی عبارتوں سے دلائل کے انبار لگا دیئے۔کتاب کا مطالعہ کر کے اس سے شاد کام ہونے کا شرف حاصل کیا جا سکتا ہے، یہاں گنجائش نہیں۔

آثار قیامت: اس کتاب میں ''جب غیر اللہ کی قسم کھائی جائے'' کے تحت حضور تاج الشریعہ نے غیر اللہ کی قسم کھانا شرعاً ممنوع ہونے اور غیر اللہ کی قسم کو قسمِ شرعی سمجھ کر قسم کھانے والے کے تعلق سے احکام شرعیہ بیان کرتے ہوئے اپنے موقف کا اظہار فرمایا ساتھ ہی، فیض القدیر، طبرانی،مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، اشعۃ اللمعات،مشکوٰۃ المصابیح، جامع الصغیر، ردالمحتار کے اقتباسات علاوہ ازیں مزید مختلف احادیث سے مدلل ومبرہن فرمایا۔تفصیل کے لیے آثار قیامت صفحہ:۵۷ تا ۸۹ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

ٹائی کا مسئلہ: ٹائی حرام اشد حرام ہے،اس کے بارے میں بہت سے علماء نے فتوی، کتب اور رسائل لکھے ہیں انہیں علما میں سے ایک اہم اور معتبر نام حضور تاج الشریعہ کا ہے جنہوں نے اسے حرام اشد حرام فرمایا اور اس کی حرمت پر ایک الگ ہی زاویہ سے دلیل پیش فرمائی۔ چناں چہ آپ لکھتے ہیں: ''ہم بعونہ تعالیٰ اس فتویٰ مبارکہ کی تائید میں بنائے کار اس امر پر رکھیں گے جو سب کے نزدیک مسلم ہے اور وہ ہے کراس (cross) جسے مسلم وغیر مسلم سب بالاتفاق عیسائیوں کا نشان جانتے ہیں، اس کراس کا اطلاق جس طرح اس معروف نشان پر ہوتا ہے اسی طرح وہ تختہ جس پر بقول نصاریٰ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ پھانسی دی گئی بھی کراس کا مصداق ہے''۔(ٹائی

www.muftiakhtarrazakhan.com

کا مسئلہ،ص:۱۰۔۱۱)

پھر اپنے دعوے پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''انگریزی کی متداول لغت'' Advanced Twentieth Century Practical Dictonary''میں''cross'' کے تحت ہے:

سولی،صلیب، Stake with a transverse bar used for crucifixion چلیپا the Cross, wooden structure on which according to christion religious belife, jesus was crucified" (ٹائی کا مسئلہ،ص:۱۱)

مزید اپنے دعوے کو مبرہن کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''جو چیز اس کراس کی شکل پر ہو وہ بھی کراس کا مصداق ہے، چناں چہ اسی ڈکشنری میں اسی جگہ پر ہے:

Anything shaped like + or x (ٹائی کا مسئلہ،ص:۱۱)

اور پھر ٹائی کے تعلق سے اس تحقیق کے بعد کہ ٹائی مکمل ''کراس'' کی نشان ہے، ٹائی کے بارے میں اپنا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بالجملہ ٹائی مکمل ''کراس'' مع شئے زائد ہے کہ اس میں پھانسی کا پھندا بھی ہے اسی پر بوٹائی (Bowti) کو قیاس کر لیجیے، اس کے گلے میں بندھنے سے بھی کراس کی شکل بنتی ہے۔۔۔اور کراس اور شبیہ کراس عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے تو ٹائی کو ''کراس'' مانو ''شبیہ کراس'' مانو بہر صورت وہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے اور جو چیز کافروں کا مذہبی شعار ہو وہ ہرگز روا نہ ہوگی اگر چہ معاذ اللہ کیسی ہی عام ہو جائے''۔(ٹائی کا مسئلہ،ص:۱۲)

ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن: ٹی وی اور ویڈیو کی حرمت کے قائلین اس کی حرمت پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس میں نشر ہونے اور دیکھی جانے والی اشیاء کے تصویر ہے اور تصویر کی حرمت احادیث اور اقوال ائمہ سے ثابت ہے۔ حضور تاج الشریعہ نے ٹی وی کی حرمت کی علت جہاں اس میں نشر ہونے والی چیزوں کا تصویر ہونا بتایا وہیں ایک دوسری وجہ بھی اس کی حرمت کی بیان فرمائیں اور پھر اس وجہ کو مدلل و مبرہن کرتے ہوئے ایک دو نہیں کئی کئی دلیلیں ذکر فرمائیں۔ چناں چہ آپ

www.muftiakhtarrazakhan.com

دوسری وجہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''قطعِ نظر اس کے کہ اس میں فوٹو ہوتا ہے یا نہیں یہی ایک وجہ کہ ٹی وی کا استعمال لہو ولعب کے لیے ہوتا ہے اس کے ناجائز ہونے کے لیے وجہ کافی ہے اور علمائے کرام کا یہ دابِ مستمر ہے کہ غلبہ فساد ولہو ولعب کے وقت مطلقاً ممانعت فرماتے ہیں اور شرعِ مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ اغلب کا اعتبار فرماتی ہے اور حکم باعتبارِ اغلب ہی ہوتا ہے اور نادر ساقط الاعتبار ہوتا ہے''۔(ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، ص:۱۲۲)

اور پھر اس دعویٰ پر کہ ''علمائے کرام کا یہ دابِ مستمر ہے کہ غلبہ فساد ولہو ولعب کے وقت مطلقاً ممانعت فرماتے ہیں اور شرعِ مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ اغلب کا اعتبار فرماتی ہے اور حکم باعتبارِ اغلب ہی ہوتا ہے اور نادر ساقط الاعتبار ہوتا ہے'' کو متعدد دلیلوں سے ثابت فرمایا۔ چناں چہ آپ فرماتے ہیں: ''فقہا فرماتے ہیں: لا عبرۃ بالنادر۔ ردالمحتار میں ہے: ''قالوا: الفتویٰ فی زمننا بقول محمد لغلبۃ الفساد'' اسی میں ہے ''لما کان الغالب فی ھٰذہ الأزمنۃ قصد اللھو لا التقویٰ علیٰ لطاعۃ منعوا من ذالک اصلاً''۔(ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، ص:۱۲۲) مزید دلیل پیش کرتے ہوئے ''ردالمحتار'' ہی سے تین، ''درمختار'' سے بھی تین ''فتاویٰ عالمگیری'' سے بھی تین اور ''طحطاوی علی الدر'' سے ایک عبارت نقل فرمائی۔ اور اس تعلق سے مزید تفصیل کے لیے سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے رسالہ مبارکہ ''ھادی الناس فی رسوم الاعراس'' کے مطالعہ کی دعوت سے بھی نوازا۔

تحقیق أن أبا ابراھیم ''تارح'' لا ''آزر'': استاذ شاکر نے اس قول حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارح'' یا ''تارخ'' ہے کے تعلق سے کہا کہ یہ قول غلط ہے اور اس قول پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ استاذ شاکر کے اس دعویٰ کی تردید اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارح'' یا ''تارخ'' ہے کو ثابت کرتے ہوئے آپ نے اولاً قرآن کریم کی درج ذیل تین آیات پیش کیں۔

(۱) وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ (ترجمہ: اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے

تنکا توڑ دیا)

(۲) رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ۔ (ترجمہ: اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں)

(۳) رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ۔ (ترجمہ: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا)

پھر ان آیات کی روشنی میں تین سوالات قائم فرمائے جو یہ ہیں:

"الاول: متیٰ وقع استغفار ابراهیم لأبیه؟

الثانی: و متیٰ تبین له أنه عدو الله؟

الثالث: متیٰ هاجر سیدنا ابراهیم علیه الصلوٰة و السلام الیٰ مکة؟ متیٰ تبرأ من أبیه؟ أ بعد القائه فی النار و بعد هلاك أبیه تبرأ ثم هاجر الیٰ مکة؟ (تحقیق أن أبا ابراہیم "تارح" لا "آزر" ص: ۷۲-۷۱)

اس کے بعد نہایت محققانہ انداز میں تفصیل کے ساتھ ان سوالات پر بحث فرمائی، قرآن کریم کی روشنی میں حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے پہلوؤں کو بیان فرمایا، تاریخ کے اوراق سے حران، شام اور مکہ کی طرف آپ کی ہجرت کی وضاحت فرمائی اور اسی کے ضمن میں آپ علیہ السلام کے والد اور چچا کے زمانۂ وفات کی بھی تعیین فرمائی اور پھر ان تفصیلات سے ماخوذ ہونے والے آٹھ علمی نکات بیان فرمائے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام "تارح" ہے "آزر" نہیں۔ تفصیل کے لیے کتاب "تحقیق ابا ابراہیم تارح لا آزر" کی طرف رجوع کیا جائے، یہاں اس کا ذکر طوالت کا سبب ہوگا۔

حقیقة البریلویة المعروف به مرآة النجدیه: "البریلویہ" کے مقدمہ نگار قاضی عطیہ نے ابن عبدالوہاب اجماع کی تعریف کا پل باندھتے ہوئے لکھ مارا کہ ابن عبدالوہاب کتاب وسنت کے داعی تھے۔ اس کی تردید میں تاج الشریعہ رقم طراز ہیں کہ وہ کیوں کر کتاب وسنت کا داعی ہوسکتا ہے جبکہ وہ اجماع اور قیاس کا منکر تھا۔ اس کے بعد آپ نے اجماع کی حجیت ثابت کرتے ہوئے نہ صرف علما و مفسرین کے اقوال سے استدلال فرمایا بلکہ احادیث اور قرآن کریم سے بھی اس

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی حجیت واضح فرمائی۔ فرماتے ہیں: "ھٰذا القرآن اول دلیل علیٰ حجیۃ الاجماع و لزوم عمل بہ و أنہ لایجوز مخالفتہ قال عز وجل من قائل: "وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

قال الامام حجۃ الاسلام احمد بن علی الجصاص الرازی المتوفی ۳۷۰ھ فی "احکام القرآن": وفی ھٰذہ الآیۃ دلالۃ علیٰ صحۃ اجماع الأمۃ"۔ (حقیقۃ البریلویہ ۱۲۳)

یعنی قرآن کریم اجماع کی حجیت اور اس پر عمل کے لزوم پر پہلی دلیل ہے اور یہ اس کی مخالفت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

حجۃ الاسلام امام احمد بن علی جصاص رازی نے ''احکام القرآن'' میں فرمایا: اس آیت میں اجماعِ امت کی حجیت کی دلیل ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے اجماع کے حجیت ہونے پر مزید کچھ اور آیتیں پیش فرمائیں اور امام جصاص کی ''احکام القرآن'' سے اس کی تفسیر نیز ''انوار التنزیل واسرار التاویل، تفسیر النسفی، لباب التاویل للخازن، تفسیر ابی السعود اور التفسیر الکبیر'' سے بھی اجماع کی حجیت کو ثابت فرمایا۔

چلتی ٹرین میں فرض و واجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم: محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ نے چلتی ٹرین پر نماز بلا اعادہ کے جواز پر حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ کے تحریر کردہ "التعلیق المجلیٰ لما فی منیۃ المصلیٰ" سے ایک طویل اقتباس نقل فرمایا ہے اور ''احوط و اشبہ'' کے مفہوم و مطلوب پر بڑے اچھے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اسی ''احوط و اشبہ'' پر بحث کرتے ہوئے حضور تاج الشریعہ نے مفتی صاحب قبلہ کی توضیح کی تردید فرمائی ہے۔ چناں چہ پہلے آپ نے حضرت محدث سورتی کا وہ مکمل حاشیہ نقل فرمایا جسے مفتی صاحب نے اپنی میں میں پیش فرمایا۔ پھر ''احوط'' کے بارے میں بحث فرمائی کہ یہ الفاظ فتویٰ سے ہے اور اس کا مرتبہ استحباب میں ہونا محتاج بیان ہے۔ اس کے بعد بہترین طرز استدلال کے ساتھ ''فتاویٰ خیریہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے ایک طویل پیراگراف، ردالمحتار سے تین جگہوں کی عبارتیں، درمختار سے ایک، فتح القدیر سے ایک اور التعلیق المجلیٰ سے بھی ایک اقتباس پیش فرما کر اپنے اس ایک موقف کو کثیر دلائل سے مزین فرمایا۔ تفصیل کے لیے آپ کی مذکورہ کتاب کے مطالعہ کی درخواست ہے۔

مراجعتِ کتبِ متداولہ

حضور تاج الشریعہ کا ایک اسلوب ''کتب متداولہ کی طرف مراجعت'' بھی ہے اور یہ اسلوب تو لازمی ہے کیوں کہ آپ اپنے موقف کی تائید میں دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا اسلوب ''پرزور طرزِ استدلال اور دلائل کثرت'' میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب دلائل کی کثرت ہوگی تو زیادہ سے زیادہ کتب کی طرف رجوع بھی ہوگا۔ اب ذیل میں حضور تاج الشریعہ کے کتب اور مراجعتِ کتب کثیرہ کی جھلک ملاحظہ فرمائیں جس سے آپ کی وسعتِ نظر، وسعتِ مطالعہ اور استحضار علمی ہویدا ہے۔

تعلیقات الازہری علیٰ صحیح البخاری و علیٰ حواشی المحدث السہارنفوری: یہ کتاب حضور تاج الشریعہ کا ایک عظیم کارنامہ ہے جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ اس عظیم شاہکار کے لیے آپ نے ۱۶۳ کتب کی طرف رجوع فرمایا جن میں سے چند ایک کے اسماء ملاحظہ فرمائیں: (۱) القرآن الکریم (۲) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (۳) ارشاد الساری شرح صحیح البخاری (۴) شرح الزرقانی علیٰ موطأ الامام مالک (۵) مجمع بحار الانوار (۶) المستدرک علی الصحیحین (۷) الاتقان فی علوم القرآن (۸) الأشباہ والنظائر (۹) فتح المعین علیٰ شرح الکنز (۱۰) ردالمحتار (۱۱) لمعات التنقیح شرح المشکاۃ المصابیح (۱۲) درمختار (۱۳) فتاویٰ خیریہ (۱۴) شرح معانی الآثار (۱۵) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (۱۶) المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (۱۷) الفتاویٰ الحدیثیہ (۱۸) أحکام القرآن (۱۹) الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (۲۰) اشعۃ اللمعات شرح مشکاۃ (۲۱) صحیح البخاری (۲۲) مصنف عبدالرزاق (۲۳) سیر اعلام النبلاء (۲۴) انوار التنزیل واسرار التاویل (۲۵) مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر (۲۶) تنقیۃ الایمان المعروف المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند (۲۷) فتاویٰ رضویہ (۲۸) سنن ابوداؤد (۲۹) سنن نسائی (۳۰) سنن ترمذی (۳۱) سنن ابن ماجہ (۳۲) صحیح مسلم (۳۳) جامع العلوم والحکم (۳۴) کنز العمال

www.muftiakhtarrazakhan.com

2 (۳۵) طبقات الشافعیۃ الکبریٰ وغیرہ۔

ٹائی کا مسئلہ: اس کتاب کی تصنیف میں جن کتابوں کی طرف مراجعت کی گئی ہیں ان کے اسما یہ ہیں: (۱) قرآن کریم (۲) بیضاوی شریف (۳) صحیح البخاری (۴) مسند احمد ابن حنبل (۵) عینی (۶) اختیار شرح مختار (۷) زواجر (۸) شرح درود (۹) ہدایہ (۱۰) حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ (۱۱) فتاویٰ ہندیہ معروف بہ فتاویٰ عالمگیری (۱۲) محیط (۱۳) Advanced Practical Dictonary (۱۴) Twentieth Century گرولیئر اکیڈمک انسائیکلوپیڈیا (۱۵) فتاویٰ رضویہ (۱۶) فتاویٰ مصطفویہ (ٹائی کا مسئلہ)

(۲) **آثارِ قیامت:** آثارِ قیامت کی توضیح وتشریح میں حضور تاج الشریعہ نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے ان کی تعداد تقریباً کتیس ہے جن کے نام یہ ہیں: (۱) قرآن کریم (۲) تفسیر درمنثور (۳) تفسیر کبیر (۴) حاشیہ صاوی (۵) احکام القرآن (۶) الاتقان فی علوم القرآن (۷) اللآئی المصنوعہ (۸) صحیح بخاری (۹) صحیح مسلم (۱۰) جامع الترمذی (۱۱) سنن ابوداؤد (۱۲) سنن ابن ماجہ (۱۳) مشکوٰۃ المصابیح (۱۴) کنز العمال (۱۵) مستدرک للحاکم (۱۶) مجمع الزوائد (۱۷) مسند امام احمد (۱۸) الترغیب والترہیب (۱۹) مجمع البحار (۲۰) طبرانی (۲۱) تیسیر شرح جامع صغیر (۲۲) فیض القدیر شرح جامع صغیر (۲۳) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ (۲۴) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (۲۵) ردالمحتار (۲۶) درمختار (۲۷) فتاویٰ رضویہ (۲۸) الطیب الوجیز (۲۹) بہار شریعت (۳۰) نزہۃ المجالس (۳۱) تفسیر خازن (۳۲) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔

ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن: اس کتاب میں حضور تاج الشریعہ نے جن کتابوں کے حوالے پیش کیے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) قرآن کریم (۲) ردالمحتار (۳) المعجم الوسیط (۴) تبیین شرح الکنز (۵) مواقف (۶) الکشف الشافیا (۷) صحیح البخاری (۸) تفسیر بیضاوی (۹) الاشباہ والنظائر (۱۰) عطایا القدیر فی حکم التصویر (۱۱) جدالممتار (۱۲) تفسیر خازن (۱۳) در مختار (۱۴) فتاویٰ عالمگیری (۱۵) جامع الترمذی (۱۶) الملفوظ۔

تحقیق أن أبا ابراھیم ”تارح“ لا ”آزر“: اس کتاب کے مطالعہ کے دوران راقم نے اس کتاب یا اس کے حاشیہ میں جن جن کتابوں کے نام ملاحظہ کیے ان میں سے کچھ کے نام یہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں: (۱) القرآن الکریم (۲) الحاوی للفتاوی (۳) قصص الانبیاء (۴) تفسیر کبیر (۵) صحیح بخاری (۶) جامع الترمذی (۷) فتح الباری (۸) تفسیر طبری (۹) الھاد الکاف فی حکم الضعاف (۱۰) مرقاۃ شرح مشکاۃ (۱۱) موضوعات کبیر (۱۲) فتح القدیر (۱۳) میزان الشریعۃ الکبریٰ (۱۴) سنن کبریٰ (۱۵) التعقیبات (۱۶) مقدمہ ابن صلاح (۱۷) المقدمۃ الجرجانیہ (۱۸) التقریب للنووی (۱۹) تدریب الراوی (۲۰) البحر المحیط (۲۱) روح البیان (۲۲) تفسیر سمرقندی (۲۳) روح المعانی (۲۴) حاشیہ جمل وغیرہ۔

حقیقۃ البریلویۃ المعروف بہ مرآۃ النجدیہ: اس گراں قدر کتاب کی تصنیف میں آپ نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے اس کی تعداد تقریباً ۸۰ ہے۔ ان میں سے چند اہم اسمایہ ہیں: (۱) القرآن الکریم (۲) صحیح البخاری (۳) صحیح مسلم (۴) جامع الترمذی (۵) سنن نسائی (۶) سنن ابوداؤد (۷) سنن ابن ماجہ (۸) القادیانیہ (قادیانیوں کے تعلق سے اعلیٰ حضرت کے رسائل کا مجموعہ) (۹) الکلمۃ الفیصل (۱۰) ازالۃ الاوہام (۱۱) البریلویہ (۱۲) فتاویٰ رشیدیہ (۱۳) براہین قاطعہ (۱۴) دعوت فکر (۱۵) اقبال اور علماء پاکستان و ہند (۱۶) الدُرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ (۱۷) الصواعق الالٰہیہ فی الرد علی الوہابیہ (۱۸) المعجم الاوسط (۱۹) الموہر المنظم (۲۰) التاریخ الکبیر (۲۱) اتحاف السادۃ (۲۲) المصنف فی الاحادیث والآثار (۲۳) الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرہ (۲۴) المقالات السنیہ فی کشف ضلالات احمد ابن تیمیہ (۲۵) الشہاب الثاقب (۲۶) بہجۃ الاسرار (۲۷) تتمہ حقیقۃ الوحی (۲۸) لباب التاویل فی معانی التنزیل (۲۹) نوادر الصول (۳۰) نزہۃ الخواطر (۳۱) نسیم الاریاض (۳۲) حدیقۃ العارفین (۳۳) لسان المیزان (۳۴) البحر الرائق (۳۵) مدارج النبوۃ وغیرہ۔

چلتی ٹرین میں فرض و واجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم: اس کتاب میں حضور تاج الشریعہ نے جن کتابوں سے استفادہ فرمایا ہے ان میں سے چند کے اسما کچھ یوں ہیں: (۱) فتاویٰ رضویہ (۲) فتاویٰ خیریہ (۳) التعلیق المجلیٰ لما فی منیۃ المصلی (۴) رد المحتار (۵) درمختار (۶) فتح القدیر (۷) البحر الرائق (۸) جد الممتار (۹) نور الانوار (۱۰) ماہ نامہ اشرفیہ جولائی ۲۰۱۳ء (۱۱) خطبۂ صدارت باضافۂ جدید وغیرہ۔

کتبِ اعلیٰ حضرت سے استفادہ کا التزام

حضور تاج الشریعہ کے اسالیب میں جو اسلوب آپ کی تمام کتابوں میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے خانوادے کو بزرگوں خصوصیت کے ساتھ اپنے جد امجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی کتابوں سے ضرور استفادہ فرماتے ہیں اور ان کی عبارتوں کو اپنی تصنیف و تالیف اور کتب و رسائل میں ضرور بطور دلیل و حوالہ پیش فرماتے ہیں۔ اب ذیل میں تاج الشریعہ کی کتابوں میں جلوہ افروز اقتباسات و عبارات اعلیٰ حضرت نقل کیے جاتے ہیں تا کہ آپ کا یہ اسلوب بھی منظر عام پر آئے اور اعلیٰ حضرت کے کلمات سے آنکھ و دل کو ٹھنڈک پہنچے۔

(۱) تعلیقات الازہری علیٰ صحیح البخاری و علیٰ حواشی المحدث السہارنفوری: "قال جدنا الامام احمد رضا... و ھذا أحد معانی قولہ ﷺ: "أنا صاحب شفاعتھم" و المعنی الآخر الألطف الأشرف أن لا شفاعۃ لأحد بلا واسطۃ عند ذی العرش جل جلالہ الا للقرآن العظیم و لھذا الحبیب المرتجی الکریم ﷺ۔ (تعلیقات الازہری، ص: ۱۳۲)

آثار قیامت: حضور تاج الشریعہ اپنی اس کتاب میں ایک مقام پر اپنے جد امجد کی عبارت یوں نقل فرماتے ہیں: ''امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: ''والدین کے ساتھ نیکی صرف یہی نہیں کہ ان کے حکم کی پابندی کی جائے اور ان کی مخالفت نہ کی جائے بلکہ ان کے ساتھ نیکی یہ بھی ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کرے جوان کو ناپسند ہو اگر چہ اس کے لیے خاص طور پر ان کا کوئی حکم نہ ہو۔ اس لیے کہ ان کی ''فرماں برداری'' اور ان کو ''خوش رکھنا'' دونوں واجب ہیں اور نافرمانی اور ناراض کرنا حرام ہے''۔ (آثار قیامت، ص: ۴۱۔۴۲)

ٹائی کا مسئلہ: شعار کفار کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ نے ''ٹائی کا مسئلہ'' میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا: ''آخر میں سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ سے چند کلمات تبرکاً پیش ہیں ـ ـ ـ الجواب: جوبات کفار یا بد مذہبان اشرار یا فساق فجار کا ہو بغیر کسی حاجت صحیحہ کے برغبت نفس اس کا اختیار مطلقاً ممنوع و ناجائز و گناہ ہے اگر چہ وہ ایک ہی چیز ہو کہ اس سے وجہ خاص میں ضرور ان سے تشبہ ہوگا، اسی قدر منع کو کافی اگر چہ دیگر وجوہ سے تشبہ نہ ہو''۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

(ٹائی کا مسئلہ، ص:۱۴)

ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن: اس کتاب میں آپ نے اعلیٰ حضرت کے قول کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اب آخر میں ''الملفوظ'' کی عبارت سنتے چلیں جس سے ظاہر ہو کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے غلبہ لہو ولعب کا لحاظ بھی فرمایا ہے۔۔۔'' (الملفوظ کی عبارت) گانے میں اصل کا حکم ہے، اگر اصل جائز یہ بھی جائز اگر اصل حرام یہ بھی حرام مثلاً عورت وامرد کی آواز نہ ہو مزامیر (یعنی ساز، ڈھول وغیرہ) کی آواز نہ ہو اشعار خلافِ شرع نہ ہوں تو جائز ہے ورنہ نہیں اور قرآن عظیم کا سننا تو جد (یعنی بے خودی کی کیفیت) ہے کہ عبادت ہے اور گراموفون سے سننا لہو ہے کہ وہ موضوع ہی اسی لیے ہے اگرچہ کوئی نیت لہو نہ کرے مگر اصل وضع (یعنی بناوٹ) کی تبدیل کوئی نہیں کرسکتا''۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، دعوت اسلامی، ص:۴۱۸)

تحقيق أن ابا ابراهيم "تارح" لا "آزر": اپنی مذکورہ کتاب میں اپنے موقف پر بطور دلیل اعلیٰ حضرت کے رسالہ ''الهاد الكاف فى حكم الضعاف'' کی عبارت ان لفظوں میں بیان فرمائی: ''قال: الامام الهمام سيدى و جدى الشيخ احمد رضا فى رسالته الفذة "الهاد الكاف فى حكم الضعاف" : "الحديث اذا روى بطرق عدة و كانت كلها ضعيفة۔۔۔ فالضعيف لاجتماعه بالضيف يتقوى''۔ (تحقیق أن ابا ابراهیم ''تارح'' لا ''آزر''۷۷)

حقيقة البريلوية المعروف به مرآة النجديه: اس مایہ ناز کتاب میں فرقہ وہابیہ کے بارے لکھتے ہوئے اعلیٰ حضرت اور عبارت اعلیٰ حضرت یوں ذکر کرتے ہیں: ''قال الشيخ فى التصنيفه المذكورة اللطيف المفيد المبارك يذكرهم: "منهم الوهابية الشيطانية و هم كالفرقة الشيطانية من الروافض''۔ (حقیقۃ البریلویہ، ص:۳۸)

چلتی ٹرین میں فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم: حضور تاج الشریعہ نے اس کتاب میں اپنے جد امجد کے فتویٰ سے استفادہ کرتے ہوئے بایں الفاظ نقل فرمایا: ''اب ہم فتاویٰ رضویہ سے مسئلہ دائرہ کے متعلق ایک فتویٰ مع سوال جواب نقل کریں۔۔۔ (سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں) الجواب: فرض اور واجب جیسے عتر و نذر اور ملحق بہ یعنی سنت فجر چلتی ریل میں نہیں ہوسکتے اگر ریل نہ ٹھہرے اور وقت نکلتا دیکھے پڑھ لے پھر اعادہ کرے تحقیق یہ ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہ۔۔۔جب تک استقرار زمین پر اور وہ بھی بالکلیہ نہ ہو تو چلنے کی حالت کیسے جائز ہو سکتی ہے کہ نفس استقرار ہی نہیں بخلاف کشتی رواں جس سے نزول متیسر نہ ہو کہ اسے روکیں گے بھی تو استقرار پانی پر ہوگا نہ کہ زمین پر لہٰذا سیر و وقوف برابر لیکن اگر ریل روک لی جائے تو زمین ہی پر ٹھہرے گی اور مثل تخت ہو جائے گی''۔(چلتی ٹرین، ص:۶۹)

ازالۂ اعتراض واوہام

آثارِ قیامت: اگر کوئی شخص اپنے نفس کے زجر و تہدید اور مکروہ و ممنوع کاسے اجتناب کے لیے کوئی ایسا قسم کھائے جس کا ظاہری معنیٰ کفر پر مشتمل ہو، ایسے شخص پر کیا حکم شرعی عائد ہوگا بیان کرتے ہوئے تاج الشریعہ فرماتے ہیں:''قائل جب تک حانث نہ ہو، کافر نہ ٹھہرے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایسی قسم کھانا سخت شنیع اشد حرام ہے جس سے قائل پر توبہ لازم ہے اور احتیاطاً تجدید ایمان بھی ضرور''۔(۸۵) اب اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا تھا کہ اگر شخص مذکور حانث ہو جائے تو کیا اس پر کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟ تو اس سوال مقدر کا جواب دیتے ہوئے آپ آگے لکھتے ہیں: ''رہی یہ بات کہ بصورتِ حنث اس پر کفارہ ہے یا نہیں تو ائمۂ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ قسم توڑنے کی صورت میں اس پر کفارۂ قسم لازم ہوگا جب کہ کسی فعل آئندہ پر قسم کو معلق کیا ہو اور اس کی نظیر تحریمِ مباح ہے یعنی کسی فعلِ مباح کو اپنے اوپر بذریعہ قسم حرام کرلے''۔(آثارِ قیامت، ص:۸۶)

ٹائی کا مسئلہ: حضور تاج الشریعہ نے شعار کفری کے بارے میں''ٹائی کا مسئلہ'' میں ایک جگہ رقم فرمایا کہ''شعار کفری ہمیشہ کفر ہی رہے گا کہ وہ اپنے وضع کو ملزوم ہے اور وہ کفر کے لیے ہے'' اور آپ نے ثابت فرمایا کہ''ٹائی'' عیسائیوں کا شعار ہے جیسا کہ کتاب مذکور سے واضح ہے تو اس سے اول نظر میں یہ وہم اپنا چہرہ دکھا رہا تھا کہ جب ٹائی شعار کفری ہے تو ان مسلمانوں پر کیا حکم شرعی عائد ہوگا جو اسے بخوشی اپنے گلے کا ہار بناتے ہیں۔ کیا ان پر بھی حکم کفر ہوگا؟ اس وہم کا ازالہ فرماتے ہوئے تاج الشریعہ تحریر فرماتے ہیں:''البتہ شعارِ کفری اختیار کرنے کی صورت میں مسلم کی تکفیرِ قطعی اس وقت ہوگی جبکہ یہ ثابت ہو کہ اس نے اپنے قصد و ارادہ سے اس کو شعارِ کفری جانتے ہوئے کافروں سے موافقت کے لیے اپنایا، اس صورت میں تشبہ التزامی ہوگا ورنہ مسلمان کو کافر نہ کہیں گے لیکن توبہ کا حکم دیں گے اور احتیاطاً تجدیدِ ایمان کا بھی حکم ہوگا کہ کفار سے اس فعلِ کفری

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں تشبہ قصداً نہ سہی صورۃً وضرورتاً ہوا اور اظہر یہ ہے کہ تجدیدِ ایمان کا حکم ایسی صورت میں دیا جائے گا جبکہ اس فعلِ کفری میں تشبہ ظاہر تر ہو۔ بہر حال کسی فعل یا قول کا کفر ہونا اور ہے اور قائل وفاعل کو کافر قرار دینا اور''۔ (ٹائی کا مسئلہ، ص: ۲۴)

ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن: شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں مدظلہ العالی نے تصاویر کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ دام ظلہ العالی سے سوال فرمایا تھا کہ ثابت کیجیے کہ جہاں جہاں نصوص میں تصاویر وتماثیل کا لفظ آیا ہے اس سے اس کا حقیقی معنیٰ مراد نہیں۔ کیوں نہیں؟۔ اپنے اوپر ہونے والے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور تاج الشریعہ نے کیا فرمایا، ملاحظہ فرمائیں: ''بے شک حقیقی معنیٰ مراد ہے اور وہ معنیٰ عام جو صورت وعکس دونوں کو شامل ہے۔ تو دونوں کا بنانا حرام ہے اور آپ کے اس ''اندازہ مذکورہ'' سے ادعائے حقیقت محض نا متصور اور اس سے عام نصوص میں دعویٰ خصوص قطعاً نا معتبر''۔ (ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن ۶۴)

تحقيق أن أبا ابراهيم "تارح" لا "آزر": اس کتاب میں ایک مقام پر ایک وہم کی گنجائش تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے نام ''تارح'' والی تمام روایات ضعیف ہیں جیسا کہ استاذ احمد شاکر نے بھی بیان کیا تو یہ معتبر نہیں کیوں کہ ضعیف کا اعتبار نہیں۔ اس وہم کا ازالہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "**والحديث الضعيف يتقوىٰ بكثرة الطرق، ويترقى الىٰ درجة الحسن**"۔ (تحقیق ابا ابراہیم، ص: ۷۷)

یعنی حدیث ضعیف کثرتِ طرق کے سبب قوی ہو کر حسن کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ پھر اپنے اس قول کو ''الهادا الكاف فی حكم الضعاف، مرقاۃ المفاتیح، موضوعات کبیر، فتح القدیر، میزان الشریعة الکبریٰ، تعقبیات علیٰ الموضوعات، مقدمۃ ابن صلاح، المقدمۃ الجرجانیہ، فتح المغیث بشرح الالفیہ، تقریب النووی، تدریب الراوی'' کی عبارات سے مبرہن فرمایا۔

حقيقة البريلوية المعروف به مرآة النجديه: قاضی عطیہ نے اہل سنت و جماعت پر الزام و بہتان تراشی کرتے ہوئے اپنے مقدمہ لکھا: "**والموقف الثانی: مع البريلويين فی مسلكهم. فقد جمعوا بين الافراط و التفريط. فافرطوا فی معتقداتهم فی معبوداتهم من دون الله. من أحياء أو أموات حتىٰ أعطوهم**

www.muftiakhtarrazakhan.com

صفة القادر المقتدر، ووضعوا أيدي مشايخهم ودعاتهم على خزائن الدنيا وبأيديهم أقلام البراءة للآخرة"۔ (حقیقۃ البریلویہ، ص:۱۶۵)

یعنی دوسرا موقف بریلویوں کے ساتھ ان کے مسلک کے بارے میں ہے کہ ان لوگوں نے افراط وتفریط کو جمع کر لیا ہے۔ چناں چہ وہ اپنی فرطِ عقیدت میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے زندہ اور مردہ معبودوں کے سلسلے میں افراط کے جال میں پھنس گئے ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں قادر و مقتدر جیسے اوصاف ست متصف کر دیا (یہیں تک نہیں بلکہ) اپنے مشائخ و دعاۃ کے ہاتھوں میں دنیا کے خزانے (کی کنجیاں) رکھ دیں اور ان کے ہاتھوں میں نجاتِ آخرت کے قلم بھی دے بیٹھے۔

اس بے بنیاد اور بے سر و پا الزامات اور سوال کا حضور تاج الشریعہ نے تحقیقی مدلل اور منہ توڑ جواب دیتے ہوئے اپنے قلم کو یوں حرکت دیتے ہیں: "والجواب عن هذا أن الله سبحانه و تعالىٰ هو الذي جعل أوليائه من عباده مدبرين لأمره بأمره، وهو الذي أورثهم الأرض،

حيث قال عز وجل من قائل: "وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ"... فالله هو الذي أعطى أولياء صفة القادر والمقتدر، ووضع أيدي أولياءه على خزائن الدنيا، فليتّهم عطية الله سبحانه وتعالىٰ -والعياذ بالله سبحانه وتعالىٰ- جعل من عباده شركاء له، وهو سبحانه و تعالىٰ يصنع هذا الصنيع بأولياءه تعالىٰ فحسب"۔ (حقیقۃ البریلویہ، ص:۱۶۵)

یعنی اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی نے اپنے بندوں میں سے اولیاء کرام کو اپنے معاملات کا مدبر بنایا ہے چناں چہ فرمایا: اور بیشک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔۔۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی نے بذات خود (اپنے) اولیا کو قادر و مقتدر جیسی صفت عطا فرمائی اور اپنے اولیا کے ہاتھوں میں دنیا کے خزانے دیے۔ اس لیے اسے عطیہ (والعاذ باللہ) اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتراض کرنا چاہیے تھا کہ اس نے اپنے بندوں کو اپنا شریک ٹھہرا لیا حالاں کہ وہ وہ اس سے پاک ومنزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیا کے ساتھ ایسا کرنا ہی ہمارے لیے کافی ہے۔

چلتی ٹرین پر فرض و واجب نمازوں کی ادئیگی کا حکم: محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ نے چلتی ٹرین میں فرض و واجب نماز کے جواز میں اکابرین علمائے اہل سنت میں سے دو بڑی شخصیت کے فتاویٰ پیش فرمائے۔ اب سوال سر ابھارتا ہے کہ اگر چلتی ٹرین میں نماز جائز نہیں تو ان علما نے کیوں کر ایسا فتویٰ دیا۔ اس سوال مقدر کا جواب دیتے ہوئے تاج الشریعہ لکھتے ہیں: ''جہاں تک حضرت مولانا عبد الحی فرنگی محلی اور حضرت مولانا نور اللہ نعیمی بصیر پوری کے فتویٰ کا سوال ہے تو ان حضرات نے چلتی ٹرین کا الحاق چلتی کشتی کے ساتھ کیا ہے جیسا کہ ان کی عبارت سے ظاہر ہے، گوکہ چلتی ترین کا الحاق چلتی کشتی کے ساتھ صحیح نہیں۔ کیوں کہ چلتی ٹرین جب ٹھہرے گی تو زمین پر ٹھہرے گی اور اس سے متصل باتصال قرار ہوگی اور مثل تخت ہو جائے گی جبکہ چلتی کشتی اگر روکی جائے تو پانی پر روکے گی اور پانی زمین سے متصل باتصال قرار نہیں۔ لہٰذا چلتی کشتی پر نماز کی صحت کے لیے استقرار علی الارض اور اتحاد مکان کی شرط کا حصول ناممکن ہونے کے سبب ساقط ہے، جبکہ ٹرین میں استقرار کی شرط کا حصول ممکن، اس لیے ساقط نہیں''۔ (چلتی ٹرین، ص: ۴۵)

یہ ہیں اسالیب و نگارشِ تاج الشریعہ کی مختصر جھلک۔ ان اسالیب کے علاوہ اور بھی اسالیب ہیں مثلاً عقائد اہل سنت کی جلوہ گری، فرقۂ ضالہ مضلہ کا رد و ابطال، بغیر تصنع مقفیٰ و مسجع جملوں کی جھلک، اپنی نگارشات میں قرآنی آیات، عربی فقرے یا جملے کا ضم وغیرہ۔ یہ اسالیب صرف نثر میں ہی نہیں بلکہ نظم میں بھی درج بالا بہت سے اسالیب موجود ہیں لیکن کیا کیا جائے زبان پر قلتِ وقت کا شکوہ ہے، جس کے سبب قلم کو یہیں ساقط و صامت کرنا پڑ رہا ہے۔ خیر اب شکوہ سے کچھ نہیں بنتا کہ جو ہونا ہے وہی ہونا ہے اور جو نہیں ہونا ہے وہ نہیں ہونا ہے۔

۞۞۞

www.muftiakhtarrazakhan.com

6

حضور تاج الشریعہ بہ حیثیت نثر نگار

مولانا ڈاکٹر شفیق اجمل قادری

مہتمم جامعہ تاج الشریعہ، بنارس

حضور تاج الشریعہ، بدر الطریقہ، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری قدس سرہٗ العزیز کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے علوم کے وارث وامین، حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں قادری کے علم وفضل کے آئینہ اور حضور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی مصطفی رضا خاں قادری کے جانشین اور قائم مقام تھے۔ آپ کی ذات پوری جماعت اہلِ سنت کے لیے مرجع کی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ ہر جہت سے اپنے آبا واجداد کے حقیقی وارث وامین تھے۔ علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں اپنے اسلاف کے عکس جمیل تھے۔ حضور تاج الشریعہ کی شخصیت کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ آپ بیک وقت مفکر ومدبر ہونے کے ساتھ ساتھ علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ حضور تاج الشریعہ کی ولادت ۲۶ رمحرم الحرام ۱۳۶۲ھ مطابق ۱ رفروری ۱۹۴۳ء کو محلہ سوداگران بریلی شریف میں ہوئی اور تقریباً ۷۵ رسال کی عمر شریف میں ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ ان کا وصال نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

حضور تاج الشریعہ متعدد علوم وفنون پر نہ صرف عبور رکھتے تھے، بلکہ انہوں نے ان علوم وفنون پر درجنوں کتابیں تحریر فرمائیں۔ ان کی تحریروں میں علمیت نے ایک خاص متانت وتمکنت پیدا کر دی ہے۔ حضور تاج الشریعہ کو کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا، ان کا علم ودانش ہمیں ان کی تحریروں میں بھی نظر آتا ہے۔ ان کتب کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاندانی روایت کے مطابق ہر موضوع پر ادیبانہ اسلوب نگارش اختیار کرنے پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ ان کی تحریروں میں جگہ جگہ ادبی شہ پارے نظر آتے ہیں اور بلا کی سلاست وروانی پائی جاتی ہے۔ مفکر اسلام ڈاکٹر حسن رضا خاں پٹنہ حضور تاج الشریعہ کے ادبی مقام کو بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

www.muftiakhtarrazakhan.com

''آپ کے علمی وادبی فن پارے فکرو احساس کی سطح پر قاری کے ذہن پر اپنے اثرات نہایت آسانی سے چھوڑ جاتے ہیں کیوں کہ اس میں آپ کی بے پناہ ترسیلی ہنرمندی کارفرما رہتی ہے۔ آپ کی تحریر ایک زبردست طنطنے کی کیفیت کے ساتھ ہر قدم پر ملتی ہے۔'' ا؎

حضور تاج الشریعہ چوں کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت تھے اس لیے اس علم کی جھلک ان کی تصانیف میں بھی نظر آتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں، اردو زبان میں بھی اور عربی زبان میں۔ حضور تاج الشریعہ کے تحریر کی خصوصیت کو بیان کرتے ہوئے محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری فرماتے ہیں:

''تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔'' ۲؎

حضور تاج الشریعہ نے دینی مسائل اور علم وادب کے مختلف شعبوں میں تنقید، طنز وتعریض، گرفت وتعاقب وغیرہ کے امور انجام دیے ہیں، لہٰذا ان کی تحریروں میں بیان کے زور اور جوش بہت نمایاں ہیں۔ ان کے یہاں مناظرانہ اور خطیبانہ انداز بھی ہے۔ طنز ونشتریت کی نمکپاشی بھی ہے۔ ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

''آپ نے دوسروں کو تو دل کھول کر گمراہ کیا، قرآن کی غلط تفسیر ومہمل تاویل کرنے اپنی طرف سے عقیدے اور احکام نکالنے کا الزام دیا، قطع نظر اس کے کہ یہ الزام ہرگز صحیح نہیں یہاں آپ سے آپ ہی کے امام کی عبارتیں پیش کر کے پوچھنا یہ ہے کہ کیا آپ اور آپ کے امام الطائفہ پر یہ الزام عائد نہیں ہوتے۔'' ۳؎

یہ شستہ تحریر جس نے مخالفین پر بڑے ہی حسن وخوبی کے ساتھ تنقید کی ہے مگر کہیں بھی ادب کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ دیا۔ ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں:

''اپنی پردہ پوشی کا کیا خوب انداز ہے، عبارت ایسی اختیار کی جو ناظر کو خواہ مخواہ یہ وہم دلائے کہ یہ بیچارے علمائے دیوبند اس الزام سے بری ہیں۔ جی ہاں بے شک توہین رسول تمہارا اور تمہارے اکابر کا شیوہ ہے۔ من جملہ تنقیص شان رسالت کے یہ بھی ہے کہ تمہارے امام الطائفہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے رسول اللہ ﷺ کو صاف صاف بھائی کہا ہے اور جگہ جگہ محبوبانِ خدا کو تمام انسانوں کے ساتھ عجز و نادانی میں شریک بتا کر اپنا جیسا بشر قرار دیا ہے۔'' ۴؎

ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں:

''بہت برے ہیں وہ لوگ جو حضور کی بشریت کے منکر ہیں۔ خارج از اسلام ہیں وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں۔ ہم اہل سنت نہ بشریت مصطفی ﷺ کے منکر اور تمہاری طرح نہ انہیں ایسا بشر کہنے کے قائل، جو عجز و نادانی میں دوسروں کے برابر ہو۔ ہمارے نزدیک دونوں مردود جو ان کی بشریت کا منکر ہو وہ بھی اور جو انہیں اپنا جیسا کہے وہ بھی۔'' ۵؎

یہ تحریر اس بات کی گواہ ہے کہ آپ کے یہاں سلاست و روانی، شگفتگی اور سستگی کے ساتھ ساتھ شرکت الفاظ، ندرت بیان اور عرض و بیان کی خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ حضور تاج الشریعہ کو عربی و فارسی پر بھی کامل عبور حاصل تھا۔ وہ ان زبانوں کے الفاظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کی تمام تحریر اس بات کی گواہ ہے مگر حضور تاج الشریعہ کا خاص وصف یہ تھا کہ ان زبانوں کے استعمال کے باوجود کہیں پر بھی عبارت ثقیل و بوجھل نہیں معلوم دیتی بلکہ سلاست و روانی کے ساتھ اپنی بات کہہ جاتے ہیں۔

''حضور نبی کریم ﷺ مرقد انور میں جسم اطہر کے ساتھ زندہ ہیں اور ان کا نور ویسا ہی ہے جیسا کہ تھا بلکہ زیادہ ہے۔ یہی تو ہمارا دعویٰ ہے کہ اس نور کا ظہور جیسے کل تھا ویسے آج بھی ہے اور حضور ﷺ اپنی نورانیت سے ہر شئے میں جلوہ گر ہیں۔ واللہ الحجۃ السامیۃ۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری الفضل ماشہدت بہ الاعداء۔'' ٦؎

اس اقتباس میں عربی الفاظ و تراکیب کے استعمال کے باوجود عبارت کا حسن کہیں سے ضائع نہیں ہونے پایا۔ حضور تاج الشریعہ کی ہر تصنیف علمی و تحقیقی ہوتی ہے۔ وہ اپنی تحریروں میں اس وصف کا خاص التزام کرتے ہیں کہ بات کو کم سے کم الفاظ میں کہا جائے۔ ایک مقام پر تصویر کی حرمت کے متعلق احکام کو بڑے ہی ایجاز و اختصار کے ساتھ بیان فرماتے ہیں:

''تصویر ذی روح کا بنانا مطلقاً حرام اور احادیث و اقوال صحابہ سے صاف ظاہر ہوا کہ حرمت بعد زمانۂ حضور ﷺ بھی باقی ہے اور اس حکم حرمت سے کسی تصویر کا بنانا مستثنیٰ نہیں، نہ ہرگز کسی

www.muftiakhtarrazakhan.com

حدیث سے کسی تصویر کو بنانے کی اجازت ثابت ہے۔'' ۷ ؎

حضور تاج الشریعہ سے غائبانہ تربت بنا کر اس پر عرس کرنے کے متعلق حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے بڑے ہی ایجاز واختصار کے ساتھ حکم شرع کو بیان کیا جس سے بات پورے طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''اللہ کی لعنت ہے اس پر جو بے مزار کے زیارت کرے اور اس پر عرس کرنا بھی حرام ہے اور ایسے جلسہ میں شرکت کرنا گناہ کہ اعانت بر گناہ گناہ۔'' ۸ ؎

مذکورہ بالا عبارت ایجاز واختصار کا اعلیٰ شاہکار ہے۔ وہ بلا ضرورت طلاوت سے گریز کرتے ہیں، جو کام ایک طویل عبارت نہیں کر پاتی وہ چند سطروں میں کر جاتے ہیں۔ کسی تحریر کی ابتدا یا بیچ میں یا آخر میں برمحل اشعار کا استعمال تحریر کو معنویت و بلاغت کا نمونہ بنا دیتا ہے۔ اس سے نثر میں بلا کا حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ کی تحریروں میں اس طرح کے نمونے جا بجا نظر آتے ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کے ترجمۂ کنز الایمان پر ایک دیوبندی مولوی نے اعتراض کیا۔ ان کو لفظ ظاہر صورت بشری پر اعتراض تھا۔ اس کا جواب ''ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے۔ کافر سب کو کافر ہی سمجھتا ہے مگر شاہ صاحب تو معترض کے طور پر بشریت حضور ہی سے منکر ہو گئے اب انہیں بھی یہی الزام دے ورنہ ان کے بچاؤ کی کیا تدبیر ہے بتایئے؟

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر'' ۹ ؎

ایک مقام پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر پر بحث کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں:

''اچھا اگر حاضر و ناظر تمہاری چڑ ہے یہی سہی۔ تمہاری ہی منقولہ عبارت اخیرہ میں یہ فقرہ وارد ہے وقیل شاہد علی الخلق اور کہا گیا کہ خلق پر حاضر ہیں اس فقرہ کے بارے میں اور سہی ؎

دل اعدا کو رضا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا'' ۱۰ ؎

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کی اثر انگیزی ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح آپ نے برمحل اشعار کا استعمال کر کے اپنی نثر کو باوزن اور پروقار بنا دیا۔ منظر نگاری بھی تاثیراتی نثر کا خاص جزو ہے جس کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

قوت تاثیر سے مخاطب خود کو فراموش کر کے اسی ماحول میں پہنچا ہوا محسوس کرتا ہے جس کی تصویر کھینچ دی گئی ہو۔ حضور تاج الشریعہ نے ہمیں ایسے یادگار جملے عطا کیے جسے پڑھنے کے بعد یقینی طور پر خود فراموشی کا عالم طاری ہو جاتا ہے، جو یقیناً آپ کی قوت تحریر کا نادر نمونہ ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا میں بائیس دن ٹھہرے اور مسجد قبا تعمیر فرمائی پھر جمعہ کو دن چڑھے سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبا سے روانہ ہوئے، محلہ بنی سالم بن عوف میں جمعہ کا وقت ہو گیا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ مسلمانوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی ان کی تعداد سو تھی اور نماز وادی رانونا کے بطن میں پڑھی گئی۔ پھر حضور علیہ السلام ناقہ پر سوار ہو کر چلے تو جس گھر سے گزرتے اس کے لوگ درخواست کرتے کہ حضور ہم میں نزول فرماتے، آپ فرماتے اس کا راستہ چھوڑ دو کہ یہ ناقہ اللہ کی طرف سے مامور ہے تو اونٹنی چلتے چلتے مسجد نبوی شریف کے دروازہ کی جگہ پر بیٹھ گئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیے اٹھی اور ابو ایوب انصاری کے دروازہ پر جا بیٹھی پھر اٹھ کر پہلی جگہ بیٹھ کر آواز نکالی گویا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اترنے کو عرض کرتی ہو تو حضور اس سے اٹھے اور زمین پر تشریف لائے اور فرمایا انشاء اللہ یہی اپنی منزل ہے اور مسلمانوں کی فرط و خوشی کا کیا عالم تھا اور مدینہ میں کیسی رونق تھی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھئے وہ فرماتے ہیں: جب وہ دن آیا جس دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مدینہ کی ہر شئے جگمگا اٹھی اور آپ کی آمد پر کمسن لڑکیاں چھتوں پر چڑھ گئیں اور یہ ترانہ گاتی تھیں:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

ثنیہ الوداع سے ہمارے اوپر چاند طلوع ہوا

وجب الشکر علینا مادعا للہ داع

ہم پر شکر خدا واجب ہے جب تک اللہ کی عبادت ہو [۱۱]

یہ اقتباس منظر نگاری کی عمدہ مثال ہے۔ کسی عربی کتاب کو اردو زبان میں ڈھالنا کتنا مشکل کام ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو اس میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضل و شرف اور عظمت و افضلیت پر عربی زبان میں عالمانہ ومحققانہ کتاب تحریر فرمائی۔ اس کتاب کو اردو میں منتقل کرنا اور

اسلوب و بیان کی عمدگی کا بھرپور خیال رکھنا کتنا مشکل کام تھا، اس کا صحیح اندازہ اہل علم ہی لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ کتاب کو دیکھنے سے اس بات کا بخوبی پتہ چلتا ہے کہ حضور تاج الشریعہ اردو کے بہترین نثر نگار اور لائق و فائق ادیب تھے۔ اس میں زبان کی سلاست و روانی بھی ہے اور بیان کی اثر انگیزی بھی۔ اگر صرف اردو عبارت پڑھی جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

"ولقد كان يتبرك بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم و يتوسل به الى الله تعالى في الدعاء كما يدل عليه ماروىٰ العلماء من سنة قريش و حديث الاستسقاء وقد حث الناس على اتباعه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وأخبر عن أمور لم تقع، فصدق سبحنه و تعالى ظنهٗ و وقع لمثل أخبارهٖ ولقد كان له موقع عظيم في قلب النبي الكريم عليه أفضل الصلاة والتسليم۔

ترجمہ: اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برکت طلب کرتے اور دعا میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وسیلہ بناتے چناں چہ اس پر قریش کی قحط سالی اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے بارش طلب کرنے کا واقعہ جسے ان کے علما نے روایت فرمایا ہے دلالت کرتا ہے اور بے شک ابوطالب نے لوگوں کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر ابھارا اور ان باتوں کی خبر دی جو واقع نہ ہوئی تھیں تو ایسا ہی ہوا جیسا انہوں نے خبر دی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں ان کے لیے مقام عظیم تھا۔" ۱۲ ۔

بطور نمونہ یہ ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"اقول فان قلت اذا أردتم بالنار أعظم النيران المخصوص بشقى الأشقياء فما معنى انذار سائر الناس عنهٗ قلت المعنى ان شاء الله تعالى ان الأشقى أنما بلغ مابلغ من كمال الشقاء و سوء الجزاء، وجهد البلاء، بما ثابر عليه من الكفر والعناد و الاصرار والاستكبار فاحذروا انتم ايها الناس ان لم تنيبوا الى الحق ودمتم كدوامه أن تعادلوه في الشقاء كمثل آثامه۔

ترجمہ: اقول اب اگر تم کہو جب کہ آپ نے آیت میں مذکور نار سے دوزخ کی سب سے بڑی

www.muftiakhtarrazakhan.com

آگ مراد لی جو تمام اشقیا سے بدتر شقی کے لیے مخصوص ہے تو سب لوگوں کو اس آگ سے ڈرانے کا کیا مقصد ہے۔ تو میں کہوں گا کہ مقصد ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ہے کہ وہ سب سے بڑا شقی کمال شقاوت اور بری جزا اور سخت بلا کے جس درجہ پر پہنچا اس کا سبب وہی کفر و عناد ہے اور گھمنڈ ہے جس پر وہ قائم رہا تو اے لوگو تم ڈرو کہ اگر تم حق کو نہ مانو اور ناحق پر جمے رہو جیسا کہ وہ بڑا بدبخت جما رہا کہیں تم بدبختی میں اس کے برابر نہ ہو جاؤ تو اس کے عذاب جیسا عذاب پاؤ۔'' ۱۳؎

''المعتقد المنتقد'' اور ''المستند المعتمد'' علم کلام کے مسائل پر مشتمل نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس فن کے مباحث منطقیانہ اور فلسفیانہ ہونے کی وجہ سے اور کتاب کی زبان خالص عربی ہونے کی بنیاد پر بعض مسائل میں اہل علم کو بھی پیچیدگی معلوم ہوتی تھی اور کافی غور و فکر کرنا پڑتا تھا۔ طلبہ تو طلبہ علما کو بھی اس کی شرح اور ترجمہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی تھی۔ حضور تاج الشریعہ نے صاف وشستہ اور شائستہ اردو زبان میں ترجمہ کر کے ایک نئے باب کا اضافہ فرمایا۔ المعتقد المنتقد کے ترجمے پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''حضرت تاج الشریعہ نے ان اہم مباحث کا سلیس اردو زبان میں ایسا برجستہ ترجمہ فرمادیا ہے کہ ترجمہ ہی سے مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ حضرت تاج الشریعہ نے اردو زبان میں بہترین ترجمہ اور مشکل مقامات کی تشریح فرما کر طلبہ و مدرسین اور تمام قارئین کے لیے بہت آسان فرمادیا ہے۔'' ۱۴؎

علامہ ڈاکٹر آصف اشرف جلالی پاکستان حضور تاج الشریعہ کے ترجمے کی خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''یہ حضرت تاج الشریعہ کا کمال ہے کہ آپ نے محض عبارت کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ ایک محرم راز کی حیثیت سے مضامین کی ترجمانی بھی کی ہے۔ آپ نے محض الفاظ کا لفظی ولغوی تقاضا ہی پورا نہیں کیا بلکہ عبارت کے منشا اور مدلول کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا ہے۔'' ۱۵؎

ترجمہ کی خوبی ملاحظہ فرمائیں:

''یجب ان تعلم أن من آمن بہ وصدقہ فیھا أتی بہ یجب علیہ طاعتہ صلی

www.muftiakhtarrazakhan.com

الله عليه وسلم لأنه مما أتى به قال الله تعالىٰ: يا أيها الذين امنوا اطيعوا 6
الله رسوله وقال: قل اطيعو الله و اطعوا الرسول وقال: و ان تطيعوه تهتدوا فجعل طاعة رسوله طاعته، وقرن طاعته بطاعته، ووعد عليه بجزيل الثواب، وأوعد على مخالفته بأليم العذاب، ورغم أنف المشركين.''۱۶

ترجمہ: واجب ہے کہ تم یہ جانو کہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اوران باتوں میں ان کو سچا جانے جو وہ لے کر آئے اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت واجب ہے۔اس لیے کہ یہ حکم بھی انہیں باتوں سے ایک ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لائے، اللہ کا فرمان ہے:''یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و رسولہ۔''اے ایمان والو! اللہ اوراس کے رسول کا حکم مانو۔(کنزالایمان) اوراللہ نے فرمایا:''قل اطیعوا اللہ و الرسول۔'' (سورۃ النور، آیت ۵۴) تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔(کنزالایمان) اور فرمایا:''وان تطیعوہ تہتدوا۔'' (سورۃ النور، آیت ۵۴) اور اگر رسول کی فرمانبرداری کروگے راہ پاؤ گے۔(کنزالایمان) تو اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔اوراپنی اطاعت کورسول کی اطاعت سے ملایا اوراس پر بڑے ثواب کا وعدہ کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت پر دردناک عذاب کی وعید سنائی اورمشرکوں کی ناک رگڑ دی۔ ۱۷

ایک اقتباس کا ترجمہ مزید ملاحظہ فرمائیں:

"وحقيقة المحبة ميل القلب الى ما يوافقه، و أسبابها ثلاثة. استلذاذه بادراكه بمشاعره الحسية كحب الصور الجميلة الأصوات الحسنة الأطعمة اللذيذة ونحوها مما كل طبع سليم مائل اليها لموافقتها له.''۱۸

ترجمہ: اورمحبت کی حقیقت دل کا اپنے موافق چیز کی طرف میلان ہےاورمحبت کے اسباب تین ہیں آدمی کا اپنے مشاعر حسیہ کے ذریعہ حسی نفسانی کیفیات کوادراک کر کے ان سے لطف اندوز ہونے کی چاہت، خوبصورت شکلوں اوراچھی آوازوں اورلذیذ کھانوں اوران جیسی چیزوں کی محبت جن کی طرف طبع سلیم میلان رکھتی ہےاس لیے مذکورہ چیزیں اس کے موافق ہیں۔ ۱۹

اس کتاب کی عبارات کے مفاہیم ومطالب کا ترجمہ کرتے ہوئے اردوقالب میں ڈھالنا کسی

عام انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔ یہ حضور تاج الشریعہ کا کمال ہے کہ آپ نے محض عبارات کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ ایک محرم راز کی حیثیت سے مضامین کی ترجمانی بھی کی ہے۔آپ نے محض الفاظ کا لفظی ،لغوی تقاضا ہی پورا نہیں کیا ہے بلکہ عبارات کی منشا کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔

یہ ایک جھلک ہے حضور تاج الشریعہ کے ادبی شاہکار کی ،آپ کی تحریر چاہے جس بھی موضوع سے تعلق رکھتی ہو بیان کی شائستگی اور لہجے کی شگفتگی سے آراستہ ہوتی ہے۔آپ کی تحریروں میں نفاست ، بلاغت، علمیت، حلاوت، متانت اور سلاست کا حسین امتزاج ہے۔آپ کی تحریروں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ فن نثر نگاری کے ایک باکمال ادیب تھے جنہوں نے اردو نثر پر عظیم احسان کیا۔جس کو اہل ادب کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

حوالہ جات

۱۔تجلیات تاج الشریعہ، رضا اکیڈمی ممبئی، ۲۰۰۹ء ص ۳۷

۲۔ایضاً ص ۴۳۲

۳۔دفاع کنز الایمان، تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری، ادارہ سنی دنیا بریلی شریف، ۱۹۸۹ء ص ۵۴۔ایضاً ص ۴۹

۵۔ایضاً ص ۶۳۶۔ایضاً ص ۳۸

۷۔تصویروں کا شرعی حکم، تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری، اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف، ۲۰۱۵ء ص ۱۴

۸۔فتاویٰ تاج الشریعہ، جامعۃ الرضا بریلی شریف، ۲۰۱۴ء ج ا ص ۴۴۹

۹۔دفاع کنز الایمان ص ۵۸

۱۰۔ایضاً ص ۱۱ ۲۲۔ہجرت رسول، تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں ازہری، اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف، ۲۰۱۵ء ص ۲۳، ۲۴

۱۲۔فضائل حضرت ابوبکر صدیق، تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا ازہری ص ۱۰۷ ادارۂ معارف، لاہور، ۲۰۰۷ء

۱۳۔ایضاً ص ۱۱۶

۱۴۔المعتقد المنتقد (اردو) ص ۴۶ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱۵۔ایضاً ص ۵۴
۱۶۔المعتقد المنتقد، المجمع الاسلامی مبارک پور ص ۱۳۳
۱۷۔ المعتقد المنتقد (اردو) ص ۲۸۰
۱۸۔المعتقد المنتقد ص ۱۳۴
۱۹۔ المعتقد المنتقد (اردو) ص ۲۸۲

www.muftiakhtarrazakhan.com

1

حضور تاج الشریعہ کی فقہی مجلس

(آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا مشاہدہ)

مفتی محمد رضا مرکزی

استاذ و مفتی: الجامعۃ القادریہ نجم العلوم مالیگاؤں

وہ محافل جو ہر جمعرات کو ازہری گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوتی تھیں۔ الحمد للہ! جامعۃ الرضا بریلی شریف کے میرے تعلیمی نو سال میں بے شمار مرتبہ اس محفل علم وفضل میں حاضری کا شرف میسر آیا اور راقم کے استاد ماسٹر عتیق شجاع ملک سر نعت پڑھنے کے لیے مجھے مائک دے دیتے تھے اور حضور تاج الشریعہ کی موجودگی میں کئی مرتبہ نعت خوانی کا شرف ملا۔ ہر جمعرات کو بے شمار لوگ مغرب کی نماز رضا مسجد میں ادا کر کے فوراً مہمان کھانے میں آکر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ انتظار رخِ تاج الشریعہ ہوتا رہتا تھا۔ جیسے ہی آپ کی آمد ہوتی سب ادب سے کھڑے ہوجاتے۔ راقم کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ استقبالیہ نعرہ لگائے اور نہ ہی حضرت کی موجودگی میں کچھ پڑھنے کی۔ لیکن کرم ہوجائے تو پھر کیا کہنا۔

مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ سرکار مفتی اعظم کا کلام "کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں" پڑھ رہا تھا کہ حضور تاج الشریعہ کی تشریف آوری ہوگئی۔ حضرت نے کیف آگیں انداز میں فرمایا پڑھو پڑھو اور ایک شعر "وہ نور دے مرے پروردگار آنکھوں میں" حضرت نے اس کی کئی بار تکرار کروائی۔ اور اس وقت محفل پر رقت طاری ہوگئی۔ جب حضرت خود اس شعر کو بار بار پڑھنے لگے اور ہم لوگ بھیگی پلکوں کے ساتھ حضرت کی آنکھوں کی طرف دیکھنے لگے اور یہ سوچنے لگے کہ "بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے"۔ اس روحانی ماحول میں مسند رشد وہدایت پر رونق افروز علم وفن اور استقامت وعزیمت کا جبل شامخ پیکر حجۃ الاسلام کا سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوتا۔ ایسی ہی کئی علمی محافل کی ریکارڈنگ راقم الحروف کے پاس موبائل (طالب علمی کے زمانے میں میرے پاس کوئی خاص موبائل نہیں تھا اور جامعۃ الرضا میں اس کی اجازت بھی نہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھی) میں محفوظ ہوگئی آج ماضی کے جھروکوں سے اس کی یاد تازہ ہوگئی، خیال آیا کہ اس حسین یاد میں آپ سب کو بھی شریک کرلوں، لہٰذا ریکارڈ شدہ سوال و جواب ملاحظہ کریں اور تسلی بخش جواب دینے کا انداز دیکھیں۔ ہر طرح کے سوالوں کا جواب برجستہ اور فوراً دینا یہ آپ ہی کا خاصا ہے۔ یہ محفل ابھی حضرت کے وصال سے چند سال قبل ہی سے سونی سونی ہوگئی تھی۔ اب تو آپ کی آخری آرام گاہ بھی وہاں ہے جہاں زندگی میں مخلوق خدا کی دادرسی فرما رہے تھے اور اب آپ کا مزار مبارک قیامت تک متلاشیان حق کے دلوں کا قرار بن گیا ہے۔ مجھے ایک بات اور یاد آتی ہے حضور تاج الشریعہ ہم لوگوں سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''جب کوئی کتاب یاد نہ ہو یا سمجھنے میں دقت ہو تو صاحب کتاب کی مزار پر جاکر اس کو سمجھنے کی کوشش کرو، ان سے استعانت چاہو'' اور ہم لوگوں نے ایسا کیا اور الحمدللہ کامیاب بھی ہوئے۔ اب یہی قول مجھے بار بار رلا رہا ہے اور مضطرب و بے قرار کر رہا ہے کہ اب جو مسائل حل نہ ہوں تو ان کے حل کے لیے مزار تاج الشریعہ علیہ الرحمہ پر جانا ہوگا۔ اور مجھے امید قوی ہے کہ جب دنیا میں انھوں نے فراموش نہیں کیا تو اب اور نوازیں گے یہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی اپنے ساتھ رکھیں گے۔ ان شاءاللہ آمین!

آیئے! اب چند سوال جواب کے نمونے پڑھیے اور اپنے پیر کامل کے علم کو دیکھیے۔

سوال: مردے کے غسل کے وقت اگر اس کے پیر قبلہ رو ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو اس طور پر لٹانا چاہیے کہ منھ اس کا قبلہ کی طرف ہو یا آسمان کی طرف ہو قبلہ کی طرف (پیر کرکے) نہیں لٹانا چاہیے۔

سوال: مردے کو قبر میں کس طریقے سے تلقین کی جائے؟

جواب: تلقین شرعاً مستحب ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنے فتاوی میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ سب سے بہتر طریقہ جو اس زمانے میں رائج ہے اہل سنت و جماعت کے نزدیک کے دفن کے بعد مؤذن اذان کہے یہ کلمات برکت ہیں، کہ انھیں کلمات کو دنیا میں سنتے تھے اور عمل بھی کرتے تھے اور آج بھی اب اسی کو سن رہا ہے۔ جس عہد پر تم نے دینا کو چھوڑا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

سوال: اشعری اور ماتریدی کیا ہیں؟

جواب: اشعری اور ماتریدی اہل سنت و جماعت کے دو گروپ ہیں اسی کی مناسبت سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ماتریدیہ اور اشعریہ کیا جاتا ہے۔ اشعریہ امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تبارک وتعالیٰ اور ماتریدیہ امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ۔

سوال: جبرائیل علیہ السلام کا فرشتوں میں کیا مقام ہے؟

جواب: رسول ملائکہ میں سے ہیں جس طرح سے انسانوں میں رسول کا مرتبہ افضل ہے۔ اور رسول اس کو کہتے ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی فرشتے کے ذریعے یا براہ راست دی یا اس کے دل میں بات ڈال دی۔ رسول وہ عام انبیا سے افضل ہے۔

سوال: یہ جملے کہنا کیسا؟ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اوپر والا کہنا وغیرہ

جواب: اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ یعنی جب لوگ مرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ اللہ کو پیارا ہوگیا کہ اللہ نے اسے اٹھالیا اور یہاں اللہ کو پیارے ہوگئے یہ بطور فعل حسن اور امید کے طور پر ہے کہ اس نے اس کو اٹھالیا اب اللہ اس کی مغفرت فرمائے یہ مراد ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اوپر والا کہنا۔ یہ جہت متعین کرنا ہے یہ اللہ کی شان کے خلاف ہے۔

سوال: ہفتہ کے دن کو سنیچر کہنا کیسا ہے؟

جواب: لوگ سنیچر بھی کہتے ہیں اور ہفتہ بھی اس میں بظاہر کوئی خرابی نہیں ہے۔

سوال: رات میں ناپاکی ہوگئی لیکن جسم پر ناپاکی نہیں لگی تو کیا غسل فرض ہوگا؟

جواب: غسل اس صورت میں فرض ہوگا جب احتلام ہو اور مادۂ منویہ خارج ہو اور ایسے ہی احتلام یاد ہو اور وہ کپڑے پر تری دیکھتا ہے تو احتیاطا! غسل کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو غسل کرلے۔

سوال: عقیقہ کے گوشت کی تقسیم کا طریقہ کیا ہے؟ کیا بچے کے والدین اس کو کھا سکتے ہیں؟

جواب: عقیقہ کے احکام وہی ہیں جو قربانی کے جانور کے ہیں۔ اور اس کا طریقہ بہار شریعت وغیرہ میں موجود ہے۔ اس کے بھی تین حصے کیے جائیں اور والدین بھی اپنے بچے کے عقیقے کا گوشت کھا سکتے ہیں۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کے بارے میں، میں کیا عرض کروں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے کچھ شعر پڑھو اس سے پہلے مجھے حضرت حسان ابن ثابت رضی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ اور حضرت جامی علیہ الرحمہ کے اشعار یاد آتے ہیں۔ حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر

وأحسن منك لم تر قط عيني
وأجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كأنك قد خلقت كما تشاء

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حسین تر کوئی دیکھا نہیں گیا
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سا جمیل بھی کسی ماں نے نہیں جنا
ہر عیب سے بری آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا گیا
گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ویسا ہی تخلیق کیا گیا جیسا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا

اور حضرت عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

يا صاحب الجمال و يا سيد البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اے صاحب الجمال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اے انسانوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور سے چاند چمک اٹھا
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں
قصہ مختصر یہ کہ خدا کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی بزرگ ہیں۔

اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

سوال: ہندوستان میں انٹرنس لینا کیسا ہے؟

جواب: ہندوستان ہو انگلستان کہیں بھی انٹرنس یا کہیں کے بھی آج کل کے کافروں سے یہ معاملہ ہو کہ ایک روپیہ دے کر دو روپیہ لے تو یہ سود نہیں ہے اور دینے کا معاملہ یہ ہے کہ ان کو زیادہ روپیہ دینا ان کی مدد کرنا ہوگا اگر چہ یہ بھی سود نہیں ہے، کہ کفار کو بے ضرورت زیادہ دینا یہ ناجائز وحرام ہے۔ اس لیے کہ ان کو نفع پہنچانا حرام ہے۔ اور اگر ضرورت ہے مثلاً تجارت کے لیے یا گھر کے لیے اگر لون لے رہا ہے تو یہ جائز جب کہ اس بات کا یقین ہو کہ اس کو وقت پر دے دے گا۔ اور بینک کی زیادتی کی بات نہیں آئے گی تو اس میں مسلمان کا فائدہ زیادہ ہے اور ان کا کم اس طور پر اس کو اجازت ہے۔ (یعنی بینک سے ضرورت کے طور پر لون لینا اور انٹرنس لینا جائز ہے جب کہ واپسی مدت معینہ میں کر دے۔ اگر بینک کو زیادہ دینے کی نوبت آ گئی تو اب یہ سود ناجائز وحرام ہو گیا)۔

سوال: اگر ہندوستان کو دارالاسلام مانا جائے تو بینک کی سودی رقم کیسے جائز ٹھہرے گی؟

جواب: یہ سوال ساقط ہے اور سائل نے اس میں سود کی بنا جائز ہونے کی دارالحرب ہونے اور نہ ہونے پر رکھی ہے معاملہ یہ نہیں ہے۔ سائل یہ تصور کرتا ہے کہ دارالاسلام میں حربی کافر موجود نہیں ہو سکتے اور جو دارالاسلام میں ہوگا وہ غیر حربی ہوگا اور غیر حربی سے سود کا معاملہ جائز نہیں، یہ مبنیٰ غلط ہے۔ بادشاہوں کے زمانے میں ہندوستان دارالاسلام تھا اور حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ نے تفسیر احمدی میں جہاں یہ بتایا ھدایہ کے حوالے سے کہ حربی کا مال مسلمان کے لیے جس طرح سے ملے اگر چہ عقود فاسدہ کے ذریعے سے وہ اس کے لیے خالص مباح ہے۔ جب کہ اس مال کے حاصل کرنے میں غدر اور بد عہدی سے کا ارتکاب نہ ہو یہ کافر کے ساتھ بھی جائز نہیں ہے۔ اور کافر حربی سے جو مال مسلمان کو حاصل یا اس کی رضا مندی سے ہو تو اس کا لینا جائز ہے، اس سلسلے میں کتب فقہا میں ایک روایت فقہا درج کرتے ہیں۔ تفسیر احمدی اور احکام القران میں نقل کرتے ہیں۔ سورہ روم کے حوالہ سے کہ اس زمانے میں دو سپر پاور تھے ایک روم اور ایک ایران۔ ایرانیوں نے جب رومیوں کو شکست دے دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط رکھی کے رومیون کو غلبہ ہوگا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جو شرط تم نے رکھی ہے اس کی رقم بڑھاؤ اور یہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک اللہ والے کی زبان سے نکلی ہوئی بات تھی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر توثیق رکھ دی اور کہا کہ رقم بڑھاؤ تو یہ صورت حربی کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اجازت دی اور رومیوں کو غلبہ ہوا۔اس سے فقہا نے مسئلہ نکالا کہ حربی کے ساتھ عقود فاسدہ کے ذریعے جو مال رقم ملے وہ جائز ہے۔یہ رقم کی حد تک ہے اور عقد فاسد کسی سے جائز نہیں ہے۔اس سے قطع نظر اگر مسلمان کو کافر حربی سے کوئی رقم حاصل ہوسکتی ہے تو وہ اس کے لیے خالص مباح ہے اور یہ حکم اب جہاں یہ معاملہ ہو دارالحرب یا دارالاسلام جہاں کافر حربی کے ساتھ یہ معاملہ ہے رضامندی سے بغیر غدر و بدعہدی کا تو یہ رقم مسلمان کے لیے مباح جائز ہے۔اور ربا کا مطلب یہ نہیں کہ کافر دارالاسلام میں ہے تو اس کے ساتھ عقد ربا جائز نہیں ہے اور اگر دارالحرب میں ہے تو جائز ہے۔اور ربا کی شرط یہ ہے کہ مال معصوم ہو ہمارے دار الافتا کے ہیڈ مفتی قاضی عبد الرحیم صاحب کا ایک رسالہ ''رسالۂ بینک'' شایع ہوکر آ گیا ہے اس میں اعلی حضرت نے جد الممتار کے حاشیہ میں جو لکھا اس کا نچوڑ ذکر ہے اور میں نے بھی اس سوال کے جواب میں اس کا خلاصہ ذکر کر دیا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم بالحق والصواب

سوال: کیا شوہر اپنی بیوی کو سلام کر سکتا ہے؟

جواب: کچھ علاقے میں اسے معیوب سمجھا جاتا ہے لیکن معاملہ ایسا نہیں ہے شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو سلام کر سکتی ہے۔

سوال: پرائز باؤنڈ حکومت کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں اور اگر ہم اسے اسٹال سے خریدنے جاتے ہیں تو وہ مقررہ قیمت سے زیادہ روپیہ لیتے ہیں اور بیچنے جاتے ہیں تو قیمت سے دس روپیہ کم۔تو ایسا کیسا؟

جواب: بظاہر اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

سوال: میری والدہ کی تیس سال کی قضا نماز باقی ہے اب وہ نماز کھڑی ہوکر پڑھتی ہے تو پیٹھ میں درد ہوتا ہے۔اور وہ چاہتی ہے کہ پہلی رکعت کا قیام کھڑے ہوکر کرے اور دوسری کا بیٹھ کر کرے تو۔کیا وہ ایسا کر سکتی ہے؟؟

جواب: جب تک کھڑی رہ سکتی ہے کھڑے رہ کر پڑھ سکتی ہے اور جب کھڑے ہونے پر

www.muftiakhtarrazakhan.com

قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پوری کرلے۔

سوال: ایک حاملہ عورت کو پیلیا کی بیماری ہو گئی اور اگر اب وہ روزہ رکھے گی تو آنے والے بچے کو نقصان ہو سکتا ہے اور ڈاکٹر نے روزہ رکھنے سے منع بھی کیا ہے تو اب وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کسی مسلمان طبیب حاذق ماہر ڈاکٹر نے یہ کہا ہے اور واقعی ایسا ہو جائے گا تو فرض رمضان کے روزہ وہ حاملہ عورت نہ رکھے بعد میں اس کی قضا کرے۔

سوال: میری چکن کی دوکان ہے چمڑی اور بغیر چمڑی کا گوشت فروخت ہوتا ہے اور بغیر چمڑی والا گوشت بنا پیٹ صاف کیے مشین میں ڈال کر بال صاف کیے جاتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

جواب (مشین میں ڈالنے سے پہلے) پیٹ کی گندگی کا صاف کرنا ضروری ہے۔

سوال: میں نے ایک غیر مسلم سے ۱۰۰۰۰؍روپیہ لیا اور ہر ماہ تین سو روپیہ بیاز کے حساب سے دیتا ہوں تو میں گناہ گار تو نہیں؟

جواب: اگر حاجت شدیدہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور دینے والا نہیں تو کوئی حرج نہیں اور اگر بے وجہ کرے تو گناہ گار ہوگا۔

سوال: میں نے ایک عالم سے سنا کہ حاملہ عورت کے پیٹ پر اگر انگلی سے یا رسول اللہ لکھا جائے گا تو لڑکا پیدا ہوگا اور میں نے کیا اور لڑکا ہی پیدا ہوا تو کیا میرا یہ کرنا صحیح ہے؟ اور میں ایک عام آدمی ہو؟؟

جواب: اگر وہ آدمی اس کا محرم یا اس کا شوہر ہے، اور درمیان میں کپڑا حائل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: کچھ سنی علما کی آسان کتابوں کی طرف رہنمائی فرمادیں جس سے عقیدے کی حفاظت ہو سکے؟

جواب: بہار شریعت، کتاب العقائد (صدر الافاضل) سنی بہشتی زیور وغیرہ پڑھے۔

7

آثارِ قیامت: ایک تحقیقی مطالعہ

تاج الشریعہ کے علمی اسلوب اور تحقیقی مزاج پر روشنی ڈالتی ایک تجزیاتی تحریر

غلام مصطفی نعیمی gmnaimi@gmail.com

مدیر اعلیٰ سواد اعظم دہلی

دیارِ ہند میں ایسے کئی خانوادے گزرے ہیں جنھوں نے نسلاً بعد نسلٍ قوم وملت کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں اور اپنے خانوادے کی نیک نامی میں اضافہ کیا اور اپنی خاندانی روایتوں کی پاسداری کرتے ہوئے ملت و وطن کی مذہبی، سماجی اور تعلیمی امور میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ انہیں خانوادوں میں ایک انتہائی مشہور ومعروف خانوادہ ''خانوادۂ اعلیٰ حضرت'' بھی ہے جو کم وبیش پچھلے دوسو سالوں سے تعلیم وتدریس اور دعوت وتبلیغ کے میدانوں میں ملت اسلامیہ کی مثالی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اسی خانوادے کے ایک عظیم چشم وچراغ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا قادری علیہ الرحمہ بھی ہیں۔ ہماری موجودہ تحریر تاج الشریعہ کی ایک علمی تصنیف ''آثار قیامت'' کے علمی و تحقیقی پہلوؤں پر ہوگی اور اس کتاب کے علمی اسلوب، استدلال، نکات اور قاری کے تئیں پیغامات پر روشنی ڈالنے کی بھرپور کوشش رہے گی۔

آثار قیامت: یہ کتاب اصلاً سیدنا شیخ علی متقی الہندی علیہ الرحمہ کی معروف کتاب کنز العمال میں درج ایک حدیث پاک کے ترجمے کے طور پر منصۂ شہود پر آئی۔ اس حدیث پاک میں 72 علامات قیامت بیان کی گئیں ہیں، حضور تاج الشریعہ نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا پھر اپنی جودت طبع سے اس ترجمہ پر دیگر، آیات واحادیث اور دلائل کثیرہ کا اضافہ فرما کر اس کو مستقل ایک تصنیفی کتاب ہی بنا ڈالا، اسطرح اب یہ کتاب محض ایک ترجمہ نہیں رہ گئی بلکہ مستقل تصنیف ہو چکی ہے اور پڑھنے والا کسی جہت سے یہ محسوس ہی نہیں کر سکتا کہ اصلاً یہ کتاب ترجمے کے طور پر لکھی گئی تھی۔

کنز العمال کا پورا نام ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' ہے۔ یہ مشہور زمانہ کتاب محدث شہیر علامہ علی بن حسام الدین عبدالملک بن قاضی خان متقی ہندی (متوفی ۹۷۵ھ) کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے۔آپ شیخ علی متقی الہندی کے نام سے مشہور ومعروف ہیں۔آپ کی اس کتاب کی ضخامت کافی بڑی ہے اور 18 جلدوں پر مشتمل ہے۔

آثار قیامت کا تحقیقی جائزہ:

کنزالعمال کی جس حدیث پاک کو تاج الشریعہ نے اپنی اس کتاب ''آثار قیامت'' کا وضوع بنایا ہے سب سے پہلے ہم اسے نقل کرتے ہیں:

حدیث نمبر:39639 (مسند علی) عن زید بن واقد عن مکحول عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اقتراب الساعة اذا رأیتم الناس اضاعوا الصلاة، و اضاعوا الامانة، واستحلوا الکبائر، واکلوا الربا، واخذوا الرشی، وشیدوا البناء ، و اتبعوا الھوی، وباعوا الدین بالدنیا، واتخذوا القرآن مزامیر، واتخذوا جلود السباع صفافا، والمساجد طرقا والحریر لباسا، وکثر الجور، وفشا الزنا، وتھاونوا بالطلاق، وائتمن الخائن، وخون الامین، وصار المطر قیظا، والولد غیظا، وأمراء فجرة، ووزراء کذبة، وامناء خونة، وعرفاء ظلمة، وقلت العلماء، وکثرت القراء، وقلت الفقھاء، وحلیت المصاحف وزخرفت المساجد، وطولت المنابر، وفسدت القلوب، واتخذوا القینات، واستحلت المعازف، وشربت الخمور، وعطلت الحدود، و نقصت الشھور، ونقضت المواثیق، وشارکت المرأة زوجھا فی التجارة، ورکب النساء البراذین، وتشبھت النساء بالرجال والرجال بالنساء، ویحلف بغیر اللہ، ویشھد الرجل من غیر ان یستشھد، وکانت الزکاة مغرما، والامانة مغنما، واطاع الرجل امرأته وعق امه واقصی اباہ، وصارت الامارات مواریث، وسب آخر ھذہ الامة اولھا، واکرم الرجل اتقاء شرہ، وکثرت الشرط، وصعدت الجھال المنابر، ولبس الرجال التیجان، وضیقت الطرقات، وشید البناء واستغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء ، وکثرت خطباء منابرکم، ورکن علماؤکم الی ولاتکم فاحلوا

www.muftiakhtarrazakhan.com

لهم الحرام وحرموا عليهم الحلال وافتوهم بما يشتهون، وتعلم علماؤكم العلم ليجلبوا به دنانيركم ودراهمكم واتخذتم القرآن تجارة، وضيعتم حق الله في اموالكم، وصارت اموالكم عند شراركم، وقطعتم ارحامكم، وشربتم الخمور في ناديكم، ولعبتم بالميسر، وضربتم بالكبر (بالكبر: الكبر - بفتحتين -: الطبل ذو الرأسين. وقيل: الطبل الذي له وجه واحد، النهاية142/4 ب) والمعزفة والمزامير، ومنعتم محاويجكم زكاتكم ورأيتموها مغرما، وقتل البريء ليغيظ العامة بقتله، واختلفت اهواؤكم، وصار العطاء في العبيد والسقاط، وطفف المكائيل والموازين، ووليت امورکم السفهاء. (ابو الشيخ في الفتن وعويس في جزئه والديلمي)

چونکہ یہ حدیث پاک خاصی طویل ہے اور مضمون اتنی طوالت کا متحمل نہیں اس لیے ہم مکمل ترجمہ کی بجائے اہم امور کو ذکر کریں گے اور انہیں پر گفتگو بھی کریں گے۔

اس حدیث پاک میں 72 علامات قیامت کا بیان کیا گیا ہے جس میں چند اہم یہ ہیں:

۱۔ نماز کو ضائع کرنا۔

۲۔ امانت کو ضائع کرنا۔

۳۔ کبیرہ گناہوں کو حلال ٹھہرانا۔

۴۔ سود خوری کی کثرت۔

۵۔ رشوت خوری کی کثرت۔

۶۔ قرآن کو گانے کی طرز پر پڑھنا۔

۷۔ اولاد باعث تکلیف ہونا۔

۸۔ علما کا اہل دولت کے سامنے جھکنا۔

۹۔ عورت و مرد کا باہم مشابہت اختیار کرنا۔

۱۰۔ عورت و مرد کا ایک دوسرے سے بے نیاز ہونا۔

۱۱۔ عہدوں کا میراث ہونا۔

اس حدیث میں ذکر کردہ ۷۲ علامات میں سے ہم نے گیارہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس میں بھی

www.muftiakhtarrazakhan.com

کچھ تخفیف کرتے ہوئے ان علامات پر بات کرتے ہیں جو اس وقت بڑی تیزی کے ساتھ معاشرے میں پھیلتی جا رہی ہیں۔ان میں سے کچھ یہ ہیں:

[الف]۔نمازوں کا ضائع کرنا۔

[ب] علما کا اہل دولت کے لیے جھکنا۔

[ج] عورت و مرد کا ایک دوسرے سے بے نیاز ہونا۔

درج بالا تین علامات وہ ہیں جو ہمارے معاشرے میں اپنے پنجے بڑی مضبوطی سے گاڑ چکی ہیں۔کیا چھوٹا کیا بڑا؟ عوام و خواص کی ایک بہت بڑی تعداد ان بلاؤں میں گرفتار ہے۔ان مصائب میں سب سے اہم ہے نمازوں سے غفلت ولا پرواہی برتنا۔سب سے پہلے ہم اسی پر حضور تاج الشریعہ کا عالمانہ و ناصحانہ تبصرہ نقل کرتے ہیں:

نمازوں کے ضیاع پر تاج الشریعہ کا عالمانہ تبصرہ:

''نماز کو ضائع کرنا چند طور سے ہے، نجاست سے پرہیز نہ کرے، کپڑے میں اس قدر نجاست ہو جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، یا ناپاک جگہ میں نماز پڑھے، یا وضو صحیح طور پر نہ ہو، یا نماز میں کوئی شرط یا رکن ادا نہ ہو، یا معاذ اللہ دل طہارت باطنی و نور ایمانی سے خالی ہو بایں طور کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سے خالی ہو اور ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری دینی مثلاً اللہ کی پاکی، نبی کے علم غیب یا خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت وغیرہ کا منکر ہو اگرچہ زبان سے کلمہ پڑھتا ہو اور یہ آخری صورت بدترین حالت ہے''۔ [آثار قیامت:۱۸]

اس تبصرہ میں حضور تاج الشریعہ نے نماز کے ضائع کرنے کو چند وجوہ پر محمول کیا ہے۔چونکہ حدیث پاک میں مطلقاً یہ الفاظ آئے ہیں: **اذا رأیتم الناس اضاعوا الصلاۃ**۔جب تم دیکھو لوگوں نے نماز ضائع کر دیا۔اب اس سے عام ذہن تو شاید یہ سمجھے گا کہ اس سے مراد نماز کا چھوڑنا ہوگا لیکن حضور تاج الشریعہ کی دقت نگاہ کا اندازہ لگائیں کہ آپ نے اس قول رسول کی تشریح میں درج ذیل معانی بیان فرمائے:

ا۔نجاست سے پرہیز نہ کرنا۔

چونکہ نماز کی درستی کے لیے طہارت شرط ہے۔جب شرط ہی مفقود تو وجود مشروط بھی مفقود، تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

اگر کسی نے بغیر خیال طہارت رکھے نماز ادا کی تو گویا اس نے اپنی نماز کو ضائع کر دیا۔آج کل یہ بات خوب مشاہدہ میں ہے کہ لوگ احکام طہارت سے مجرمانہ حد تک غفلت برت رہے ہیں جس کی وجہ لوگوں کی نمازیں تلاوت وغیرہ ضائع ہو رہی ہیں۔جس پر توجہ کی بڑی سخت ضرورت ہے۔

۲۔وضو صحیح طور پر نہ ہونا۔

صحت نماز کے لیے وضو کا درست ہونا ضروری ہے۔لیکن آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ اتنی تیزی کے ساتھ وضو کرتے ہیں کہ اعضاء وضو مکمل تر نہیں ہوتے، کچھ اعضا خشک رہ جاتے ہیں لیکن چونکہ عجلت پسندی کی وجہ سے توجہ نہیں دے پاتے اور اسی حالت میں نماز ادا کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔اب ایسے آدھے ادھورے وضو سے پڑھی گئی نماز گویا پڑھی نہیں بلکہ ضائع کر دی گئی۔

۳۔نماز میں کسی شرط یا رکن کا ادا نہ ہونا۔

نماز کی درستی کے لیے فرائض نماز اور شرائط نماز کا پایا جانا لازم ہے۔شرائط نماز اس طرح ہیں:

۱۔طہارت۔ ۲۔ستر عورت۔ ۳۔استقبال قبلہ۔ ۴۔وقت۔ ۵۔نیت۔ ۶۔تکبیر تحریمہ۔

فرائض نماز: ۱۔تکبیر تحریمہ۔ ۲۔قیام۔ ۳۔قرأت۔ ۴۔رکوع۔ ۵۔سجدہ۔ ۶۔قعدہ اخیرہ۔ ۷۔خروج بصنعہ۔

موجودہ زمانے میں اسلامی احکام سے غفلت کا عالم یہ ہے کہ لوگوں کی عمریں 30,40 کو پار کر جاتی ہیں لیکن انہیں فرائض نماز کا اتا پتا بھی نہیں ہوتا بس جیسے تیسے وقت نکال کر مسجد پہنچ جاتے ہیں اور نماز پڑھ کر واپسی کا راستہ لیتے ہیں۔اس انداز میں نماز پڑھنا اسے ضائع ہی کرنا ہے اور قیامت کی اس نشانی کا آج ہر جگہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۔دل کا طہارت باطنی ونور ایمانی سے خالی ہونا۔

ظاہری احکام طہارت اور وجود شرائط و فرائض کے ساتھ دل کی طہارت اور دل کا محبت رسول کی نورانیت سے منور ہونا بھی بڑا ضروری ہے ورنہ یہ سجدے حشر میں کسی کے کام نہیں آئیں گے۔ اس ضمن یہ حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لیے بارگاہ رب العزت میں لایا جائے گا۔اس سے سوال ہوگا: کیا لایا؟ وہ کہے گا: ”میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے، اتنے روزے رکھے

www.muftiakhtarrazakhan.com

علاوہ ماہ رمضان کے، اس قدر خیرات کی علاوہ زکواۃ کے اور اس قدر حج کیے علاوہ حج فرض کے وغیرہ ذالک۔ ارشاد باری ہوگا:

ھل والیت لی ولیاً وعادیت لی عدوًا۔ کبھی میرے محبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی؟۔ [تفسیر الدرالمنثور۔ الملفوظ: اول، 165]

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو نمازیں اس حال میں پڑھی جائیں کہ اللہ کے محبوبوں سے محبت سے دل خالی ہو تو ایسی نمازیں کل قیامت میں برباد ہو جائیں گی۔ غور کریں کہ اس حدیث میں مطلقاً محبوبانِ خدا کی محبت کا ذکر ہے جبکہ سید المحبوبین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کس قدر ضروری ہے۔ اب اگر نماز پڑھنے والے کا عقیدہ ملعونہ یہ ہو کہ نماز میں حضور کا خیال آنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کی نماز تو سرے سے ہی ضائع ہو گئی اور آج ایسی نماز پڑھنے والے بھی خوب پائے جا رہے ہیں جو علامات قیامت میں سے ایک بڑی نشانی ہے۔

۵۔ کسی ضرورت دینی کا انکار کرنا۔

نماز کی درستی کے لیے عقائد کی درستی بھی بہت ضروری ہے۔ اگر کوئی کلمہ گو نمازیں خوب پڑھے لیکن کسی ضرورت دینی کا منکر ہو تو وہ بھی اپنی نماز کو ضائع کرنے والا ہے۔ آج یہ بات بھی دیکھنے میں آرہی ہے کہ لوگ کھلے بندوں ضرورت دینی کا انکار بھی کرتے ہیں اور ظاہراً نمازیں بھی پڑھتے ہیں، مثلاً وہابیہ کہ اللہ رب العزت کی شان اقدس میں کذب جیسا عیب لگاتے ہیں، جسم وجسمانیت کا فاسد عقیدہ رکھتے ہیں۔

قادیانی، جو آقائے کریم علیہ السلام کی ختم نبوت کے منکر ہیں بظاہر کلمہ پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں لیکن ضرورت دینی کے انکار کی وجہ سے ان کی پڑھی ہوئی نمازیں ضائع ہو رہی ہیں جو قیامت کی نشانیوں میں ایک بڑی نشانی ہے۔

حضور تاج الشریعہ فرماتے ہیں:

"آج کل اس کے مصداق وہابیہ، دیابنہ، قادیانی، روافض اور تمام منکران ضروریات دین ہیں۔ انہیں کے لیے مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی سچی خبر دی ہے:

سیصلی قوم لا دین لھم۔ یعنی ایک ایسی قوم نماز پڑھے گی جس کا دین نہ ہوگا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

[ب] علما کا اہل دولت کے لیے جھکنا۔

علامات قیامت میں ایک بڑی نشانی علما کا اہل ثروت سے مرعوب ہونا اوران کی غیر شرعی تعظیم وتوقیر کرنا اوران کے سینے پر ہاتھ باندھ کر جھکنا بھی ہے۔ تاج الشریعہ فرماتے ہیں:

اس سے مراد علما کے گروہ میں وہ فساق ہیں جو مال وجاہ کی لالچ میں اہل ثروت کے لیے جھکیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حلال کوحرام ٹھہرائیں گے اور دنیاداروں کوان کی خواہش کے مطابق فتویٰ دیں گے جیسا کہ آگے حدیث میں بیان ہوا، اس سے مقصود علما اور عوام کی تحذیر وتنبیہ ہے''۔ [آثار قیامت: ۴۴]

آج یہ وبا بڑی تیزی کے ساتھ معاشرے میں پیر پسار چکی ہے۔ حالت یہ ہے کہ بڑے علما مشائخ سے ایک عام آدمی کا ملنا اس قدر دوبھر اور مشکل ہوگیا ہے کہ پوچھیں مت! جبکہ اہل ثروت و دولت کا عالم یہ ہے کہ بڑے علما اور مشائخ خود دولت مندوں کے گھروں پر جا کر مقیم ہوتے ہیں۔ یعنی ایک غریب مسلمان خود پیر صاحب سے ملنے جائے تو ملاقات تک نہ سکے لیکن پیر صاحب خود امیر مرید کو اپنا دیدار کرانے اس کے گھر پہنچ جاتے ہیں، وجہ؟ امیروں کی دولت کا لالچ!!

تاج الشریعہ اس کے بارے میں یہ روایت نقل فرماتے ہیں:

"قال رسول اللہ ﷺ ان الصفا الزلازل الذی لایثبت علیه اقدام العلماء الطمع واللہ اعلم۔ [اللآلی المصنوعۃ، جلد اول، ص ۲۱۰]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ چکنی پھسلنی چٹان جس پر علما کے پیر نہیں جمتے ''طمع'' (لالچ) ہے۔ [آثار قیامت: ۴۴]

[ج] عورت ومرد کا ایک دوسرے سے بے نیاز ہونا۔

واستغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء،

یعنی علامات قیامت میں ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ مرد، مرد سے ملوث ہوگا اور عورت عورت سے زنا کرے گی۔ آج دنیا اس غلیظ ترین فعل کو دیکھنے پر مجبور ہے، جہاں مرد مردوں سے اپنی جنسی خواہشات پوری کررہا ہے اور عورت اپنی خواہشات کی تکمیل مردوں کی بجائے عورتوں سے ہی کر رہی ہے اور آج کی بے غیرت دنیا نے اس کا نام (Homosexuality) رکھ کر اپنی زندگی اپنی

www.muftiakhtarrazakhan.com

شرطوں پر گزارنے کا نعرہ دیا ہے۔

بے غیرتی کی انتہا یہ ہے آج کی اس ''مہذب دنیا'' کے ۲۴ ملکوں میں ایسے ہم جنس پرستوں کو باقاعدہ شادی کرنے کی قانونی اجازت بھی دی گئی ہے۔

ان ممالک کی فہرست یہ ہے:

1۔ہالینڈ ۲۔ ناروے ۳۔ بیلجیم ۴۔اسپین ۵۔ساؤتھ افریقہ ۶۔تائیوان ۷۔برازیل

۸۔ارجنٹائنا ۹۔کولمبیا ۱۰۔فرانس ۱۱۔آئرلینڈ ۱۲۔آئس لینڈ۔ ۱۳۔ پرتگال

۱۴۔ڈنمارک ۱۵۔امریکہ ۱۶۔جرمنی ۱۷۔مالٹا ۱۸۔نیوزی لینڈ ۱۹۔میکسیکو ۲۰۔سویڈن

۲۱۔لکسمبرگ ۲۲۔اروگوے ۲۳۔فن لینڈ ۲۴ کناڈا۔

ابھی تک یہ قبیح ترین رسم امریکہ و یورپ میں ہی پھیلی ہوئی تھی لیکن امریکہ و یوروپ کی نقالی میں اب یہ بری رسم وطن عزیز ہندوستان تک آ پہنچی ہے۔چھتیس گڑھ میں 27 مارچ 2001ء کو ضلع سرگجا اسپتال کی دو نرسوں تنوجا چوہان اور جیا ورما نے ایک دوسرے کے ساتھ شادی رچا کر ہندوستان میں اس بری رسم کو کھل کر عام کیا۔

ہم جنس مردوں کو 'گے' (Gay) اور ہم جنس عورتوں کو 'لیسبین' (Lesbian) کہا جاتا ہے۔

2009ء میں ہندوستانی کورٹ نے بھی اس بے غیرتی کی یہ کہتے ہوئے اجازت دی تھی:

''دو بالغ افراد آپسی رضامندی سے اگر اکیلے میں جنسی تعلقات بناتے ہیں تو وہ آئی پی سی (IPC) کی دفعہ 377 کے تحت جرم نہیں مانا جائے گا۔''

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربِ قیامت کی جو نشانیاں بیان فرمائیں ان میں سے اکثر نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں جس کا مشاہدہ آئے دن کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اہلِ اسلام کو ثابت قدم رکھے۔

یہ تھا حضور تاج الشریعہ کی اس کتاب کا ایک ہلکا سا تحقیقی جائزہ۔جس سے قارئین کو بخوبی اندازہ ہوا ہوگا کہ تاج الشریعہ واقعی وارث علوم اعلیٰ حضرت ہیں۔

اگر بالتفصیل حضرت کی کتابوں کے تحقیقی گوشوں پر کلام کیا جائے تو خاصا وقت اور دفتر وں کے دفتر درکار ہیں لیکن فقیر اس وقت بہت زیادہ مصروف ہونے کے باعث اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہے ان شاء اللہ دیگر مواقع پر تاج الشریعہ کی علمی نگارشات پر خامہ فرسائی کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کی علمی خدمات کو عام کرنے کی توفیق اور اسباب عطا فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

تصوف اور تاج الشریعہ کی ذات

مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی (ایم اے)

زہد و تقویٰ عشق کے عنوان ہیں اختر رضا
مسند عرفان کے سلطان ہیں اختر رضا

سلطان العارفین، برہان السالکین، سید الاتقیاء، امام الاصفیاء حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد اسمٰعیل رضا خان المعروف اختر رضا خان از ہری میاں قادری برکاتی رضوی بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان کی ذات وشخصیت جہاں گونا گوں کمالات ومحاسن کی جامع ہے وہیں حیاتِ مستعار قرآن و احادیث کی کامل عملی تفسیر ہے درحقیقت دیکھا جائے تو اسی کا نام تصوف ہے اس مختصر سے مقالہ میں تصوفانہ زندگی کا عکس پیش کیا جاتا ہے تاکہ شخصیت کی رفعت وعظمت کے جلووں کا من وجہ ادراک ہو سکے۔

تصوف کیا ہے: عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ فرماتے ہیں: التصوف انما ھو زبدۃ عمل العبد باحکام الشریعۃ۔ (الطبقات الکبری ج/4/1 مقدمۃ الکتاب مطبوعہ مصر) تصوف احکام شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔

حضرت سیدی ابو القاسم نصر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: اصل التصوف ملازمۃ الکتاب والسنۃ۔ (طبقات کبری/122) تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب وسنت کو لازم پکڑے رہے؟

حضرت ابو عبداللہ محمد بن خفیف ضبی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: التصوف تصفیۃ القلوب (وذکر اوصافا الی ان قال) واتباع النبی ﷺ فی الشریعۃ۔ (الطبقات الکبری ج/4/1 مطبوعہ مصر) تصوف قلب کا تزکیہ وتصفیہ اور (امور) شریعت میں نبی کریم ﷺ کی اتباع کرنے کا نام ہے۔

غوث پاک قدس سرہ فرماتے ہیں: اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ لزوم قانون

www.muftiakhtarrazakhan.com

العبودیة والاستمساك بعروبة الشریعة۔ (بہجۃ الاسرار/50 مطبوعہ مصر) اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ تھامے رہنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی قدس سرہ فرماتے ہیں: من لزم نفسہ آداب الشریعة نور اللہ تعالیٰ قلبہ بنور المعرفة ولا مقام اشرف من مقام متابعة الحبیب ﷺ فی اوامرہ وافعالہ واخلاقہ۔ (الرسالۃ القشیریہ/25 مطبوعہ مصر) جو اپنے اوپر آدابِ شریعت لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے روشن فرما دے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معظم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وافعال اور عادت سب میں حضور ہی کی پیروی کی جائے۔

حضرت ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: التصوف تدریب النفس علی العبودیة وردها لاحکام الربوبیة۔ (نور التحقیق/93 مطبوعہ مصر) تصوف نفس کو بندگی کا عادی بنانا اور اسے رب کے احکام کی طرف پھیرنا ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ کی جو تعریف کرتے ہیں، وہ تعریف تصوف وفقہ دونوں کو جامع ہے۔ آپ فرماتے ہیں: معرفة النفس مالها وما علیها۔ (التوضیح ج/23/1) نفس کی معرفت (کا حاصل کرنا) جو اس کے لیے ہے اور جو اس پر ہے۔

ڈاکٹر اقبال نے تصوف کی تعریف کرتے ہوئے کہا: شریعت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کو اپنے باطن میں جذب کرنے اور اپنے قلب کی گہرائیوں میں محسوس کرنے کا نام تصوف ہے۔

پس طریقت چیست اے والا صفات
شرع را دیدن با عماق حیات

تمام صوفیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تصوف کی تعریف اپنے اپنے احوال کے مطابق کیا ہے، لیکن سب کی تعریفات کا خلاصہ یہی ہے کہ اتباع شریعت لازم ہے اس کے بغیر تصوف کا وجود کالعدم ہے اس اعتبار سے دیکھا جائے تو تصوف محض اسلام کی اخلاقی اقدار کا مجموعہ نہیں رہتا بلکہ دین کے پورے علمی و عملی اور تنظیمی ڈھانچے پر محیط ہو جاتا ہے تصوف کی روح اسلام کی ظاہری و باطنی سب جہتوں؛ اس کے وجود کے تمام پرتوں اور اس کی تہذیب کے کل دائروں میں سرایت کیے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوئے ہے اور یہی اسلام کا مطلوب و مقصود ہے۔

ارشاد باری ہے: فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (عمران/ 31) تم میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا۔ اس آیت مقدسہ سے واضح ہے کہ وہی اللہ کا محبوب ہوگا جو اتباع رسول میں کامل ہوگا۔

اس روشنی میں جب ہم حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مستعار کا ایک ایک پل اعمال و افعال و اخلاق اور عقائد میں سیرت نبویہ علیہ التحیۃ والثنا کا عکاس پاتے ہیں۔

شیخ عبد العزیز حسنی دمشقی فرماتے ہیں: کان آیۃ من السلف فی التقوی والاستقامۃ والعلم واتباع السنۃ۔ (جہان تاج الشریعہ/ 33) حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: تقویٰ، استقامت، علم اور اتباع سنت میں سلف کے نمونہ تھے۔

علامہ یٰسین اختر صاحب مصباحی اپنے تعزیت نامہ میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے وصال پر فرماتے ہیں: علم و عمل اور شہرت و مقبولیت کا جہان اٹھ گیا۔

پروفیسر اختر الواسع لکھتے ہیں: حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم و فضل زہد و ورع کے پیکر تھے۔

تصلب فی الدین: یہ ایک ایسی عظیم الشان اور ارفع و اعلیٰ صفت جمیلہ ہے جو ایک مومن کو درجاتِ عالیہ اور مناصب جلیلہ پر فائز المرام کر دیتا ہے اور اسے مقام محبوبیت سے ہمکنار فرما دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ (حم سجدہ / 30) بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہا ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے: من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استقبل الایمان (مشکوۃ شریف/ 30) جس نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کیا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے بغض رکھا اور اللہ ہی کے لیے کسی کو دیا اور اللہ ہی کے لیے روک رکھا تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔

حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصلب فی الدین، استقامت علی الحق اور اخلاص فی العمل

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں امتیازی شان کے مالک رہے۔ میرے اس دعوے پر سینکڑوں قلم شاہد عدل ہیں اور عالم اسلام اس کی گواہی دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔ تصانیف تاج الشریعہ،نقوشِ تاج الشریعہ، معارفِ تاج الشریعہ، پیغاماتِ تاج الشریعہ وغیرھم کتب کی ورق گردانی کرلیں۔ ٹیوی پر اُبھرنے والے نقوش کو آپ نے تصویر کے حکم میں مانا اور اس کے حرام ہونے کا فتوی صادر فرمایا اور تادم حیات قولاً وعملاً اس پر قائم رہے؛ مووی، تصویر کشی کو حرام جانا اور حین حیات شدت کے ساتھ اس کی مخالفت کرتے رہے؛ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعال کو ناجائز اور عدم صحت اقتدا کا موجب بتایا تو زندگی بھر اسی پر قائم رہے؛ فون کے ذریعہ استفاضہ کا تحقق نہیں ہوتا ہے۔ چلتی ٹرین پر نماز نہیں ہوتی ہے اگر تنگیٔ وقت کے باعث پڑھ لے تو اعادہ لازم ہے۔ مسئلہ۔ چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنے کو کراہیت سے تعبیر فرمایا صرف کہا نہیں بلکہ جو کہا تا زیست اس پر استقامت فرمایا۔ ذکر و اذکار اور اوراد و وظائف اور تمام عمل میں تصلب ؛ استقامت اور اخلاص کی جلوہ گری رہی اپنے معمولات زندگی میں کبھی کوئی فرق آنے نہیں دیا۔ جو کہتے وہی کرتے اور جو کرتے وہی کہتے۔ شریعت پر استقامت آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ جہاں فقہ وتصوف کے بالکلیہ قوانین عملی زندگی میں سمٹ جاتے ہیں۔ یہ ولایت کا ایک اہم اور اعلیٰ درجہ ہے اس لیے کہا جاتا ہے "الاستقامة علی الشریعة فوق الکرامة" آپ کی سب سے بڑی کرامت من کل الوجوہ شریعت پر استقامت ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف فقہ وتصوف سے کامل آپ کی حیات عبارت ہے۔ یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ چودھویں صدی میں آپ کی ذات امام الصوفیاء کی حیثیت رکھتی ہے.

تقویٰ کی لغوی تعریف: مفردات میں راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

(وقی، وقایہ) یعنی کسی شئے کی ضرر سے اور ہر اس چیز سے کہ جس سے اُسے نقصان کا اندیشہ ہو، حفاظت کرنا۔ (راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ص ۵۳۰، مادہ "وقی)

ارشاد باری ہے: **فوقاهم الله**۔ خدا تعالیٰ نے انہیں محفوظ کیا۔

وقاهم عذاب السعير۔ انہیں جہنم کے عذاب سے بچالیا۔

و ما لهم من الله من واق: کوئی انہیں خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا۔

ما لك من الله من ولي ولا واق: خدا کے سوا تمہارا کوئی مالک اور محافظ نہیں ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

قوا انفسکم واھلیکم نارا: خودکو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

اصطلاحِ شریعت میں تقویٰ سے مراد خود کو گناہوں کے جراثیم سے بالکلیہ دور رکھنا اور نامناسب اعمال سے بچانا ہے۔اس مقصد کے حصول کی خاطر مشتبھات اعمال سے بھی اجتناب کرنا ضروری ہے۔روایات میں آیا ہے کہ حلال وحرام کی سرحدیں تو واضح ہیں لیکن جو کوئی کھائی کے اردگرد چکر کاٹے گا ہوسکتا ہے وہ بھی کھائی میں جا گرے۔ (راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ص ۵۳۰، مادہ "وقی)

لیکن اہلِ باطن کی نگاہ میں تقویٰ اس چیز سے اجتناب ہے جس کے بارے میں ذکر ہو چکا ہے بلکہ حلال نعمتوں اور دنیاوی لذتوں سے بھی پرہیز کرنا سوائے ضرورت کی مقدار کے اور محرمات کا ارتکاب اور گناہ کو انجام دینا تو دور کی بات ہے۔(تفسیر المحیط الاعظم ج/278/1)

ارشاد باری ہے: **ذالك امر اللہ انزله اليكم ومن يتق اللہ يكفر عنه سيآته ويعظم له اجرا**۔ (طلاق/5) جوکوئی تقویٰ الٰہی اختیار کرے، خدا تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اسے اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے۔

ارشاد باری ہے: **ولو أن أهل الكتاب آمنوا واتقوا الكفرنا عنهم سيآتهم ولادخلناهم جنات النعيم**۔ (مائدہ/۶۵) اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے اور ہم سے ڈرتے رہتے تو ہم ان کے گناہوں کو معاف کردیتے اور انہیں نعمتوں کے باغات میں داخل کردیتے؟

ان آیات مذکورہ سے ہویدا ہے کہ یہ تقوی کے لغوی معنی کی جانب مشیر ہے اس میں محرمات سے دوری اختیار کرنے کا حکم ہے اور محرمات سے مراد گناہ کبیرہ ہے۔ (المیزان فی تفسیر القرآن ج/37/6ج/317/19)

ارشاد باری ہے: **إن تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيأتكم وندخلكم مدخلا كريما**۔ (نساء/۳۱) اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے پرہیز کرلوگے تو ہم دوسرے گناہوں کی پردہ پوشی کردیں گے اور تمہیں باعزت منزل تک پہنچادیں گے۔

دنیا وآخرت کی نجات وبھلائی کا مدار تقوی پر ہے۔ارشاد باری ہے: **یا أیها الذین آمنوا**

www.muftiakhtarrazakhan.com

اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون۔ (آل عمران/ 102) اے ایمان والو! اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور دنیا سے مت جاؤ مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ 1

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فأولئك هم الفائزون۔** (النور/ 52)

جس نے اللہ عز وجل اور اس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی؛ اللہ سے تعالیٰ سے ڈرا اور پرہیز گاری اختیار کیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

متقی کے بارے میں فرمانِ ربی ہے: **إن اللہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔** (النحل/ 128)

اللہ تعالیٰ متقین ومحسنین کے ساتھ ہے۔

ارشاد باری ہے: **واللہ ولی المتقین۔** (الجاثیہ/ 19) اللہ تعالیٰ متقین کا والی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **والعاقبة للمتقین۔** (الأعراف/ 128) عاقبت کی بھلائی متقین کے لیے ہے۔

ارشاد باری ہے: **ونجینا الذین آمنوا وکانوا یتقون۔** (فصلت/ 18) اور ہم نے مومنین ومتقین کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔

ارشاد باری ہے: **ثم ننجی الذین اتقوا۔** (مریم/ 72) ہم نے متقین کو کامیابی عطا کیا۔

ارشاد باری ہے: **إن للمتقین مفازا۔** (النباء/ 31) بے شک متقین کے لیے کامیابی ہے۔

ارشاد باری ہے: **ألا إن أولیاء اللہ لاخوف علیهم ولاهم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون۔** (یونس/ 62، 63/ والآیات فی ذلک کثیرۃ) بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے (اللہ کے اولیاء وہ لوگ جس نے) ایمان لایا اور تقویٰ اختیار کیا تقویٰ سے متعلق کثیر آیات ہیں۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ (الحجرات: ۱۳) بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان أولیاؤہ الا المتقون۔ (الانفال: ۳۴) اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں (یعنی تقویٰ اختیار کرنے والے ہی اللہ عزوجل کے دوست ہیں)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فمن کان لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرك بعبادة ربه أحدا۔ (الکھف/110) جو شخص اپنے سے وصل کا خواہاں ہے اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

رضی اللّٰه عنهم و رضوا عنه ذلك لمن خشی ربه۔ (البینۃ/ پ30) ان لوگوں سے اللہ راضی ہے اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہیں جو اپنے رب ڈرے۔

جملہ آیات واحادیث کو یکجا کر لیا جائے اور فکری مہمیز کو اس کی کرنوں میں ایڑ لگائی جائے اس کا ماحصل یہی برآمد ہوگا کہ فقہ وتصوف کا بنیادی مقصد اتباع شریعت ہے حصول تقوی احکام شریعہ کی بجا آوری پر موقوف ہے اور یافت تقوی کے بغیر وصل الٰہی ناممکن ہے البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے متقی بنا کر اپنا وصل عطا فرما دیتا ہے اتباع شریعت اسی وقت کارگر ثابت ہوگا جب بندہ صاحب ایمان ہو۔

اس کے تحت علامہ احمد بن احمد برنسی مغربی المعروف بہ زروق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: صدق التوجه مشروط بکونه من حیث یرضاه الحق تعالیٰ و بما یرضاه ولا یصح مشروط بدون شرطه۔ (ولا یرضی لعبادہ الکفر = الرمزج/ 39/ 7) فلزم تحقیق الا یمان (حجاب تصوف کا بھیانک چہرہ) تصوف کے لیے اس جانب توجہ کا صادق ہونا شرط ہے جو اللہ عزوجل کو پسند ہو جس کرنے سے وہ راضی ہو اور شرط کے بغیر مشروط نہیں پایا جاتا ہے (واضح ہے کہ اس شرط کے بغیر تصوف کا دعویٰ باطل ہوگا) جیسا کہ فرمان ربی ہے: اپنے بندوں کا کفر کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں (اس سے ثابت ہوا کہ) وجود تصوف کے لیے وجود ایمان مستلزم ہے۔

ارشاد باری ہے: وأن تشکروا یرضه لکم۔ (الرمزج/39/ 7) فلزم العمل بالاسلام (حجاب تصوف کا بھیانک چہرہ) اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے (اس سے ثابت ہوا کہ اسلام پر عمل کرنا لازم ہے۔

جب ان دونوں کے وجود سے حیات عبارت ہوتی ہے تو قلب خشیت مولیٰ سے لبریز ہو جاتا

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے اوراس کے بعد تقویٰ کا نورو جود باطن میں جگمگا اُٹھتا ہے؛ جس کے شعاعوں سے جسم ظاہر بھی تاباں ہوجاتا ہے۔

صوفیاء کرام کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ ہمہ وقت عبادت وریاضت اور بندگی میں مصروف رہتے ہیں اور ایمان نور سے قلب وجگر کو منور رکھتے ہیں جس کے سبب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوجاتا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجاتے ہیں اور اسی کا نام تصوف وطریقت ہے اور یہی اسلام کا مطلوب ومقصود ہے۔

ارشاد باری ہے: وما خلقت الجن والانس ألا لیعبدون۔ (القرآن) جن وانس کو نہیں پیدا مگر اس لیے کہ وہ عبادت کریں۔

اس سے معلوم ہوا کہ تخلیق جن وانس کا مقصود فقط عبادت ہے یاد رکھیں کہ عبادت واعمال کی دو قسمیں ہیں۔ اول جسمیہ دوم قلبیہ۔ پھر اعمال جسمیہ کی دو قسمیں ہیں: اوامر ونواہی: اوامر کی مثال جیسے نماز وروزہ۔ حج وزکوٰۃ وغیرہ۔ اور نواہی کی مثال قتل۔ زنا۔ چوری اور شراب وغیرہ اسی طرح اعمال قلبیہ کی بھی دو قسمیں ہیں: اوامر ونواہی۔ اوامر کی مثال جیسے اللہ۔ رسل۔ ملائکہ اور تمام کتب سماویہ پر ایمان اور (ایمان نام ہے تصدیق بالقلب کا یعنی ان تمام امور اور ان کے مقتضیات و مبادیات کی صداقت وحقانیت کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تصدیق کرنا) اخلاص۔ رضا۔ صدق۔ خشوع۔ خضوع اور توکّل ہے۔ نواہی کی مثال جیسے کفر۔ نفاق۔ کبر۔ عجب۔ ریا۔ غرور۔ حقد۔ حسد۔ ہے جس کا تعلق قلب سے ہے جو اول سے اہم ہے۔ (حقائق عن التصوف/14)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ألا و ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔ (بخاری فی کتاب الایمان/مسلم فی کتاب المساقات) جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے وہ صحیح ہے تو پورا جسم صحیح ہے وہ فاسد ہے تو پورا جسم فاسد ہے اور وہ دل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: أن اللہ لاینظر الی اجسادکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم۔ (مسلم کتاب البر) اللہ تعالیٰ تمہارے جسم وصورت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

یعنی اللہ عزوجل کی نگاہوں کا مرکز بندۂ مومن کا دل ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **یوم لاینفع مال ولابنون الامن آتی اللہ بقلب سلیم۔** (الشعراء/89/88) قیامت کے مال اور بیٹے نفع بخش نہ ہوں گے مگر جو شخص قلب سلیم لیکر بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا یعنی بروز محشر قلب سلیم ہی نفع بخش ہوگا۔

اس آیت کے تحت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: **و اما علم القلب معرفۃ امراضہ من الحسد والعجب والریاء ونحوھا فقال الغزالی آنھا فرض عین۔** (الاشباہ والنظائر للسیوطی/504) قلبی علم حسد۔ عجب اور ریاءاوراس جیسے امراض قلبیہ کی معرفت ہے اوراس سے متعلق امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان امور کی معرفت فرض عین ہے۔

صاحب الحقائق فرماتے ہیں: **تنقیہ القلب۔ تھذیب النفس من اھم الفرائض العینیۃ واوجب الاوامر الالھیۃ بدلیل ماورد فی الکتاب والسنۃ واقوال العلماء۔** (الحقائق عن التصوف) قلب کو پاک کرنا اور نفس کوسنوارنا فرائض عینیہ سے اہم ہے اور اوامرِ الٰہیہ سب سے زیادہ اہم ہے، انہیں دلائل کی بنیاد پر جوکتاب وسنت اوراقوال علماء میں وارد ہے۔

ان اُمور سے واقفیت کے لیےعلم فقہ و حدیث کا ہونا لازم ہےاس کےبغیراوامر ونواہی چاہےجسمیہ ہوں یاقلبیہ اس کی معرفت ناممکن ہے جب تک اس کا حصول نہیں ہوگااس پر بجا آوری نہیں ہوسکتی اور جب یہ نہیں ہوگا توتصوف کا تصوربھی محال ہوگااس سے ظاہر ہے کہ تصوف کے حصول کے لیےقرآن واحادیث اور فقہ کےعلم کا ہونا لازمی ہے اس کے بعد ہی ایک آدمی شریعت پرعمل کرکےصوفی بن سکتا ہے۔

اس لیےتو سیدنا سری سقطی علیہ الرحمۃ اپنے مرید امام الطائفہ سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمہ کو یوں دعادیتے ہیں: **جعلک اللہ صاحب حدیث صوفیا ولا جعلک صوفیا قبل صاحب حدیث۔** (صوفی باصفا/21) اللہ تعالیٰ تمہیں علوم حدیث سے بہرہ مندفرماکرصوفی بنائےاورحدیث دانی کا شعورعطاکرنے سےقبل صوفی نہ بنائے؟ حجت الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان احیاء العلوم میں اس کی شرح یوں فرماتے ہیں: **اشار الی من حصل الحدیث**

www.muftiakhtarrazakhan.com

والعلم ثم تصوف افلح و من تصوف قبل العلم خاطربنفسہ۔(صوفی باصفا /21) حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس نے حدیث وعلم حاصل کر کے وادیٔ تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا اور جس نے علم حاصل کرنے سے قبل ہی صوفی بننا چاہا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔

اسی لیے جسے علم شریعت سے آگاہی نہیں اُمور طریقت میں اس کی اطاعت واتباع اور اقتدا کرنا جائز نہیں۔ اس سے مرید ہونا درست نہیں وہ پیر بننے کے لائق نہیں اس کو پیر بنانے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ یہ علم طریقت بالکل کتاب وسنت کا پابند ہے:

سیدی ابو القاسم جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لایقتدی بہ فی ھذاالامرلان علمنا ھذامقیدبالکتاب والسنۃ۔ (صوفی باصفا/22 / 21 بحوالہ احیاء العلوم) جو شخص قرآن کا حافظ نہ ہو اور حدیث رقم نہ کرے اس امر (یعنی طریقت) میں اس کی اقتداء درست نہیں ہے کیوں ہم نے جان لیا یہ (طریقت) کتاب وسنت سے مقید ہے؟ نیز فرمایا: الطرق کلھامسدودۃعلی الخلق الا من اقتفی اثر الرسول علیہ الصلاۃ و السلام۔ (صوفی باصفا/22 بحوالہ احیاء العلوم) خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: من لم یزن أفعالہ و أحوالہ فی کل وقت بالکتاب و السنۃ لم یتہم خواطرہ فلاتعدہ فی دیوان الرجال۔ (صوفی باصفا/22 بحوالہ قشیریہ) جو ہر وقت اپنے تمام افعال واحوال کو قرآن واحادیث کے میزان پر نہ تولے اور اپنے قلبی واردات پر اعتماد کرے اسے مردوں کے دفتر میں نہ شمار کر۔

جب اس کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا تو اب اس روشنی میں حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک ایک ورق کا مطالعہ کریں تو اس کی ایک حسین وجمیل۔ خوبصورت و دلکش۔ پرنور بارونق تصویر کامل کی شکل میں نظر آئیں گے اور کہنا پڑے گا کہ چودھویں صدی کے اواخر اور پندرھویں صدی کے اوائل میں سب سے بڑے متقی سب سے بڑے صوفی سب سے بڑے صابر و شاکر سب سے بڑے قانع سب سے بڑے مبلغ سب سے بڑے روحانی پیشوا حضور تاج الشریعہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی کی ذات بابرکات ہے۔

حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ولادت 24 ذیقعدہ136 1 مطابق23 نومبر 1943 کو محلہ سوداگران ہوئی عقیقہ محمد نام پر ہوااور محمد اسماعیل رضا نام تجویز کیا گیااختر رضا پکارو نام ہوامشربی نسبت سے قادری اور جامعہ ازہر تعلیم پانے کے سبب ازہری کہا گیا۔ جب آپ اپنی عمر کے 4 سال 4 ماہ4دن کے ہوئےتومفتیٔ اعظم ھندنے بسم اللہ خوانی کرائی۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم والدین سے حاصل کی اس کے بعد1952 میں اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ لیااورعصری تعلیم سے آراستہ ہوئے پھر منظر اسلام سے درس نظامی کی تکمیل کی1383 مطابق 1963 میں مصر گئے 1386 مطابق 1966 میں کلیہ اصول الدین اول نمبر سے کامیاب ہوئے اورصدر مصر جناب کرنل عبدالناصر کے ہاتھوں کامیابی کاایوارڈ پایا۔

مصر سے ہندلوٹے تومفتی اعظم ہند نے استقبال کیا ٹرین سے اُترتے ہی گلے لگایا پیشانی کو بوسہ دیا اور ہزاروں دعاؤں کے ساتھ ارشادفرمایا۔ کچھ لوگ مصر گئے اور بدل کرآئے مگر میرے بیٹے پر جامعہ کی تہذیب کا کچھ اثرنہیں ہوا۔ شعبان 1388 مطابق3 نومبر1968 میں علامہ حسنین رضا علیہ الرحمہ کی دختر نیک اختر سے عقد ہواجس سے ایک صاحبزادہ اور پانچ صاحبزادیاں ہیں، جواس وقت جانشینی کے منصب پر فائز ہیں۔

درس و تدریس: آپ نے 1967ء میں منظر اسلام کے مدرس ہوئے 1978ء میں صدرالمدرسین بنےاور1980ءتک اس عہدے پر فائز رہے 1981 / 1980ء میں مفتی اعظم ہند علالت کے بعد واصل بحق ہو گئےتو تدریس سے کچھ دنوں کے لیےالگ ہونا پڑا کچھ عرصہ کے بعد اپنے دولت کدہ پردرس قرآن کا آغاز فرمایا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد بخاری کا درس دینا بھی شروع فرمادیا۔اس کے بعد آپ نے اپنے قائم کردہ مرکزی دارالافتاء میں تخصص فی الافتاء کا آغاز فرمادیا اوراس شعبہ کے طلباءکومشق افتاکے ساتھ شرح عقود رسم المفتی ۔الاشباہ والنظائر۔فواتح الرحموت اور بدائع الصنائع وغیرہ کادرس بھی دینے لگےاور یہ سلسلہ آخری حیات تک جاری رہا۔

مہارت تامہ: عربی، فارسی، اردو، انگلش اورھندی زبان کے ماہر تھےفنون میں۔قرآن، علوم قرآن، احادیث علوم الاحادیث فقہ، اُصولِ فقہ،فرائض،نحو،صرف،معانی،بیان،بدیع،لغت،

www.muftiakhtarrazakhan.com

ادب، عروض، قوافی، قرآت؛ تجوید او فاق، اعداد، کلام، مناظرہ، ہندسہ، حساب، ریاضی، ہیئت، توقیت، تکسیر، تصوف، سلوک اور علوم اخلاق وغیرہم پر مہارت تھی۔ 1966ء سے فتوی نویسی کا آغاز فرمایا جو حین حیات برقرار رہا۔

بیعت وارادت: بچپن ہی میں مفتی اعظم ہند نے اپنی ارادت میں لے لیا۔ 8/شعبان 1381 مطابق 15 جنوری 1962 صبح 8 بجے محفل میلاد میں شریک ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں حضور مفتی اعظم ہند نے جمیع سلاسلِ عالیہ قادریہ وجملہ سلاسل طریقت اور حدیث مسلسل بالاولیت کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ تمام اوراد ووظائف، اعمال واشغال، دلائل الخیرات، حزب البحر اور تعویذات کی اجازت دی۔ حضور مفسر اعظم ہند نے قبل فراغت ہی اعلیٰ حضرت کا جانشین منتخب فرمایا۔ مفتی اعظم نے آخری ایام میں تحریری اور اعلانیہ اپنا جانشین مقرر فرمایا.15/ 14 نومبر 1984 میں عرس قاسمی کے موقع پر مارہرہ مطہرہ میں احسن العلماء اور سید العلماء علیہما الرحمہ نے جانشین مفتی اعظم ہند کا استقبال فرمایا اور قائم مقام مفتیِ اعظم ہند کا نعرہ لگایا اور دونوں بزرگوں نے خانقاہ برکاتیہ کی خلافت سے نوازا۔

مریدین ومتوسلین: آپ نے دنیا کے بیشتر ممالک کے تبلیغی دورے فرمائے۔ کروڑوں میں آپ کے مریدین پائے جاتے ہیں۔ سادات، علماء، فقہاء، صوفیاء، سجادگان زمن، محدثین، مفسرین محققین بلکہ ہر طبقہ لوگ آپ سے ارادت رکھتے ہیں۔ خلفاء کی تعداد بھی کثیر ہیں فہرست خلفاء میں اجمالاً خلفاء کا ذکر ہے۔ اس طرح پوری دنیا میں آپ نے قادریت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ڈنکا بجایا۔ آپ نے 6/مرتبہ حج بیت اللہ کیا 61/کتابیں رقم کیں۔ قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہوئے تاج الشریعہ کے لقب سے ملقب کیے گئے۔ ان گنت خصوصیات ہیں جس کا ذکر یہاں ممکن نہیں۔

روزمرہ کے معمولات: فجر کی نماز کے بعد قصیدہ بردہ شریف کی تلاوت ہوتی اوراد وظائف پڑھ کر ناشتہ کرتے اس کے بعد زائرین سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہوتا جو جس مقصد کے لیے آئے ہوتے۔ اس کی ضرورت پوری فرماتے۔ یہ سلسلہ ڈیڑھ بجے تک جاری رہتا۔ اس کے بعد غسل فرماتے ظہر کی نماز ادا کرتے اور کھانا تناول فرما کر لیٹ جاتے۔ عصر کے قریب بیدار ہوتے چائے نوشی ہوتی نماز عصر ادا فرماتے۔ دلائل الخیرات کی تلاوت ہوتی اوراد ووظائف پڑھتے یہاں تک کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

نمازِ مغرب کا وقت شروع ہوتا۔ نماز مغرب ادا فرما کر ڈرائنگ روم میں تشریف لاتے۔ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری فرماتے۔ اس کے بعد تحریری کام کرتے یا کوئی کتاب سماعت فرماتے عشاء کا وقت آجاتا۔ نماز ادا فرماتے پھر کھانا تناول فرماتے۔ یہ آپ کے روزمرہ کا معمول تھا۔ جب گھر پر ہوتے۔ یہ باتیں اس ایام کی ہیں جب بہت نحیف ہوگئے۔ سفر میں کچھ معمولات میں تبدیلیاں آتی تھیں لیکن ذکرواذکار۔ اوراد ووظائف اور اوقات نماز کی کامل پابندی ہوتی تھی۔ نیٹ پر پوری دنیاں آئے سوالوں کا جواب دیتے درس وتدریس کا سلسلہ رہتا تصنیفات ،تالیفات، مقالات، تقریظات ودیگر تحریری مشاغل میں منہمک رہتے۔ سفر میں بھی یہ سلسلہ جاری رہتا شاعری میں نعتیہ شاعری فرماتے رشدوہدایت کا سلسلہ بھی جاری رہتا؟ (بحوالہ نقوش تاج الشریعہ سوانحی خاکہ/88)

آپ کی ذات شریعت وطریقت کی جامع تھی۔ اوامر جسمیہ وقلبیہ سے حیات عبارت تھی نماز، روزہ، حج وزکواۃ ودیگر احکام الہیہ پر کامل کاربند تھے۔ توبہ، تقویٰ، استقامت، صدق، اخلاص، زہ، ورع، توکل رضا، تسلیم، ادب، عشق، محبت ذکر، مراقبہ اور اس طرح کے دیگر کمالاتِ جسمیہ وقلبیہ سے متصف تھے۔ نواہی جسمیہ وقلبیہ سے اتنے دور تھے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔

چوری، زنا، شراب، سود، کذب ودیگر اُمور ناپاک کے جراثیمی دھبوں سے بھی دامنِ حیات محفوظ رہا۔ غیبت، چغلی، فخروتکبر، حسد ونخوت، لڑائی جھگڑا، ظلم، بغاوت، بخالت، کینہ، خیانت، فریب، دھوکہ، غضب، عداوت، حرص، اُترانا، مداہنت، حق سے اکڑنا، مکر، دغا اور جیسے دیگر امراضِ قلبیہ سے دل آزاد رہا۔ اس لیے زمانہ نے آپ کو متقیٔ کہا لکھا۔ اس کے لیے نقوش تاج الشریعہ، تصانیف تاج الشریعہ، معارف تاج الشریعہ، جہان تاج الشریعہ کا مطالعہ مفید بخش ہوگا۔

علم ظاہر کے بحر ذخار تھے تو علم باطن کے بھی تاجدار تھے۔ مفتیٔ عالم اسلام تھے تو متقیٔ اعظم زمان بھی تھے قرآن واحادیث پر کامل درک تھا تو فقہ وتصوف کے رمز آشنا بھی تھے اور اس سے حیات کا ہرایک ورق رنگین بھی تھا شریعت وطریقت فقہ تصوف سے زندگی عبارت تھی اسی لیے کسی نے قطب الارشاد کہا تو کسی نے سراپا عشق عرفان قرار دیا پندرھویں صدی میں آپ سے بڑا کوئی صوفی نظر نہیں آتا۔ پندرھویں صدی کے ایام اواخر میں آپ سے بڑا علمی میدان یا عملی میدان میں صوفی نظر نہیں آتا آپ اپنے دور میں امام الصوفیہ بھی ہیں اور امام العلماء بھی ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

5

بابِ سوم

مقبولیتِ عامہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

8

تاج الشریعہ: دیارِ عرب میں
اسفار و محاضرات اور خدمات و اثرات

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی، بمبئی

آج سے پانچ برس پہلے خاکسار غلام جابر شمس نے 'تاج الشریعہ: فاتح عرب وعجم' کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی تھی، جو چھپتے چھپتے رہ گئی۔ تا آں کہ حضور تاج الشریعہ کا سانحۂ ارتحال پیش آ گیا۔ خیال آیا کہ اب شائع ہو جائے۔ جب کمپیوٹر کی طرف رجوع کیا، تو ہارڈ ڈسک خراب ہونے کی وجہ سے اس فائل کے ضائع ہونے کی خبر ملی۔ کلیجہ دھک سے رہ گیا اور نہایت افسوس ہوا۔ خیر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ غم وصال پر ملال سے جب ذرا دل دماغ ہلکا ہوا، تو پھر پلٹ کر اس طرف متوجہ ہوا۔ اب جو تحریر سامنے آئی، وہ کتاب 'تاج الشریعہ: ماہ و سال کے آئینے میں' کے نام سے ۶۴ رصفحات پر مشتمل چھپ چھپا کر بموقع عرس چہلم بریلی شریف سے بمبئی تک تقسیم عام ہوئی۔ اس اجمالی اشاریہ نما حیات تاج الشریعہ کو قارئین و شائقین نے بے حد پسند کیا اور بعض باذوق حضرات نے فرمائش بھی کر ڈالی کہ اسی نہج پر اس اجمال کی تفصیل ہو جائے، تو کیا ہی خوب ہو۔

اپنی ذاتی دل چسپی اور 'خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم' کے پیش نظر اس طرف توجہ مبذول ہے اور کچھ کر گزرنے کا عمل جاری ہے۔ اس زیر ترتیب کتاب کا منہج وہی ہے، جو 'تاج الشریعہ: ماہ و سال کے آئینے میں' کا ہے۔ یعنی حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی عملی زندگی اور ان کی گوناگوں تاریخ ساز خدمات کو باعتبار سنہ عیسوی ہر برس کی کارگزاری سمیٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس زیر ترتیب کتاب کا ایک باب درج بالا عنوان بھی ہے۔ جب سے ہوش سنبھالا، سنتا رہا کہ اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت کو عرب ممالک میں مطعون اور البریلویۃ کے نام سے معنون کیا جا رہا ہے اور ایسا ایک خطرناک سازش کے تحت کیا جا رہا ہے۔ اس لیے بھی یہ عنوان اس خاکسار کے لیے کچھ زیادہ ہی دل چسپی کا باعث ہے۔ ہمارے علما و مشائخ سے جو کچھ ہو سکا، انہوں نے دفاع کیا۔ لیکن حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے، ان کی عربی کتابوں اور مقالات نے، ان کے متواتر دوروں اور دوروس

www.muftiakhtarrazakhan.com

ودراسات نے، ان کے مکالمات ومذاکرات نے اوران کی بافیض صحبتوں نے، جوکارنامہ سرانجام دیا، وہ اس تاریخ کا ایک انمٹ نقش حسین ہے۔ ذیل کی تحریر کا مطالعہ تناظر میں کیا جائے۔ یہ تحریر ابھی اساسی ومتنی مواد پر ہی مشتمل ہے، ابھی اس میں بہت کچھ اضافہ کاامکان ہے۔جس کی تکمیل کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

حضورتاج الشریعہ قدس سرہ کا پہلا سفرکسی عربی ملک کا اس وقت ہوا، جب آپ ۱۹۶۳ء میں جامع ازہر مصر تشریف لے گئے اور اسلامی دنیا کی سب سے بڑی درسگاہ 'جامع ازہر' مصر کے 'کلیۃ اصول الدین' میں داخل ہوئے۔ افہام وتفہیم اور اظہار مافی الضمیر میں آپ کوکوئی دقت پیش نہیں آئی، بلکہ فصیح وبلیغ عربی اسلوب بیان میں گفتگوکر کے سب کومحوحیرت کردیا۔ اساتذہ کا تاثر تھا کہ یہ توہندی عجمی لگتا ہی نہیں، جو باعثِ تعجب ہے۔ امام احمد رضا کے بارے میں عرب علمانے کہا تھا کہ 'یہ خلقتاً یعنی پیدائشی طور پر ہندی ہیں، مگر فطرتاً عربی ہیں'۔ تاج الشریعہ اسی ہندی خلقت اورعربی فطرت کے پرتو تھے۔ تاج الشریعہ کے دادا حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامدرخان قادری قدس سرہ کی بھی عربی دانی میں کچھ اپنے والد ماجد امام احمد رضا جیسی شان اور بانکپن تھا۔

۱۹۶۴ء میں پورے مصر میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر اس وقت کے نوجوان عالم مولانا اختر رضا کو صدر مملکت مصر جمال عبد الناصر کے ہاتھوں اوارڈ ملا۔ ۱۹۶۵ء میں ساٹھ برس کی عمر میں ۱۲/ جون کو والد ماجد کا وصال ہوا۔ جب کہ آپ جامع ازہر میں زیر تعلیم تھے۔ شدت غم اور شدید ماحول میں آپ نے ایک تعزیتی نظم لکھ کر اپنے بڑے بھائی ریحانِ ملت کو روانہ کی، جو درد وغم کی منہ بولتی داستان تھی۔ اس کے باوجود ۱۹۶۵ء میں ہی جامع ازہر کے سالانہ امتحان میں اعلیٰ وامتیازی نمبرات حاصل کر کے پورے مصر میں اول نمبر آئے۔ ممتحن کے علم کلام پر سوال کرنے پر ایسی شرح و بسط سے جواب دیا کہ اساتذہ وممتحن حضرات ششدر رہ گئے۔ اس حصول نعمت پر یہاں برادر اکبر ریحانِ ملت مولانا شاہ ریحان رضا نے ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' ماہ ستمبر کے شمارے میں شاندار رپورٹ لکھ کر خدا کا شکر اور دلی مسرت کا اظہار کیا۔ امتیازی واول نمبر آنے پر وطن مالوف بریلی میں خوشی کی لہر اور ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' بریلی کا ادارتی صفحہ مارے مسرت کے گونج اٹھا۔

۱۹۶۶ء میں تکمیل تعلیم کی۔ سارے امتحانات میں اول درجے سے کامیابی ملی اور جامعہ کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ارباب حل وعقد نے سنداور جامع ازہرایوارڈ پیش کیا۔ بریلی شریف واپسی ہوئی،تو مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے نور افشاں ومسرت افزا جلو میں اہل خاندان، علمائے کرام،طلبائے منظر اسلام، احباب ومتعلقین،معتقدین ومریدین نے بریلی اسٹیشن پر پرجوش استقبال کیااور برادر اکبر ریحانِ ملت مولانا شاہ ریحان رضا نے ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' ماہ دسمبر کے شمارے میں خوب صورت کوائف نامہ لکھ کرشائع کیا۔

۱۹۸۲ءمیں حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے غالباً پہلی بار بغداد معلیٰ، ملک عراق کا سفر فرمایا اور وہاں کے مشہور مقامات وزیارات کی دید وحاضری سے مشرف ہوئے۔ بغداد میں دربار غوث پاک، نجف اشرف میں حضرت شیر خدا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور کربلائے معلیٰ کی زیارت کی۔جس کی روداد ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، جواس وقت خادم اور شریک سفر تھے، نے لکھی اور ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف میں شائع کیا۔ یہ شمارہ فی الوقت پیش نظرنہیں کہ کچھ تفصیل درج ہوسکے۔اس طرف اشارہ خاکسار راقم غلام جابر شمس نے کبھی یوں کیا تھا: 'عراق میں بغداد، نجف اشرف اور کربلائے معلیٰ کی زیارت کی'۔

[تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸، ص:۹]

☆......ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، جو پہلے خادم خاص کا فریضہ انجام دیتے تھے،سفرعراق کے متعلق ایک سنتوں بھرا عمل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

'مخدوم گرامی وقار حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری اور میں چوں کہ ہوٹلوں میں گوشت نہیں کھاتے تھے۔اس لیے ہم دونوں نے سبزی والا کھانا الگ لگوالیا تھا۔تاکہ میز پر کھانے سے بھی بچ جائیں گے اورالگ تھلگ سادہ کھانا کھالیں گے۔کھانے میں ایک زبردست عالم دین مولانا ایوب صاحب بھی تھے۔علامہ ازہری کے اس طریقہ سے کھانے سے بہت متاثر ہوئے اور کہا: 'الحمدللہ! آج بھی ایسے اللہ کے بندے ہیں، جو ہر کام میں سنت اور طریقہ اسلامی کا اتنا خیال رکھتے ہیں'۔ پاکستانی وفد بھی ہم لوگوں کواس طرح کھاتے دیکھ رہا تھا۔لیکن کوئی کچھ بولا نہیں۔کھانے سے فارغ ہوکرہم پانچوں ساتھیوں نے نماز ظہرادا کی اورصوفے پر کچھ دیر کے لیے لیٹ گئے۔ ادھر مولانا ایوب صاحب نے تصوف اور دیگر مسائل دقیقہ پر سوال کر لیے۔ اب

www.muftiakhtarrazakhan.com

پاکستانی وفد اور اپنے ساتھ کے سب لوگ چپ۔ میں تھوڑا سا دور کھڑا ہوا سن رہا تھا۔ جب دیکھا کہ سب لوگ گونگے بن گئے ہیں، ہندوستانی اور پاکستانیوں کی بڑی بے عزتی ہوگئی، تو میں حضرت علامہ ازہری کو صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں اٹھالایا۔ پھر انہوں نے ہر سوال کا عالمانہ جواب دیا۔ مولانا ایوب اچھل پڑے۔ دیگر علما و مشائخ بھی بہت مسرور ہوئے اور سب نے حضرت کی دست بوسی کی اور بہت سراہا'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص:۵۸۰]

۱۹۸۳ء میں آپ نے حجاز اقدس کا سفر کیا اور پہلے حج و زیارت کی سعادت حاصل کی۔ رب کریم کا کرم ہوا اور رسول رحمت کی عنایت ہوئی، تو اس کے دو برس بعد ۱۹۸۵ء میں آپ نے دوسرا حج کیا اور زیارت مدینہ منورہ سے اپنے آپ کو مشرف کیا۔ قدرت کی نوازش زوروں پر تھی، ماشاء اللہ۔ اس برس کے ماہ اپریل میں حضور تاج الشریعہ اور علامہ ارشد القادری علیہما الرحمہ نے ۲۱ر اپریل کو لندن کا سفر کیا اور 'حجاز کانفرنس' میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کی صدارت بھی تاج الشریعہ نے فرمائی۔ تاج الشریعہ کا یہ صدارتی خطاب نایاب بی بی سی لندن سے نشر بھی ہوا تھا۔ خیر:

'لندن سے حرمین شریفین حاضر ہو کر عمرہ کے مناسک ادا کر کے ار جون کو بریلی شریف مراجعت فرمائی'۔ [تاج الشریعہ: ماہ و سال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸، ص:۱۲]

۱۹۸۶ء میں آپ کو تیسرے حج کا موقع میسر آیا۔ لیکن زیارت مدینہ منورہ سے محرومی رہی۔ یہ محرومی اس کے اگلے ہی برس ۱۹۸۷ء میں 'خیر کثیر' کا مژدۂ جانفزا لے آئی۔ 'خیر کثیر' یوں ثابت ہوئی کہ اگست کے مہینے میں یہ تیسرا حج تھا، جو مع اہل و عیال ادا کیا۔ اس برس وہاں ایک ناگہانی بات پیش آئی کہ آپ کو بلا وجہ شرعی و قانونی پسِ دیوارِ زندان رکھا گیا اور پھر بغیر مدینہ پاک کی حاضری کے ہندوستان بھیج دیا گیا'۔

[تاج الشریعہ: ماہ و سال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸، ص:۱۳]

بمبئی واپسی پر محمد علی روڈ، مینارہ مسجد کے پاس شاندار استقبال اور احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ بمبئی میں تاج الشریعہ نے جو بیان دیا تھا، ہفت روزہ 'اخبار نو' دہلی میں ۳ر تا ۹ر اکتوبر کو شائع ہوا'۔ یہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

احتجاجی سلسلہ ہند و پاک سے پھیل کر مغربی مما لک تک پہنچ گیا۔ لندن میں ورلڈ اسلامک مشن کا وفد، جس میں جید و مقتدر علمائے اہل سنت شامل تھے، نے شاہ عبد اللہ و سعودی شہزادوں اور سعودی حکومت کے اہل کاروں سے مل کر اصولی و قانونی احتجاج درج کرایا اور گفتگو کی۔ نتیجے میں سعودی شہزادگان و اہل کاران نے وفد کے مطالبات مان لیے۔ یہ وقوعہ ایک خاص پس منظر [نجدی شرارت] رکھتا ہے۔ لیکن مشیت ایزدی کچھ اور تھی۔ حکومت سعودیہ کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور خصوصی ویزا دے کر دوبارہ بلانا پڑا۔ یہ تفصیلات آپ کی کتاب 'سعودی مظالم کی کہانی، اختر کی زبانی' میں موجود و مطبوع ہیں'۔

[تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸، ص: ۱۳]

۱۷ ر فروری ۱۹۸۷ء کو آپ نے جھریا، دھنباد، بہار کا دورہ کیا۔ سعودی ظلم و بربریت کی ٹیس اور دیار مدینہ منورہ حاضر نہ ہونے کی ہوک آپ کے دل بے تاب میں رہ رہ کر اٹھتی تھی، جھریا کے جلسے میں کسی نعت خواں نے جب جمال یار کا نغمہ چھیڑا، تو آپ آب دیدہ ہو گئے۔ اسی منبر رسول پر آپ کی نوک زبان و قلم سے وہ مشہور درد بھری نعت وجود پذیر ہوئی، جس کا مطلع و مقطع یہ ہے:

داغِ فرقتِ طیبہ قلب مضمحل جاتا کاش! گنبد خضرا دیکھنے کو مل جاتا
ان کے در پہ اختؔر کی حسرتیں ہوئیں پوری سائلِ درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

ماہ مئی ۱۹۸۷ء میں میں دنیا بھر کے متعدد مما لک میں ان سلسلے وار احتجاجوں اور مظاہروں کا اثر یہ سامنے آیا کہ سعودی سفیر برائے ہند دہلی فواد صادق مفتی نے معافی چاہی اور سعودی حکومت نے خاص ویزا دے کر آپ کو عمرہ ادا کرنے کی دعوت دی۔ دہلی میں قائم سعودی سفارت خانہ اور وہاں جدہ و مدینہ منورہ میں حکومتی کارندوں نے خاص اہتمام اور خیر مقدم بھی کیا۔ گیارہ روزہ اس سفر خاص میں عمرہ ادا کیا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی'۔

[تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸، ص: ۱۴]

اس خصوصی سفر کا دورانیہ ۱۶ ر روزہ تھا۔ پچھلے سال کی گیارہ روزہ اسیری و محبوسی اور اس سال کے اس سولہ روزہ قیام و اہتمام نے حرمین شریفین میں آپ کا ایک خاص فاتحانہ تعارف پیش کر دیا۔ سعودی حکام اور سخت گیر نجدی علما کی نازیبا حرکتوں اور بے جا تدبیروں پر بانسوں پانی پھر گیا۔ اس

www.muftiakhtarrazakhan.com

موقع سے سعودی حکام اور شہزادوں نے مجبور ہو کر جو بیان صفائی جاری کیا تھا، یہ تھا:

’حرمین شریفین میں ہر مسلک و مذاہب کے لوگ اب آزادانہ اپنے طور طریقوں سے عبادت کریں گے۔ ’کنز الایمان‘ پر پابندی میرے حکم سے نہیں لگائی گئی ہے۔ مجھے اس کا علم بھی نہیں ہے۔ اب میلاد کی محافل آزادانہ طریقوں پر ہوں گی۔ کسی پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ سنی حجاج کرام کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی‘۔ [روزنامہ ’الاہرام‘ قاہرہ [مصر] مجریہ ۱۲؍ربیع الاول ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء، روزنامہ ’جنگ‘ لندن، ۳؍مارچ ۱۹۸۷ء/ ۱۴۰۷ھ]

حضرت مفتی محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی، مدیر ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف اس قضیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

’تاج الشریعہ کے تصلب اور استقامت علی الدین کا ایک مشہور واقعہ اس وقت معرض وجود میں آیا، جب آپ ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء میں تیسرے حج کے لیے تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ اپنے رفقا کے ساتھ نمازیں الگ پڑھ رہے تھے اور دیگر سنی حجاج کرام بھی الگ نمازیں پڑھنے کی تلقین کر رہے تھے۔ بایں سبب سعودی حکومت نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ جیل میں وہابی ائمہ کے پیچھے نماز کے عدم جواز پر حکومت کے زر خرید علما سے آپ کا مباحثہ اور مناظرہ ہوا۔ جس میں آپ نے اپنے مبرہن و مدلل جواب سے سعودی علما کو لاجواب کر دیا۔ اس موقع پر حکومت نے آپ کو بزور طاقت بھی اپنا موقف بدلنے پر مجبور کرنا چاہا، مگر اس مرد حق پرست کی جرأت و ہمت کو سلام کہ حکومت کا کوئی بھی حربہ آپ کے پایہ استقلال کو ڈگمگا نہ سکا‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘ ۲۰۱۸ء، ص: ۴۰]

اسی سلسلے میں مولانا محمد عبد الحلیم رضوی، ہبلی، کرناٹک لکھتے ہیں:

’۱۹۸۶ء میں حقیر بھی حج و زیارت کے لیے گیا تھا۔ دوپہر کا وقت شدت کی گرمی تھی۔ طواف زیارت کے لیے پہنچا تھا۔ مسجد حرام کے باہر حضور پر نور ماحی فسق و فجور مرشد برحق تاجدار اہل سنن فرزند مفسر اعظم ہند تاج الشریعہ بدر الطریقہ کا حسین و خوب صورت چہرہ دور سے نظر آیا۔ دیکھ کر شک ہوا کہ کوئی مصری یا ترکی شیخ ہوں گے۔ قریب ہوا۔ سلام عقیدت و محبت پیش کیا۔ سرخ گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹ، جنبش ہوئی۔ سلام کا جواب سن کر دل باغ باغ ہوا۔ بڑی جرأت و ہمت کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے پوچھا: 'حضور کا معلم نمبر اور خیمہ نمبر کیا ہے۔عنایت فرمائیں'۔ خیمہ نمبر حاصل کر کے دوسرے دن مقام منی میں خیمے پر جا پہنچا۔ میرے ساتھ چند مرد حضرات اور معمر عورتیں بھی تھیں۔ مردوں کو تو آمنے سامنے بیعت فرمایا۔ مگر عورتوں کے لیے اس چھوٹے سے خیمے کے اندر درمیان میں ایک پردہ لٹکائے ہوئے تھے۔ پردے کے پیچھے آپ کی اہلیہ پیرانی اماں بیٹھی تھیں۔ حضور تاج الشریعہ پیرانی اماں سے مخاطب ہوکر کلمہ طیبہ، توبہ، استغفار پڑھاتے اور مرید ہونے والی عورتیں پیرانی اماں کی آواز پر بالکل پست آواز سے پڑھتیں۔ تاکہ یہ آواز تاج الشریعہ کے کانوں تک نہ پہنچے۔ ایسا کمال احتیاط، جس کی مثال نہیں ملتی'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص:۵۷۸، ۵۷۹]

اسی تعلق سے ایک بیان یہ بھی ہے۔ مولانا محمد عبد الحلیم رضوی، ہبلی، کرناٹک آگے لکھتے ہیں:

'۱۳؍ اگست ۱۹۸۶ء کو رات کے ۳؍ بجے مکہ مکرمہ میں آپ کی قیام گاہ سے آپ کو سعودی حکومت نے گرفتار کر کے آپ سے بے جا سوالات کیے۔ آپ نے جمعہ کہاں پڑھا؟۔ جواب تھا۔ 'میں مسافر ہوں اور مسافر پر جمعہ کی نماز فرض نہیں۔ ظہر قیام گاہ پر پڑھ لی'۔ آپ حرم شریف میں با جماعت نماز کیوں نہیں پڑھتے؟۔ جواب تھا: 'آپ لوگ حنبلی ہو اور ہم حنفی۔ غیر حنفی امام اگر حنفی مقتدی کی اقتدا کرے، تو حنفی مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اس لیے میں نماز علیحدہ پڑھتا ہوں'۔ اس طرح کے اور بھی بے جا سوالات تھے۔ ہر سوال کا مسکت جواب اور معقول جواب، سعودی حکمراں ہکا بکا رہ گئے اور ۱۱؍ دن تک آپ کو جیل میں رکھا گیا۔ ادھر دنیائے سنیت میں ہل چل مچی ہوئی تھی۔ دنیا کے بیشتر ممالک جلسہ وجلوس کی شکل میں احتجاج کر رہے تھے۔ بالآخر حکومت سعودی نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور حضور تاج الشریعہ کو دوبارہ بلا کر مدینہ طیبہ کی زیارت کرائی'۔

[سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص:۵۷۹]

☆...... حضرت مولانا انصار احمد مصباحی، دار العلوم معینیہ رضویہ منماڑ، بحوالہ 'حیات تاج الشریعہ، ص:۴۶' لکھتے ہیں:

'کبھی کبھی عمل سے زیادہ ردعمل کارگر ثابت ہوجاتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ کی اسیری اور سعودی مظالم کے مذکورہ واقعہ کا بھی کچھ ایسا ہی اثر دیکھنے میں آیا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

پوری دنیا میں بین الاقوامی مظاہرے ہوئے۔ ورلڈ اسلامک مشن لندن، رضا اکیڈمی بمبئی، سنی جمعیۃ العلما بمبئی، جمعیت علمائے پاکستان سمیت سبھی سنی تحریکوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ ۲۱؍مئی ۱۹۸۷ء کو سعودی سفارت خانہ [دہلی] سے فون آیا اور ایک ماہ کی خصوصی زیارت کے لیے ویزا کا اعلان کیا گیا۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۸۲۲]

☆......مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی کلکتہ، بحوالہ 'مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفا' لکھتے ہیں:

'جب جانشین مفتی اعظم علامہ محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۸ء میں حج وزیارت [غالباً صرف عمرہ] کے لیے تشریف لے گئے، تو علامہ سید محمد علوی مالکی نے اپنی تصنیف کردہ کتابیں عنایت فرمائیں اور بہت ہی قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھا۔ امام احمد رضا قادری بریلوی کے پوتے ہونے کی حیثیت سے اور حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے جانشین کی وجہ سے بہت عزت افزائی فرمائی اور دعائیہ کلمات سے نوازا'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص:۱۱۱]

۱۹۹۴ء میں تاج الشریعہ نے حرمین شریفین کا سفر کر کے عمرہ کرنے کی سعادت پائی اور علمائے حجاز اقدس سے ملاقات وتبادلۂ خیال کیا اور جگہ جگہ محفل میلاد مبارک مجلسوں میں شرکت کی۔ اس عمرے کی کچھ خاص باتیں یہ ہیں:

'رمضان مبارک کے مہینے میں عمرہ ادا کیا۔ ساتھ میں جناب عبد الغفار رضوی عرف 'بابو بھائی' اور جناب محمد سعید نوری صاحب بھی تھے۔ اسی موقع پر تاج الشریعہ نے سعید نوری صاحب کو خلافت عطا فرمائی۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ شاہ محمد ضیاء الدین قادری رضوی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد فضل الرحمہ کے مکان میں برپا 'محفل میلاد پاک' میں شرکت کی، جہاں آپ کی ملاقات پاکستان سے آئے ماہر رضویات اور سعادت لوح وقلم پروفیسر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ سے ہوئی'۔

[تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸ء، ص:۱۹]

☆......حضرت مولانا محمد عظیم رضا مرکزی، استاذ جامعۃ الرضا بریلی شریف لکھتے ہیں:

'جناب سید یوسف رضوی صاحب [دبئی] نے، جو کہ نیک سیرت اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں، مجھ

www.muftiakhtarrazakhan.com

راقم الحروف سے قیام دبئی کے دوران حضور تاج الشریعہ رحمۃ علیہ کے کشف کا ایک واقعہ یوں سنایا۔ ۱۹۹۸ء میں ایک موقع پر ماہ رمضان مبارک میں حضور تاج الشریعہ جدہ تشریف لائے۔ اس وقت میں جدہ میں رہتا تھا۔ حضرت نے میرے غریب خانے پر قیام فرمایا۔ دوران قیام کچھ لوگ زیارت و بیعت کے لیے حاضر ہوئے۔ بیعت کے بعد ایک شخص یہ کہہ کر رونے لگا کہ: 'اب آپ سے ملاقات ہوگی کہ نہیں'۔ حضرت نے اس کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: 'میں ابھی ۲۰ رسال کہیں نہیں جاتا'۔ سید صاحب کا بیان ہے کہ: 'الحمد للہ مرشد گرامی علیہ الرحمہ کا قول حق ثابت ہوا۔ آپ نے ٹھیک ۲۰ رسال بعد پردہ فرمایا، سبحان اللہ'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۲۳۳]

۲۰۰۲ء میں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے بغداد مقدس، عراق کا دوسرا دورہ کیا۔ اس سفر کا خلاصہ راقم غلام جابر شمس نے یوں پیش کیا:

'عراق کا چار روزہ دورہ فرمایا۔ شیر خدا علی مرتضی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ ناز میں غلامانہ حاضری دی۔ وہاں آپ نے اپنی لکھی ہوئی عربی منقبت ترنم سے پڑھی۔ جس سے دوسرے، خصوصاً عرب حاضرین و زائرین حد درجہ محظوظ و متاثر ہوئے۔ سرکار بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانے پہ حاضری دی۔ ایک دفعہ صحن آستانہ میں با جماعت نماز بھی ادا کی۔ بغداد معلّٰی کے علما و شیوخ سے ملاقتیں ہوئیں۔ جامعہ صدام کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجید السعید، شعبۂ عقیدہ کے صدر و رئیس ڈاکٹر بشار الفیضی، شعبۂ لغت و علوم قرآن کے استاذ ڈاکٹر محمد احمد شخاوہ و دیگر اہل علم سے فصیح عربی میں گفتگو فرمائی۔ ان شیوخ و اساتذہ کی فرمائش پر اپنی تحریر کردہ عربی نظم و نعت بھی پڑھی۔ سن کر علما و شیوخ کا تاثر تھا کہ 'یہ تو عرب شعرا سے بھی عمدہ کلام ہے'۔

موصل میں آباد 'زاویہ قادریہ' کے ولی عہد شیخ بشار محمد امین الفیضی صاحب نے موصل تشریف آوری کی دعوت بھی دی، مگر قلت وقت نے یہ موقع نہ دیا۔ یہاں ایک خاص بات قابل ذکر ہے کہ وہاں بھی تاج الشریعہ نے ٹائی استعمال کرنے والے کو مسئلہ بتایا اور کھل کر شرعی حکم کا اظہار کیا۔ تاج الشریعہ کا یہ دورہ چار دن کا تھا۔ چالیس افراد قافلے میں شریک تھے۔ الخالد ٹور بمبئی سے یہ سفر ہوا۔ تاج الشریعہ کی اہلیہ محترمہ اور صاحب زادہ علامہ محمد عسجد رضا صاحب کے علاوہ ٹور کے پروپرائٹر

www.muftiakhtarrazakhan.com

جناب محمد یوسف صاحب، مرید خاص الحاج فاروق سوداگر درویش صاحب اور جدہ سعودی عرب، پاکستان اور افریقہ کے مریدین واحباب شریک سفر تھے‘۔

[تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸، ص: ۲۸]

حضرت مولانا انیس عالم سیوانی صاحب اس وقت وہاں جامعہ صدام میں زیر تعلیم تھے۔ آنکھوں دیکھے احوال اور مشاہدات کے بارے میں لکھتے ہیں:

’حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وقت ہوتا، تو یہاں کے علما سے ملاقات کرتا اور ان کے نظریات کو جاننے کی کوشش کرتا کہ ان کے خیالات کیا ہیں‘۔ اتنا سننا تھا کہ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ صرف ایک دن کا وقت تھا۔ میں نے حضرت سے عرض کیا کہ حضور! میں علمائے عراق سے ملاقات کراتا ہوں۔ میں نے فوراً اپنے کرم فرما دوست مولانا ابوساریہ صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں بتایا۔ مولانا فوراً وہاں کے چند مشائخ سے بات کی۔ ادھر ٹور کے مالک یوسف بھائی اور حضرت کے مرید فاروق درویش نے جامعہ صدام علوم اسلامیہ بغداد کے چانسلر ڈاکٹر محمد مجید السعید سے بات کی۔ انہیں جب اطلاع ملی کہ ہندوستان کے سب سے بڑے مذہبی قائد اور رہنما نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور ازہری میاں آئے ہوئے ہیں، تو انہوں نے فوراً دعوت کا اہتمام کیا۔

لیکن جب حضور تاج الشریعہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ چانسلر صاحب کی دعوت کسی بڑے ہوٹل میں ہوگی، تو آپ نے اس وجہ سے منع کر دیا کہ وہاں میز کرسی پر کھانے کا انتظام ہوگا اور میں دستر خوان پر کھاتا ہوں۔ رئیس جامعہ صدام کی اس سے پہلے بھی ملاقات پاکستان میں ہو چکی تھی۔ اس لیے وہ آپ کے بارے میں کسی قدر واقف تھے کہ آپ کا کوئی عمل اسلامی طریقے کے خلاف نہیں ہوتا ہے۔ فوراً انہوں نے کہ شیخ جہاں پسند کریں گے، وہیں ملاقات کے لیے آجاؤں گا۔ ایسا ہی ہوا۔ حضرت کے ساتھ ہم چند لوگ دن کے ۱۲؍ بجے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دینے کے لیے پہنچے۔ ہم سب لوگ فاتحہ پڑھ رہے تھے کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ اذان ہوئی۔ معمول یہ تھا کہ اذان کے وقت دربار شریف کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا۔ حضرت مزار شریف کے اندر تھے۔ اذان ہو گئی۔

ایک بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ جامع غوث اعظم کے امام شیخ بکر شافعی المسلک اور ان کی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ڈاڑھی ایک مشت سے کم تھی۔ وہ پارلیمنٹ کے ممبر اور حکومت کے قریبی لوگوں میں ہونے کے ساتھ ساتھ مزاجاً سخت تھے۔ اگر کسی سے ناراض ہوتے، تو اس کے خلاف اپنے اختیارات کے استعمال سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ امام صاحب کے احوال اور حضور تاج الشریعہ کے تصلب کے پیش نظر ہم ڈرے کہ معلوم نہیں، امام صاحب کیا برتاؤ کریں۔ اذان ہوگئی۔ جماعت کا وقت بھی ہو گیا۔ جماعت کھڑی ہوگئی اور حضور تاج الشریعہ دربار شریف کے اندر ہی رہے۔ غوث پاک کا کرم ہوا۔ امام صاحب اور ان کے کسی آدمی نے کوئی مواخذہ نہیں کیا۔ جب جماعت ختم ہوگئی، تو تاج الشریعہ دربار شریف سے باہر آئے اور مسجد کے برآمدے میں اپنی جماعت قائم کی۔ جماعت ختم ہو چکی تھی۔ ابھی ہم سنتیں پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں مولانا ابوساریہ صاحب آئے اور مجھے بلا کر کہا کہ حضرت کو اطلاع کر دیجیے کہ رئیس الجامعہ بنفس نفیس تشریف لا چکے ہیں۔ دربار غوثیہ کے باہر گیٹ پر کھڑے ہیں حضور کے انتظار میں۔ حضرت نے جوں ہی سلام پھیرا، میں حضرت کو مطلع کیا۔ حضرت دعا سے فراغت کے بعد فوراً باہر تشریف لائے۔ میں حضرت کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ باہر آکر دیکھا، تو عجیب منظر تھا۔ رئیس الجامعہ جیسا باوقار اور بااثر شخص خود ڈرائیونگ کر کے آیا اور باہر منتظر ہے۔ جیسے ہی تاج الشریعہ پر نظر پڑی، بڑی تیزی سے عام لوگوں کی طرح بڑھے۔ مصافحہ و معانقہ کیا۔ جلدی میں گاڑی کی چابی بھی لگی رہ گئی۔ جس کی وجہ سے گاڑی کا آٹومیٹک ہارن بہت تیز تیز بجنے لگا۔ فوراً رئیس الجامعہ گاڑی کی طرف لپکے۔ اس وقت عجیب حالت تھی۔ رئیس الجامعہ ایک عام آدمی کی طرح کبھی یہ بٹن دبائیں، کبھی وہ بٹن دبائیں۔

اخیر میں جب چابی نکالی، تب ہارن بجنا بند ہوا۔ رئیس الجامعہ قدرے نادم ہوئے اس واقعہ سے اور 'عفواً' کہہ کر معذرت پیش کی۔ پھر کچھ استقبالیہ اور خیر مقدمی کلمات کے بعد رئیس الجامعہ نے حضور تاج الشریعہ کو اپنی گاڑی میں بیٹھایا اور خود چلا کر 'شیراٹون ہوٹل' لائے، جہاں تاج الشریعہ ٹھہرے ہوئے تھے اور آپ کے رفقائے ہوٹل کے گراؤنڈ فلور پہ ہال کمرے میں تاج الشریعہ، رئیس الجامعہ [چانسلر]، دکتور بشار الفیفی رئیس قسم العقیدہ جامعہ صدام علوم اسلامیہ، دکتور محمد احمد شخادہ استاذ کلیۃ اللغۃ وعلوم القرآن جامعہ صدام علوم اسلامیہ، مولانا ابوساریہ علیمی، مولانا انوار احمد علیمی اور بمبئی کے ایک رئیس فاروق درویش بیٹھے۔ مولانا ابوساریہ علیمی نے نہایت نپے تلے اور مؤدبانہ

انداز میں حضور تاج الشریعہ کا تعارف عربی زبان میں کرایا۔آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نسبت کے ساتھ آپ کی علمی اور دعوتی حیثیت کو اجاگر کیا۔

پھر باتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ سلسلہ چلا۔عربی زبان میں بالمشافہہ گفتگو ہوتی رہی۔رئیس الجامعہ اور دیگر اساتذہ اس لحاظ سے کافی محظوظ ومسرور ہوئے کہ پہلا کوئی ہندوستانی عالم ان سے ان کی زبان میں گفتگو کررہا تھا اور ان کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔ورنہ ہندو پاک سے جتنے بھی علما ومشائخ جاتے ہیں، زیادہ تر لوگ اپنا سفر زیارات تک محدود رکھتے ہیں۔اس لیے کہ وہ عربی جانتے ہوئے بھی عربوں سے بات نہیں کر پاتے اور اگر کبھی ضرورت پڑی، تو ہندوستانی طلبہ ترجمانی کرتے۔رئیس الجامعہ وغیرہ کے اصرار پر حضور تاج الشریعہ نے اپنے عربی اشعار سنائے۔عراقی علما شیخ ازہری یا شیخ ہندی سے آپ کو یاد فرماتے۔اسی مجلس میں ازہری پر بات چلی، تو تاج الشریعہ نے فرمایا کہ:' لا افتخر علی الازھری، بل افتخر علی القادری'۔مجھے ازہری ہونے پر فخر نہیں ہے۔بلکہ میں فخر کرتا ہوں قادری ہونے پر۔

اسی موقع پر شمالی عراق کے مشہور شہر موصل، خانقاہ قادریہ کے ولی عہد شیخ بشار محمد امین الفیفی نے حضور تاج الشریعہ کو اپنی خانقاہ کے لیے مدعو کیا۔لیکن تاج الشریعہ نے قلت وقت کے سبب معذرت فرمایا اور فرمایا کہ:' آئندہ میں وقت لے کر آؤں گا، تو آپ حضرات سے عقائد وفقہ اور تصوف پر تفصیلی گفتگو کروں گا'۔مجلس کے اختتام پر جب چلنے لگے، تو رئیس الجامعہ نے حضور تاج الشریعہ سے دعا کے لیے کہا۔تاج الشریعہ نے دعا فرمائی۔بعد سلام ومصافحہ کے مجلس برخاست ہوئی۔

'مکتب الاعلام' میں ایک دن میں دکتور محمد احمد شخاوہ سے ملاقات کے لیے گیا۔سلام اور خیریت طرفین کے بعد کہنے لگے کہ شیخ ازہری کی عمر کیا ہوگی۔میں نے کہا۔تقریباً ساٹھ سال۔تعجب کرنے لگے۔کہا کہ میں تو ان کے چہرے کو دیکھ کر نوے سال کا سمجھ رہا تھا۔پھر خود ہی تاج الشریعہ کی عربی دانی کی تعریف کرنے لگے اور کہا کہ:'شیخ ازہری کے اشعار بعض شعرائے عرب سے اچھے ہیں۔اسی مجلس میں آپ نے کہا کہ کیا پورا ہندوستان امام موصوف کی تعریف کرتا ہے اور ان کے نام پر دل کھول کر خرچ کرتا ہے'۔میں نے جواباً عرض کیا:' استاذ! اہل ہند امام احمد رضا سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔اس لیے کہ امام نے اہل ہند کو بدعقیدگی سے بچایا ہے۔اس لیے لوگ جان ودل ان

www.muftiakhtarrazakhan.com

پر نثار کرتے ہیں'۔

حضور تاج الشریعہ نے شیر خدا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مزار مبارک پر ترنم میں عربی قصیدہ پڑھا تھا۔ جسے 'ابورند' نامی ایک عراقی نے ریکارڈ کیا تھا۔ جب وہ ملتا، تاج الشریعہ سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتا۔ حضور تاج الشریعہ کا سفر بغداد چار دنوں پر مشتمل تھا۔ وقت بہت کم تھا۔ آپ کے ساتھ چالیس لوگ تھے۔ کچھ کراچی سے، کچھ جدہ سے، کچھ افریقہ اور انڈیا کے بمبئی و گجرات کے لوگ تھے۔ جدہ سے طارق حسن، افریقہ سے عسکری اور انڈیا سے فاروق درویش صاحبان کے نام یاد رہ گئے ہیں۔ بغداد شریف میں تاج الشریعہ کی بے نیازی دیکھی کہ فاروق درویش جیسے ارب پتی اور یوسف بھائی ٹوروالے کو بھی احکام شرع بتانے میں گریز نہیں کیا، بلکہ پوری سختی کے ساتھ اظہار حق کیا۔ فاروق درویش صاحب نے چاہا کہ بغداد شریف کے کچھ علما کی تاج الشریعہ سے ملاقات ہوجائے۔ تاکہ رابطہ کی صورت پیدا ہو۔

تاج الشریعہ نے یوسف بھائی کو بلا کر پوچھا کہ جو لوگ ملنے آرہے ہیں، وہ لوگ ٹائی والے تو نہیں ہیں۔ یوسف بھائی نے کہا کہ حضرت یہاں تو عام رواج ہے ٹائی کا، کیسے منع کیا جائے گا۔ اتنا سننا تھا کہ اس قدر برہم ہوئے کہ پورا ہال گونج اٹھا۔ اتنے میں بھاگتے ہوئے فاروق درویش آئے۔ حضرت نے دریافت کیا۔ درویش! یہ تم نے کیا کیا۔ درویش صاحب پھٹکار سن چکے تھے۔ فوراً بولے۔ نہیں، حضور! وہ لوگ ٹائی لگا کر نہیں آئیں گے۔ جو لوگ بھی ملیں گے، سب بغیر ٹائی کے ہوں گے۔ تاج الشریعہ کی کن کن باتوں کا تذکرہ کروں۔ اس سفر میں تاج الشریعہ، مخدومہ اہلیہ صاحبہ، صاحب زادہ گرامی مرتبت عسجد میاں صاحب بھی شریک سفر تھے'۔ [تجلیات تاج الشریعہ، مرتبہ مولانا شاہد القادری، طبع بمبئی، ۲۰۰۹ء، ص: ۵۷۱ تا ۵۷۳]

ماہ اگست ۲۰۰۸ء میں حضور تاج الشریعہ نے دمشق، ملک شام کا چار روزہ علمی و دعوتی دورہ فرمایا۔ راقم غلام جابر شمس نے اس کا اجمال بموقع عرس چہلم تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کچھ اس طرح پیش کیا:

'۲۲ر تا ۲۶ر اگست، دمشق، شام کا چار روزہ تفصیلی دورہ کیا۔ اس سفر کی ایک مختصر رپورٹ اردو میں مولانا محمد ثاقب اختر صاحب نے لکھی ہے اور اس کا انگلش ترجمہ حضرت مولانا کلیم رضا قادری

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے کیا ہے، جو ساؤتھ افریقہ سے شائع ہوا ہے۔

[تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸، ص: ۳۲]

☆...... حضرت مولانا محمد کلیم قادری صاحب، بولٹن انگلینڈ، جو اس وقت وہاں زیر تعلیم تھے، چشم دید حالات لکھتے ہیں:

'۲۲/ اگست ۲۰۰۸ء کو حضور تاج الشریعہ وارث علوم رضا شیخ الاسلام مفتی محمد اختر رضا خان القادری الازہری دامت برکاتہم القدسیہ عاصمۃ الشام دمشق کی مبارک سرزمین پر رونق افروز ہوئے۔ بلاد شام سید الثقلین آقائے کل ختم الرسل کی دعائے برکت سے فیض یاب ہیں اور خصوصاً دمشق پر انداز کرم کچھ انوکھا ہے۔ اسی کے متعلق: 'ما ینطق عن الھوی' کی حامل زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوا: 'ستفتح علیکم الشام فاذا خیرتم المنازل فعلیکم بمدینۃ یقال لھا دمشق فانھا معقل المسلمین فی الملاحم و فسطاطھا منھا بارض یقال لھا الغوطۃ'۔

حضور تاج الشریعہ یہاں کے وقت کے مطابق تقریباً ساڑھے نو بجے صبح ایئر پورٹ کے خصوصی گیٹ سے اپنے بعض مریدین کے ساتھ تشریف لائے۔ جہاں آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ یہاں سے آپ 'شارع مطار' پر واقع 'ولاۃ الامراء' کی طرف روانہ ہوئے، جہاں آپ نے چار روز قیام فرمایا۔ پہلے روز علمائے شام کے اعزاز میں آپ کی طرف سے عشائیہ دیا گیا۔ جس میں علمائے کرام بڑی تعداد موجود تھی۔ علمائے کرام کی اتنی بڑی تعداد یہاں کسی محفل میں خال خال ہی نظر آتی ہے۔ شرکاء میں شام کے مشہور بزرگ ہستی فعال عالم دین الشیخ ہشام الدین البرہانی، جلیل القدر عالم دین پیکر استقامت الشیخ عبد الہادی الخرسہ، مفتی دمشق الشیخ عبد الفتاح البزم، معہد التہذیب کے مدیر وخطیب دمشق الشیخ السید عبدالعزیز الخطیب الحسنی، رکن مجلس الشعب اور معہد ابو النور کے شعبہ تخصص کے مدیر الدکتور عبد السلام راجع اور وہیں کے شعبہ الدراسات العلیا کے مدیر الدکتور سلیمان وہبی بھی تشریف فرما تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور مدحت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے محفل کا آغاز ہوا۔ حضور تاج الشریعہ نے علالت کے باوجود نہایت فصیح وبلیغ خطاب فرمایا۔ جس سے علما بہت محظوظ ہوئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

علمائے کرام کے اصرار پر آپ نے اپنا عربی قصیدہ:

'اللہ اللہ اللہ مالی رب الا ھو'

بہت خوب صورت اور دل نشین انداز میں پڑھا، جس سے سیک سماں بندھ گیا۔ علما میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو، جو جھوم جھوم کر داد نہ دے رہا ہو۔ جب آپ نے مقطع پڑھا:

'ھٰذا اختر ادنا کم ربی احسن مثواہ'

تو خطیب دمشق الدکتور عبدالعزیز الخطیب الحسنی کی زبان سے برجستہ یہ الفاظ نکلے: 'اختر سیدنا و ابن سیدنا'۔

۲۳ رتاریخ بروز ہفتہ کو علما کے اصرار پر عام ملاقات رکھی گئی۔ تاکہ وہ فرداً فرداً حضرت سے مل سکیں۔ کئی علما تشریف لائے۔ جس میں مشہور حنفی عالم کئی کتب کے محشی شیخ عبدالجلیل عطا اور معروف خانوادۂ اہل بیت کے چشم و چراغ اور مشہور مدرس شیخ محمد صادق درویش بھی شامل تھے۔ علما نے بعض شرعی مسائل میں حضرت کا عندیہ بھی معلوم کیا۔ جب کہ ان کی طلب پر حضور نے کئی علما کو سند الحدیث سے بھی سرفراز فرمایا۔ شیخ عبدالجلیل عطا نے حضرت کی شان میں اپنی تحریر کردہ منقبت بھی سنائی۔ جس سے علمائے کے تاثرات اور حضرت سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

یا کوکبا من بھاء الدین ذالق ومنھا من دقیق العلم متسق
اقدام فولك فی التحقیق مصدرہ اھل التمکن فی النبراس کالشفق
ولو تباھی رسول اللہ فی احد مثل طلعتکم یافاتح العبق
محمد اختر جاء الرضا بہ فمرحبا فی منبع الحسن والدرق

۲۴ راگست بروز اتوار کو سابق مفتی شام کے فرزند، معہد ابو النور کے مدیر الشیخ صلاح الدین کفتارو اور وہاں کی انتظامیہ کی طرف سے حضور تاج الشریعہ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ آپ نے یہاں تصوف و علم کے تعلق اور حقانیت اہل سنت کے موضوع پر مختصر و نہایت جامع بیان فرمایا۔ بعد ازاں علما کی درخواست پر قصیدہ بردہ شریف بھی پڑھا اور اس کے ضمن میں چند نکات تصوف بھی بیان فرمائے۔ اس اجلاس میں حلب [شام] کے معروف الدرسۃ الکلتاویۃ کے نامور مدرس اور شیخ

محمود الحوت کے نمائندوں نے بھی شرکت کی اور حضرت سے ملاقات کی۔ محفل کے اختتام پر آپ نے عارف باللہ شیخ عبد الغنی النابلسی علیہ الرحمہ اور دنیائے تصوف کے تاجور الشیخ الاکبر سیدنا الشیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس پر حاضری دی، جو مرجع خلائق ہے۔

اسی دن علم کلام کے مشہور عالم، کئی کتب کے محشی الشیخ عبد الہادی الشنار حضرت کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضرت نے انہیں اجازت وخلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ اسی روز بعد نماز عشا طلبہ کے لیے خاص علمی مذاکرہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس میں طلبہ نے سوالات کے ذریعہ آپ سے علمی استفادہ کیا۔ بعد ازاں کئی طلبا و عوام داخل سلسلہ ہوئے۔

۲۵ راگست چوں کہ قیام کا آخری دن تھا، اس لیے بہت مصروف گزرا۔ بعد نماز عصر مفتی دمشق کی جانب سے جامع طارق بن زیاد، رکن الدین میں استقبالیہ دیا گیا۔ جہاں علما کی طلب پر حضرت نے انہیں سند حدیث سے نوازا۔ جن میں الشیخ عدنان درویش، الشیخ معتصم البزم اور الشیخ وائل البزم شامل ہیں۔ اس دن ملاقات کے لیے حاضر ہونے والے افراد کی بہت چہل پہل رہی۔ علما میں سے الشیخ عبد الہادی الخرسہ اور الشیخ حسن البادنجکی بھی تشریف لائے۔ مؤخر الذکر حلب کی مشہور روحانی شخصیت و پیشوا اور ایک دینی ادارے کے سرپرست اور مدیر ہیں۔ عراق سے دو نامور علما الشیخ قتبیہ السعدی اور الشیخ مردان علی انور نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اسی دن فخر سادات صاحب القاب کثیرہ عظیم روحانی شخصیت سیدنا موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے الشیخ الصباح تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ: 'چند روز قبل میں اس علاقے کے قریب سے گزرا، تو مجھے یہاں انوار نظر آئے۔ میں سمجھ گیا کہ یہاں کوئی ولی اللہ مقیم ہیں۔ معلومات کرنے پر پتا چلا کہ حضرت تشریف لائے ہوئے ہیں، تو ملاقات کے لیے حاضر ہوا'۔ حضور تاج الشریعہ نے ان کے التماس پر عالم اسلام اور خصوصاً عراق کے لیے دعا فرمائی۔ ۲۵ راگست کو ہی خواتین کے لیے بھی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضرت نے کئی سوالات کے جوابات دیئے اور کئی خواتین داخل سلسلہ ہوئیں۔

۲۶ راگست کو حضرت نے کئی اسناد الحدیث پر دست خط فرمائے، جن کے لیے علما نے درخواست کی تھی۔ اپنی دعاؤں سے ہم طلبا و عقیدت کیشوں کو فیض یاب فرمایا آپ کو رخصت کرنے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے لیے ایئرپورٹ تک پاکستانی طلبا کا قافلہ ساتھ گیا۔ دعاؤں کی بارش ہوتی رہی۔ فیض کا سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ تاج الشریعہ بدر الطریقہ اندر تشریف لے گئے۔

نوٹ: 'مزید ایک واقعہ کی تحقیق، جو وہاں [شام] رونما ہوا تھا، کے متعلق میں نے حضرت صاحب سے ای میل کے ذریعہ استفسار کیا تھا، تو آپ نے یوں بیان فرمایا: 'حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ ۲۲ ر اگست کو تشریف لائے تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ شام میں گرمیوں میں بارش نہیں ہوتی اور خصوصاً اگست میں موسم سخت ہوتا ہے۔ حضرت سے علمائے کرام نے دعا کی درخواست کی۔ جمعہ کے دن والے پروگرام میں حضرت نے دعا فرمائی اور ہفتہ کے دن سے بارش ہونا شروع ہوگئی۔ حالاں کہ ۵ ر سال سے گرمیوں میں بارش نہیں ہوئی تھی اور ویسے بھی گرمیوں میں بارش نہیں ہوتی اور خصوصاً اگست میں موسم سخت ہوتا ہے۔ حضرت سے علمائے کرام نے دعا کی گزارش کی۔ دو تین دن وقتاً فوقتاً بارش ہوتی رہی۔ جس سے وہاں کا موسم تبدیل ہوگیا۔ یہ خود حضرت مفتی ثاقب اختر القادری صاحب اور سارے دمشق کا مشاہدہ ہے اور آپ اول راوی ہیں'۔

[تجلیات تاج الشریعہ، مرتبہ مولانا شاہد القادری، طبع بمبئی، ۲۰۰۹ء، ص: ۵۶۵ تا ۵۶۷]

ماہ نومبر ۲۰۰۸ء میں آپ نے چوتھا حج کیا اور مدینہ منورہ میں حاضری دی۔ ساتھ میں اہلیہ محترمہ اور صاحب زادۂ گرامی مفتی عسجد رضا صاحب بھی تھے۔ ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کے مدیر محترم مفتی محمد عبد الرحیم نشتر' فاروقی لکھتے ہیں:

'دوران حج مقامی شیوخ کے علاوہ وہاں دیگر ممالک سے پہنچے علمائے کرام و مشائخ عظام سے علمی اور مذہبی مذاکرے رہے۔ اس موقع پر آپ نے اپنی تصانیف و تراجم بالخصوص 'شمول الاسلام' اور 'الھادی الکاف' عرب شیوخ کو پیش کیے۔ جنھیں کافی پسند کیا گیا۔ بلکہ جدہ کے ایک مقتدر عالم دین شیخ موسیٰ عربوش نے تو حضرت کا جدید عربی قصیدہ:

اعینای جودا و لا تجمدا — الا تبکیان لشط النوی

بے حد پسند کیا اور پھر ایک مجلس میں اس قصیدے کی تعریف میں تقریباً ایک گھنٹہ کی تقریر فرمائی'۔ [تجلیات تاج الشریعہ، مرتبہ مولانا شاہد القادری، طبع بمبئی، ۲۰۰۹ء، ص: ۶۳۱]

☆...... حضرت مفتی محمد افضال رضوی، مرکزی دار الافتا بریلی شریف لکھتے ہیں:

www.muftiakhtarrazakhan.com

'۲۰۰۸ء کی بات ہے۔ میری قسمت کی معراج اس وقت ہوئی، جب سرکار تاج الشریعہ کی با برکت ہمرہی میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضری ہوئی۔ ایک بار مواجہ شریف سے حاضری دے کر واپس ہو رہے تھے۔ حضور آگے، میں پیچھے پیچھے۔ اچانک پر نور چہرے والا ایک شخص میرے قریب آیا۔ حضور کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے بولا: 'من ہٰذا الشیخ'۔ یہ بزرگ کون ہیں؟۔ میں نے کہا: 'ھٰذا شیخ مشائخ الہند'۔ یہ ہندوستان کے بڑے بزرگ ہیں۔ فوراً بولا: 'ھٰذا من الاولیا'۔ یہ جملہ تین بار کہا۔ یہ اللہ کے ولی ہیں۔ میں نے کہا: 'نعم'۔ ہاں۔ پھر وہ شخص حضور تاج الشریعہ کے سامنے گیا۔ سلام کیا: 'السلام علیک یا سیدی'۔ آپ نے جواب دے کر معلوم کیا: 'من انت ومن این'۔ تم کون اور کہاں کے رہنے والے ہو۔ اس نے جواب دیا: 'انا من الیمن'۔ میں یمن کا رہنے والا ہوں۔ مواجہ شریف مین آپ کو دیکھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا سرور دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنہری جالیوں سے نور آ رہا ہے اور آپ کے چہرہ مبارک میں سما رہا ہے۔ اللہ اللہ کیا شان ہے۔ اہل نظر وہ دیکھ لیتے ہیں، جو ہر آنکھ کو نہیں دِکھتا'۔

[ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ، ۲۰۱۸ء، ص: ۲۳۶]

☆...... حضرت مولانا عبدالقادر نوری بہرائچی لکھتے ہیں کہ:

'ذی قعدہ ۲۹ ۱۴۲ھ/ ۲۶ر نومبر ۲۰۰۸ء کو زیارت حرمین شریفین کی غرض سے مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ منیٰ کے میدان میں چمنستان اعلیٰ حضرت کے خوش رنگ، افق تصوف کے نیر تاباں، تقوی و طہارت کے بحر بے کراں مرشد برحق حضرت تاج الشریعہ کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مصری لہجے میں قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ مگر سامعین قرآن مجید کی سماعت کے ساتھ ساتھ حسن و جمال کے دیدار سے بھی فیض یاب ہو رہے تھے۔ خلاق کائنات نے آپ کے چہرۂ اقدس میں وہ نورانیت اور چمک رکھی تھی، جو ایک بار دیکھ لیتا، بار بار دیدار کے لیے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا رہتا۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی نے سچ کہا:

ایں سعادت بہ زور بازو نیست تا بخشد خدائے بخشندہ

حجاج کرام دیوانہ وار حضرت کا خیمہ تلاش کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اگر چند لمحے حضرت کے ساتھ گزار لوں، تو مجھے یقین ہے کہ میرا حج قبولیت کا شرف حاصل کر لے گا'۔

[ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ، ۲۰۱۸ء، ص: ۲۴۲، ۲۴۳]

www.muftiakhtarrazakhan.com

☆......حضرت مولانا محمد منور عتیق صاحب، فاضل دمشق، ریسرچ اسکالر برمنگھم یونیورسٹی، انگلینڈ لکھتے ہیں:

'سن ۲۰۰۹ء میں حج کے موقع پر راقم الحروف نے مرجع خلائق حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ساتھ منیٰ شریف میں رمی جمرات کے وقت، طواف زیارت میں ہاتھ پکڑ کر، جدہ میں رہائش گاہ پر اور مدینہ طیبہ کی حاضری میں زندگی کے پر کیف لمحات گزارے۔ اس سے قبل فون پر علمی موضوعات پر گفتگو رہتی تھی۔ مگر یہاں بالمشافہ پہلی بار زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے خیمہ منیٰ میں پہلے مصافحے میں ہی سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ کی اجازت وخلافت سے بہرہ مند کیا اور مواجہ اقدس کی حاضری کے بعد گنبد خضرا کے سایہ رحمت میں ایک ہجوم محبین کی موجودگی میں تحریری سند حدیث سے مشرف فرمایا'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص:۹۳۲]

۲۰۰۹ء میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے دمشق، ملک شام کا چار روزہ اور ملک مصر کا دو روزہ علمی وتبلیغی دورہ فرمایا۔ اس روداد سفر کا خلاصہ راقم غلام جابر شمس نے اس طرح لکھا اور چھاپا:

'۲۹ر اپریل تا ۴ر مئی کو دمشق، شام کا دورہ کیا۔ اس چار روزہ دورے میں وہاں کی اہم دینی و علمی شخصیتوں سے ملاقاتیں، ضیافتیں اور علمی وروحانی باتیں و بحثیں ہوئیں۔ جامعات وکلیات کے شیوخ و اساتذہ کی طرف سے بھی دعوتیں ہوئیں۔ جن میں شرکت فرمائی اور علمی و اعتقادی موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ ایک خاص بات یہ ہوئی کہ وہاں کئی برسوں سے گرمیوں کے موسم میں بارش نہیں ہورہی تھی۔ علما وخواص کی استدعا پر تاج الشریعہ نے دعا کی، تو بارش برسنا شروع ہوئی۔ یہ دیکھ کر وہاں کے باشندے بے حد متاثر تھے۔

۳ر مئی کو مصر العربیہ روانہ ہوئے۔ ۴ر مئی کو تاج الشریعہ کی ملاقات امام اکبر شیخ ازہر سید محمد طنطاوی سے ہوئی۔ اسی دن شام کو حضور تاج الشریعہ کے اعزاز واستقبال میں ایک تاریخی پروگرام 'مرکز عبداللہ کامل ہال' میں منعقد کیا گیا۔ جس میں نائب رئیس جامع ازہر شیخ طٰہٰ ابوکریشہ، شیخ طٰہٰ حبیشی الدسوقی، دکتور فتحی حجازی، دکتور احمد ربیع احمد یوسف، دکتور حازم احمد محفوظ، شیخ جمال فاروق الدقاق، شیخ محمد حبیب وغیرہ کے علاوہ جامع ازہر، جامعہ عین الشمس، جامعہ قاہرہ اور جامعہ دول العربیہ کے کثیر اساتذہ اور دنیا بھر کے زیر تعلیم طلبہ نے شرکت کی۔ ۵ر مئی کو شیخ الازہر و دیگر شیوخ و

www.muftiakhtarrazakhan.com

اساتذہ کی طرف سے ایک شاندار تقریب منعقد کر کے 'فخر ازہر' کا تمغہ تاج الشریعہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ چار روز وہاں رہ کر ۶/ مئی کو روانہ ہوئے اور بریلی شریف پہنچے۔

[تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی بموقع عرس چہلم، ۲۰۱۸ء، ص: ۳۳]

یہ دورۂ شام ومصر چوں کہ ملک شام سے شروع ہوا تھا، اس لیے پہلے دورۂ شام کی قدرے تفصیلی روداد قارئین کے روبرو ہوتی ہے، پھر مصر کی ہوگی ان شاء اللہ العزیز۔ حضرت علامہ محمد عمار خان صاحب مصباحی پیلی بھیتی، استاذ جامعہ قادریہ رچھا بریلی شریف، جو حضور تاج الشریعہ کے دورۂ شام کے وقت وہاں دمشق، شام میں زیر تعلیم تھے، اپنی چشم دید کیفیات و حالات پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

'۲۰۰۸ء کے اواخر میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ملک شام یعنی دمشق جانا ہوا۔ وہاں 'الدراسات العلیا کلیۃ اصول الدین قسم التفسیر' کے ایم اے میں داخلہ لیا۔ جب باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی، تو رفتہ رفتہ وہاں کے مشائخ وساتذہ اور طلبہ سے بات چیت کا دور چلا۔ تبادلہ خیال ہوا، تو ہر ایک کے دل میں ہندوستانی مشائخ وصوفیا اور علمائے ربانیین اور ان کی خدمات علمیہ و دینیہ کو جاننے کا شوق پایا۔ معلوم رہے کہ اس وقت علمائے دیوبند وندوہ اور وہابیہ پورے عالم عرب میں احسان الٰہی کی ترتیب کردہ کتاب 'البریلویۃ' مفت تقسیم کر چکے تھے۔ جس میں بریلوی اہل سنت و جماعت کو نیا فرقہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک نئے فرقے کے بانی کے طور پر لگاتار تحریراً تقریراً، باہمی ملاقاتوں اور خط کتابت کے ذریعہ متعارف کرا رہے تھے۔ اس کا اثر اکثر علما ومشائخ اور طلبہ پر ہو رہا تھا۔ حالاں کہ وہ لوگ حقیقتاً ہمارے ہی طرح عقائد و نظریات کے حامل ہیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو ایک باطل اور جدید فرقے کے بانی کے طور پر سمجھنے لگے تھے۔ حالاں کہ ان کے دل علمائے دیوبند وندوہ اور وہابیوں کی باتوں سے پوری طرح مطمئن نہ تھے۔ جب ان سے تبادلہ خیال ہوا اور ہندوستانی علما ومشائخ اور ان کی خدمات علمیہ و دینیہ کا ذکر چلا، تو ہم ہندوستانی و پاکستانی طلبہ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ جمیل اور آپ کی مساعی جمیلہ اور علمی و دینی وسماجی کا ذکر حسن ان کے سامنے کیا، تو وہ عش عش کرنے

www.muftiakhtarrazakhan.com

لگے اور 'ھل من مزید' کا نعرہ لگانے لگے۔ پھر ہم نے انہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے عربی رسائل مترجم وغیر مترجم، جو ہمارے پاس پی ڈی ایف کی صورت میں کمپیوٹر و لیپ ٹاپ میں تھے، ان کی فوٹو کاپیاں یا یو ایس بی میں منتقل کر کے پیش کیے۔ جس کا انہوں نے مطالعہ کیا اور دھیرے دھیرے جو غبار ان کے قلوب واذہان پر بیٹھ چکا تھا، ھباءً منثورا ہونے لگا۔

اب ہم نے باقاعدہ ایک مشن کے طور پر وہاں کے علما و مشائخ اور طلبہ سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اور آپ کی علمی و دینی خدمات کا تعارف کرانا شروع کر دیا۔ مساجد کے ائمہ وخطبا، مدارس و معاہد کے اساتذہ وطلبہ اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر حضرات اور خانقاہوں کے پیران طریقت سے ملاقاتیں کرنا اور ان کو اعلیٰ حضرت اور آپ کی خدمات دینیہ سے متعارف کرانا ہم نے اپنا ایک زائد مشغلہ بنا لیا۔ پورے دمشق اور اس کے اطراف میں ایک منظم سازش کے طور پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ایک منفی تعارف مخالفین نے پیش کیا تھا۔ ہم لگاتار اس کے ازالہ کی کوشش کر رہے تھے۔ یونیورسٹیوں میں مختلف ممالک کے طلبہ سے رابطے اور ہاسٹلوں کے طلبہ کے درمیان اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ذکر جمیل کرتے۔ لیکن مخالفین یعنی علمائے ندوہ، وہابیہ لگاتار وہاں کا دورہ کر کے بڑے بڑے مشائخ وصوفیا اور علما سے رابطے میں رہتے تھے اور اعلیٰ حضرت اور بریلوی اہل سنت و جماعت کو ایک نئے فرقے کے طور پر متعارف کراتے آرہے تھے۔

ہم اپنی کوتاہ علمی کی وجہ سے ان کی سوچ کو بدل نہیں پا رہے تھے۔ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی ایک ایسے مرد کامل کی، جس کی صورت ہی حق و باطل کے درمیان خط امتیاز بن جائے۔ جس کا فصیح وبلیغ خطاب حق کی راہوں میں بچھائے گئے غبار کو 'ھباءً منثورا' بنا دے۔ جو 'الولد سر لابیه' کی تعبیر بن کر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اور آپ کے عقائد ونظریات حقہ کا اثبات اور علمائے دیوبند وندوہ کے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کا صحیح رد ملک شام کے تمام علما ومشائخ اور صوفیا کے درمیان کر دے، ان کے شکوک وشبہات کا تسلی بخش جواب دے۔

الحمد للہ! ہماری بغیر کسی کوشش کے ہمارے محسن ومخلص دوست حضرت العلام شیخ عامر اخلاق صدیقی پاکستانی حفظہ اللہ نے ۲۰۰۹ء کے اوائل میں اطلاع دی کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ و الرضوان چند ایام کے لیے علمی و دینی اور تبلیغی دورہ پر ملک شام تشریف لا رہے ہیں۔ قسم خدا کی،

www.muftiakhtarrazakhan.com

قیام دمشق کے دوران اس سے زیادہ خوشی کا احساس نہ ہوا۔ ہم نے ایک لائحہ عمل تیار کیا اور ہمارے اطراف واکناف وروابط میں جس قدر علما ومشائخ اور پیران طریقت وطالبان علوم شرعیہ تھے، سب کو یہ عظیم خوش خبری سنائی کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت، مفتی الدیار الہندیہ قاضی القضاۃ فی الہند حفید الامام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ المشائخ اعلم علماء الہند حضرت مفتی اختر رضا خان صاحب قادری ازہری چند دنوں کے علمی وتبلیغی دورے پر ملک شام تشریف لارہے ہیں۔

ہم برصغیر کے طلبہ میں سے ہر ایک نے اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی اپنی یونیورسٹیوں و دیگر معاہد ومدارس کے اساتذہ وطلبہ اور مشائخ کرام اور خانقاہوں کے پیران طریقت کو آپ سے ملاقات کی دعوتیں دیں اور ہر ایک نے برغبت اس دعوت کو قبول کیا۔ دس دنوں کے انتظار کے بعد وقت موعود پر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی دمشق کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ جہاں چند ذی وقار مشائخ کرام نے آپ کا استقبال کیا اور وہیں سے قریب دمشق کے محلہ 'السیدہ زینب' میں قیام گاہ پر تشریف لائے۔ جہاں ہم برصغیر کے طلبہ کو شرف دیدار بخشا۔

دوسرے روز عمائدین شہر، علما ومشائخ اور پیران طریقت وتمام معاہد ومدارس کے اساتذہ اور تمام یونیورسٹیوں کے پروفیسر حضرات کے لیے ایک عام مجلس عشائیہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا تفصیلی خطاب ہونا تھا۔ بعد مغرب مجلس کی ابتدا کلام اللہ سے ہوئی اور چند قصائد مدحیہ کی نغمہ سنجی کی گئی۔ اسی درمیان تقریباً تمام ہی مدعوین حضرات اپنی اپنی نشستوں پر آچکے تھے اور پورا ہال علما ومشائخ، اساتذہ اور پروفیسر حضرات سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور سبھی آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو جلا بخش رہے تھے اور زبان حال سے یہی کہہ رہے تھے کہ یہی وہ چہرہ ہے، جس کی زیارت گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا ہے۔

شیخ عبد الجلیل دمشقی خلیفہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے آپ کا تمام حاضرین کے سامنے ایک تعارف پیش فرمایا اور آپ کو ان علما ومشائخ کے درمیان خطاب کی دعوت دی۔ آپ نے فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک تفصیلی خطاب فرمایا۔ جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی علمی ودینی تصنیفات وخدمات کا تذکرہ جمیل کیا اور آپ کی ذات مقدسہ پر اغیار نے جو الزامات عائد کیے تھے، ان کا رد فرمایا۔ آخر میں آپ نے تمام علما ومشائخ کا شکریہ ادا فرمایا اور تمام حاضرین

www.muftiakhtarrazakhan.com

کو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی مقدس ذات کو جاننے اور آپ کو اپنی تصنیفات سے سمجھنے کی دعوت دی۔ پھر دمشق کے بڑے بڑے چند علما و مشائخ کے اجمالی خطاب ہوئے۔ جن کی تقریروں میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمات علمیہ کا اعتراف اور آپ کا شکریہ تھا کہ آپ کی وجہ سے ہم حق تک پہنچے۔ آخر میں آپ کی دعا پہ مجلس اختتام کو پہنچی۔

تیسرے روز کے لیے مشائخ دمشق کی طرف سے آپ کو خاص دعوتیں ملی تھیں۔ ان کے یہاں جانا ضروری تھا کہ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کے سلسلہ میں یہ اور بھی اہم تھا۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ و الرضوان ظہرانے پر اعلم علماء الشام الشیخ سعید رمضان بوطی شہید علیہ الرحمۃ و الرضوان کے یہاں مدعو تھے۔ وقت موعود پر آپ کا کارواں ان کے دولت کدے پر پہنچا۔ جس میں ناچیز بھی تھا۔ شیخ نے دروازے سے باہر آ کر آپ کا بہت پرتپاک استقبال کیا۔ فوراً ہمارے ساتھ تخلیہ کیا۔ بہت ساری باتوں پر تبادلہ خیال ہوا۔ ہندوستانی علما کے حالات اور ان کی دینی خدمات، ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان موجود باطل فرقوں کی سرگرمیاں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی علمی برتری اور آپ پر لگائے گئے الزامات کی علمی حیثیت پر وہ اطمینان کامل حاصل کرنا چاہ رہے تھے۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان کے سامنے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی تعارف اور آپ پر لگائے گئے الزامات شنیعہ کا قلع قمع کر دیا۔ الحاصل وہ آپ کی باتوں سے مطمئن نظر آئے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا کارواں عصر و مغرب کے درمیان شیخ ہشام برہانی کی خانقاہ پہنچا اور یہاں بھی آپ کا مدحیہ قصیدوں کی آوازوں پر استقبال کیا گیا اور آپ کی ملاقات شیخ ہشام برہانی اور ان کے مدرسہ کے اساتذہ وطلبہ سے رہی اور یہاں پر آپ نے اپنے خطاب میں مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت کو واضح کیا اور اعلیٰ حضرت کا علمی تفوق آپ کی کتابوں سے ثابت فرمایا۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا کارواں شام کے وقت مفتی دمشق شیخ عبد الفتاح البزم کے گھر کے لیے روانہ ہوا۔ جہاں آپ کا استقبال مفتی دمشق اور مجمع الفتح الاسلامی کے سینیئر اساتذہ و مشائخ نے بڑے ہی تعظیم و توقیر سے کیا۔ وہاں پر بھی علمی گفتگو کا ایک حسین دور چلا اور بہت سے علمی مسائل کی گتھیاں حضور سلجھاتے نظر آئے اور اپنی خدا داد علمی و روحانی صلاحیتوں کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے جد امجد کے سچے وارث و جانشین بن کر علمی و عملی صورت میں احقاق حق اور ابطال باطل کیا۔ نیز علمائے ندوہ کی ریشہ دوانیوں و سازشوں اور برسہا برس کی ان کی محنتوں کو خاک میں ملا دیا اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت کو تمام حاضرین کے دلوں میں بے غبار کر دیا۔ وہیں پر موجود بہت سارے علما و مشائخ نے آپ سے فقہ و حدیث و تفسیر و دیگر علوم نقلیہ و عقلیہ میں اجازتوں کی درخواست کی، جو منظور ہوئی اور آپ نے سب کو اجازت سے نوازا۔ دیر شب آپ کا کارواں اپنی قیام گاہ پر پہنچا۔

چوتھا روز دمشق کے علاوہ حلب، حمص، حماہ، رقہ، لاذقیہ اور ملک شام کے دیگر شہروں اور دیہاتوں کے علما و مشائخ و طلبہ کے لیے خاص تھا۔ مجمع الفتح الاسلامی، مجمع الشیخ احمد کفتارو، معہد الشام الدولی، معہد الشیخ بدرالدین الحسنی اور دمشق کے اندر موجود دیگر معاہد و مدارس اور یونیورسٹیز میں زیر تعلیم ملکی و غیر ملکی طلبہ اور وہاں کے اساتذہ سے حضرت نے شرف ملاقات کے لیے خاص کیا تھا۔ لہٰذا صبح ہی سے جوق در جوق، جماعت در جماعت طلبہ و اساتذہ آپ کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور علوم نقلیہ و عقلیہ کی سندیں طلب کرتے، مرید ہوتے اور اپنے لیے شرف کا تمغہ حاصل کرتے جاتے اور کہتے جاتے: 'ما رأینا فی حیاتنا مثل هٰذا النور علی وجه احد'۔ یعنی ہم نے اپنی زندگی میں ایسا نورانی چہرہ نہ دیکھا۔ صبح سے شام تک یہ دور چلا۔ اسی درمیان ناچیز بھی آپ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوا اور بارہا تجدید بیعت کی سعادت حاصل کی اور علوم نقلیہ و عقلیہ کی اجازت حاصل کی، فللہ الحمد۔ پانچواں روز دمشق میں موجود صحابہ اور اکابر اولیاء اللہ کے مزارات کی حاضری کے لیے خاص تھا۔ لہٰذا صبح ہی سے آپ کا کارواں مختلف مزارات کی زیارت سے مستفیض ہوتا رہا۔ شام کے وقت قیام گاہ پر واپسی ہوئی اور چھٹے روز حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے کارواں کے ساتھ واپس ہو گئے۔

ملک شام کے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی و دعوتی دورہ کا اثر ہم نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا کہ کتنے ہی ندویوں کو دمشق کے علما و مشائخ نے دھتکارا اور اپنے دروں سے بے در کر دیا اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی علمی تفوق اور آپ کی جلالت علمی اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا علمی استحضار اور آپ کے دعوتی و علمی دورہ کا بارہا اپنی مجلسوں میں خیر

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے ساتھ ذکر خیر کیا اور مجلسوں میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اور حضور تاج الشریعہ کی مدح سرائی فرمائی۔ فللہ الحمد والمنة۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۱۴۳ تا ۱۴۶]

حضرت مفتی غلام جیلانی ازہری، کھنڈوہ، ایم پی، حضور تاج الشریعہ کے دورۂ مصر کے حوالے سے اپنا مشاہدہ یوں رقم کرتے ہیں:

'۴؍ مئی ۲۰۰۹ء میں، میں خود جامع ازہر میں زیر تعلیم تھا۔ کلیہ دعوہ کے اے سی ہال میں ایک پروگرام ہوا، جس کے بعد آپ [تاج الشریعہ] کو 'الدری الفخری' نام کی چادر اڑھا کر شیخ الازہر سید محمد طنطاوی علیہ الرحمہ نے 'فخر ازہر' کا اوارڈ دیا۔ جب سے دنیائے سنیت حضور تاج الشریعہ کو 'فخر ازہر' کے نام سے بھی یاد کرنے لگی'۔ [بعد چند سطور کے]

'۴؍ مئی ۲۰۰۹ء کی بات ہے۔ جب طلبہ ازہر میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ کل حضور تاج الشریعہ کی تقریر ہوگی۔ یہ پروگرام 'کلیہ دعوہ' کے اے سی ہال میں تھا۔ جب میں جلسہ گاہ میں گیا، تو ایک پوسٹر پر نظر پڑی، جو دیوار پر چپکا ہوا تھا، جس میں لکھا تھا: 'ممنوع التصویر' یعنی حضور تاج الشریعہ کی ذات آج بھی تصویر کی حرمت کی قائل ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب فوٹو نہ لیں۔ مگر حسن کو دیکھ کر کون عاشق بے قابو نہیں ہوتا۔ جوں ہی حضرت پروگرام ہال میں تشریف لائے، طلبہ نے فوٹو لینا شروع کر دیا۔ فوراً نقیب جلسہ نے اعلان کیا: 'ایها المتعلمون لا تتصوروا فان التصویر عند الشیخ حتی الآن حرام'۔ برائے مہربانی آپ لوگ فوٹو نہ لیں، کیوں کہ حضور تاج الشریعہ کے یہاں تصویر کشی آج بھی حرام ہے۔ یہ اعلان سن کر تمام طلبۂ ازہر رک گئے۔ ہال میں دائیں بائیں کرسیوں پر ازہر یونیورسیٹی کے بڑے بڑے مفتی اور ڈاکٹر بیٹھے ہوئے تھے۔ بیچ والی کرسی حضور تاج الشریعہ کے لیے خالی تھی۔ آپ نہایت ہی عالمانہ وقار اور داعیانہ شان وشوکت کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ فصحائے مصر اور علمائے ازہر کی موجودگی میں فصیح عربی میں تقریر فرماتے ہیں۔ میں اس سوچ میں غرق ہوگیا کہ ان کی عربی کا یہ حال ہے، تو اعلیٰ حضرت کی عربی کا کیا حال ہوگا۔

خیر، وہاں اخیر میں حضور تاج الشریعہ سے ایک سوال ہوا: 'ماذا الفرقة البریلویة' بریلوی کس کو کہتے ہیں؟۔ حضور تاج الشریعہ فرماتے ہیں: 'نحن قادریون مشربا و ماتریدیون عقیدة

www.muftiakhtarrazakhan.com

و حنفیون مذهباً و المخالفون یقولون لنا البریلویة کما یقال لاهل السنة و الجماعة الصوفیة فی حجاز و دمشق و مصر ‘۔پیری مریدی کے حساب سے ہم لوگ قادری ہیں۔ عقیدہ کے اعتبار سے ماتریدی ہیں۔ مذہب کے حساب سے ہم لوگ حنفی ہیں۔مخالفین ہمیں ’بریلوی ‘ کہتے ہیں، جیسے حجاز، دمشق اور مصر وغیرہ میں مخالفین اہل سنت و جماعت کو’صوفی‘ کہتے ہیں‘۔

[ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا’نقوش تاج الشریعہ‘۲۰۱۸ء،ص:۹۹۵،۹۹۶]

موصوف محترم ڈیڑھ سطر بعد ’حضور تاج الشریعہ صاحب علم لدنی‘ کے ذیلی عنوان سے لکھتے ہیں:

’یہ بھی مصر کی بات ہے۔ ۲۰۰۹ء میں میں نے ’مرکز فجر‘ جوائن کیا۔ یہ قاہرہ میں سلفیوں کا عربک کوچنگ سینٹر ہے۔کرتا پائجامہ دیکھ کر سلفی ٹیچر سمجھ گیا۔غلام جیلانی صوفی ہے۔سلفی ٹیچر نے کہا :’**یاغلام !هل لدیک رجل صاحب العلم الدنی** ‘غلام جیلانی! تمھاری نظر میں کوئی ایسا آدمی ہے، جس کے پاس علم لدنی ہو؟۔’**قلت :نعم** ‘۔ میں نے کہا : ہاں! ہے نا‘۔ سلفی ٹیچر : ’**من هو**؟۔’**قلت : کان هو اختر رضا من علماء الازهر الشریف** ‘۔ میں نے کہا:’ وہ اختر رضا ازہری ہے۔ سلفی ٹیچر :’**کیف تعرف**؟۔ تمہیں کیسے پتا چلا؟۔’**قلت : کان یخطب فی بلاد الغرب باللغة الاردویة فقال الناس:**

We can not undersdand urdu language Please speak in english.

’**ففکر شیئاً ثم بدأ خطابه فیخطب باللغة الانجلیزیة فصیحاً بلیغاً فهذا یدل علی انه صاحب العلم الدنی**۔ میں نے کہا:’ وہ ویسٹرن کنٹری میں اردو میں تقریر کر رہے تھے۔لوگوں نے کہا: حضور! ہم اردو نہیں جانتے۔ برائے مہربانی، انگلش میں خطاب فرمائیں‘۔ حضور تاج الشریعہ نے تھوڑ دیر غور وفکر کیا۔اس کے بعد فصیح وبلیغ انگلش میں تقریر فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور تاج الشریعہ کے پاس علم لدنی ہے‘۔ سلفی ٹیچر نے کہا:’ممکن ہو اخذ لغۃ انجلیزیۃ‘۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے انگلش پڑھا ہو‘۔ ’قلت: لم یخطب قط قبل ہذا امثلہ‘۔ میں نے کہا:’ انہوں نے اس سے پہلے کبھی اس انداز میں تقریر نہیں فرمائی‘۔ کسی بھی زبان کا پڑھنا اور ہے اور بولنا اور۔ اچانک اس طرح تقریر فرمانا، یہ علم لدنی کو بتاتا ہے۔ یہ سن کر سلفی ٹیچر خاموش ہو گیا‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘۲۰۱۸ء، ص:۹۹۶]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مولانا محمد امام الدین قادری ازہری، جو ان دنوں ازہر شریف میں زیر تعلیم تھے، اپنے مشاہدات قلم بند کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’سرزمین مصر عرصہ دراز سے صوفیوں کی آماج گاہ بنی ہوئی ہے اور پوری دنیا میں تصوف اور اہل تصوف سے پہنچانی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں پائے جانے والے تمام فرق کی نگاہیں اس پہ لگی ہوئی ہے۔ بالخصوص عالم اسلام کی سب سے قدیم دینی درس گاہ ’جامعۃ الازہر الشریف‘ پر کیوں کہ یہیں سے اہل تصوف کی صدائیں پورے عالم میں گشت کرتی ہیں۔ الحمدللہ! آج بھی یہ سلسلہ بہت سارے مراحل عبور کرتے ہوئے اپنے منہج قدیم پر قائم ہے اور تصوف کے فروغ میں مثالی کردار ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ باب عقائد میں اہل تصوف کے جو افکار ونظریات یہاں ہیں، وہی افکار ونظریات چودھویں صدی کے مجدد اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی کے بھی ہیں۔ اس لیے جب ہندی مسلمانوں کا نام عالم عرب میں لیا جاتا ہے، تو بریلویوں کا نام اہل تصوف کے حوالے سے سرفہرست رہتا ہے۔

لیکن افسوس! ہمارے شاطر دشمنوں نے عالم عرب میں بریلویوں کے ساتھ صوفیت کو توڑ جوڑ کر رکھا۔ لیکن ہمارے اصل عقائد وافکار ونظریات کو قدیم صوفیائے کرام کے منہج سے الگ بتا کر اپنا اپنے مزعومہ غلط عقائد، افکار ونظریات کو ہم سے منسوب کر دیا اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ تو صوفی ضرور ہیں، لیکن ان کے افکار ونظریات، وہ نہیں، جو عرصہ دراز سے صوفیائے کرام کے ہیں، بلکہ ان کی اپنی کچھ اختراعات ہیں، مثلاً: [۱] یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کی نفی کرتے ہیں۔ [۲] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو اللہ عزوجل کے برابر تسلیم کرتے ہیں۔ اس طرح کی ان کے باب عقائد میں بہت ساری اختراعات ہیں۔ جس کی بنیاد پر یہ مشرک، گمراہ اور گمراہ گر ہیں۔

اس طرح کے سارے من گھڑت بے بنیاد افکار ونظریات کا علمی جواب ہمارے علمائے اہل سنت بہت پہلے ہی دے چکے ہیں۔ لیکن صد حیف! جن عقائد کو بریلوی عقائد کہہ کر مشرک وگمراہ قرار دیا گیا ہے، وہ قرآن وحدیث اور متقدمین علمائے اہل سنت سے ثابت اور منقول ہے۔ کوئی ایک ایسا عقیدہ بھی پیش نہیں کیا جا سکا، جو بریلویوں کی ایجاد ہو اور متقدمین ائمۂ اہل سنت سے ثابت نہ ہو۔ جیسا کہ خود بزبان عربی بریلویوں کے خلاف لکھنے والا احسان الٰہی ظہیر اپنی کتاب ’البریلویۃ:

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاریخ وعقائد' میں لکھتا ہے کہ:

'یہ جماعت اپنی پیدائش اور نام کے لحاظ سے نئی ضرور ہے، لیکن افکار اور عقائد کے اعتبار سے قدیم ہے'۔ [ص:۷]

چند صفحہ کے بعد رقم طراز ہے:

'ابتداءً میرا گمان تھا کہ یہ فرقہ پاک و ہند سے باہر نہیں ہوگا، لیکن یہ گمان زیادہ دیر قائم نہیں رہا۔ میں نے یہی عقائد مشرق کے آخر حصہ سے مغرب کے آخر حصہ تک اور افریقہ سے ایشیا تک اسلامی ممالک میں دیکھے'۔[ص:۱۰]

یہ کتاب تو تضاد بیانیوں سے بھری پڑی ہے۔ باوجود اس کے عقل کے مارے نجدی وہابی اس کو عالمی پیمانے پر پھیلا رہے ہیں اور اب بھی ممکنہ پھیلانے کی سعی لا حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن حق سر چڑھ کر ہی بولتا ہے۔ اگر چہ وقتی طور پر کافی دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے۔ لیکن جب حقائق کا انکشاف ہوتا ہے، تو باطل کو خود ہی خائب و خاسر ہونا پڑتا ہے۔ کچھ اس طرح کی فضا مصر میں بھی وہابیوں، دیوبندیوں اور ندویوں نے پیدا کی۔ کیوں کہ یہ زمین تصوف اور اہل تصوف کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس لیے انہوں نے صوفیائے کرام کا لبادہ اوڑھ کر بریلویوں کے خلاف زہر افشانیاں کیں اور اب بھی کرتے رہتے ہیں۔ اب ساری افترائت واتہامات کا سدباب کرنے کے لیے از ہر شریف میں زیر تعلیم ہند و پاک کے طلبا نے ایک آواز ہو کر کہا کہ وارث علوم رضا جانشین مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری از ہری دامت برکاتہم القدسیہ کا دورۂ مصر کرایا جائے۔ تاکہ بریلویت کے صحیح عقائد و نظریات کو حضور تاج الشریعہ ہی کی زبان میں عالمی سطح پر بتایا جاسکے۔

اسی مقصد کے پیش نظر مصر کے ایک جلیل القدر صوفی باصفا شیخ محمد خالد ثابت مدظلہ العالی سے حضرت کی فون پر بات کرائی گئی، تو آپ حضور تاج الشریعہ کی ہم کلامی سے فرحت و انبساط میں ڈوب گئے اور اخیر میں بہت ہی عاجزی و انکساری کے ساتھ عرض گزار ہوئے کہ:

'حضور! اگر آپ اپنے قدم میمنت سے اہل مصر کو عام طور سے اور اس گدائے شیخ الاسلام و المسلمین امام احمد رضا کو خاص طور سے زیارت کا شرف بخشیں، تو انتہائی ذرہ نوازی ہوگی'۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

تب حضور تاج الشریعہ نے ہامی بھر لی کہ: 'جلد ہی فقیر دورۂ مصر پر آ رہا ہے'۔ اتنا سننا تھا کہ شیخ خوشیوں سے پھولے نہیں سما رہے تھے اور زبان پہ صرف 'اھلاً و سھلاً مرحباً' کی صدائیں تھیں۔ یہ خبر بجلی کی طرح پاک و ہند کے طلبہ کے مابین پھیلی، تو ہر کوئی دست بدعا تھا کہ حضور تاج الشریعہ کا دورہ کسی طرح بھی ہو جائے۔ اب وہ ساعت سعید بھی آ ہی گئی، جس کا پل پل کا انتظار تھا۔ آخر کار تین مئی کی دودھ میں نہاتی ہوئی حسین و جمیل رات تھی، جب طالبان علوم نبویہ کا ایک وفد قاہرہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہ وارث علوم رضا جانشین مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری دامت برکاتہم القدسیہ کا والہانہ استقبال کرنے کے لیے منتظر تھا۔ اتنے میں وہ ساعت سعید بھی آ ہی گئی کہ اللہ کا زندہ ولی اپنے رفقا کے ساتھ نازک قدموں سے خراماں خراماں چلا آ رہا ہے۔

جو جہاں ہیں، وہیں سے اپنے ہو یا بے گانے، سب ٹک ٹکی لگائے اس حسین و جمیل فرشتہ صفت پیکر کو ایک نگاہ ہو کر دیکھ رہے ہیں اور دل ہی دل میں اپنی زبان سے یہ اظہار کر رہے ہیں کہ کیا آج کے اس پرفتن اور فیشن بھرے ماحول میں ایسے بھی اللہ کے نیک و پارسا بندے ہیں۔ سب کی زبان سے آپ کی مدح سرائی ہو رہی ہے کہ یہ کوئی اللہ کا زندہ ولی ہی ہو سکتا ہے۔ بعد مصافحہ و معانقہ یہ وفد اپنے عظیم قائد آبروئے اہل سنت و جماعت کو ان کی قیام گاہ کی طرف لے کر روانہ ہوا، تو یہاں بھی طلبا کا جم غفیر اپنے مہمان مکرم کے پرتپاک استقبال کے لیے کھڑا تھا۔ حضرت کے چند ساعت آرام کے بعد پروگرامات کی تفصیل بتائی گئی۔

'۴ر مئی [۲۰۰۹ء] کو گیارہ بجے دن میں حضور تاج الشریعہ اپنے رفقا کے ساتھ شیخ الازہر سید طنطاوی سے ملاقات کرنے کے لیے تشریف لے گئے، تو شیخ الازہر نے پرجوش انداز میں آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور تاج الشریعہ نے اپنے جد امجد امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کے افکار و نظریات پر تبادلہ خیال کیا اور چند کتابیں، جو اپنے ہم راہ لے کے آئے تھے، شیخ کو پیش کیا اور ہر کتاب پہ تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ان کتابوں کا پس منظر کیا ہے۔ جب آپ نے شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان قادری رضی اللہ عنہ کی کتاب 'تنقیۃ الایمان من عقائد مبتدع الزمان' کو پیش کیا، تو شیخ الازہر نے پوری کتاب پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی اور پکار اٹھے کہ یہ کتاب

www.muftiakhtarrazakhan.com

اہل سنت و جماعت کے عقیدے کی بھرپور تائید کرتی ہے اور باب عقائد میں منفرد ہے۔اس کی عالمی سطح پر خوب نشر واشاعت ہونی چاہیے۔

پھر آپ نے اپنا تحقیقی رسالہ 'الصحابة نجوم الاهتداء' پیش کیا اور ازہر شریف کے عالم جناب طہٰ عبدالرؤف نے حدیث شریف: اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم' کو 'شفاء شریف' کی تحقیق وتخریج میں موضوع لکھا ہے'۔تب شیخ الازہر نے کہا کہ: 'یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث باب فضائل میں مقبول ہے اور اس حدیث کو 'تلقی بالقبول' حاصل ہے۔لہٰذا یہ حدیث موضوع نہیں ہے، بلکہ اس عالم کی تحقیق وتخریج غلط ہے'۔

پھر حضور تاج الشریعہ نے اپنا رسالہ 'ان ابا ابراهیم تارح لا آزر' کو پیش کیا اور کہا کہ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہیں، تب شیخ الازہر نے فرمایا کہ نہیں، آزر ان کے چچا تھے اور تارح ان کے والد ہیں۔

اب حضور تاج الشریعہ نے اپنا تیسرا رسالہ 'سد المشارع علی من یقول ان الدین یستغنی عن الشارع' پیش کیا اور بتایا: 'میں سعودی عرب میں تھا، تو کسی دیوبندی [جو دارالعلوم دیوبند سے تعلق رکھتا ہے] نے کہا ہے کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج نہیں ہے'۔اتنا سننا تھا کہ شیخ الازہر کے چہرے پر ناگواری ظاہر ہوئی اور کہا کہ 'وہ ملحد ہے، جس نے ایسا کہا ہے'۔تب آپ نے کہا: 'ہم نے اس کے رد میں تفصیلی جواب لکھا ہے'۔شیخ الازہر نے فراخ دلی سے آپ کی نادر ونایاب تحقیقات پر داد دیتے رہے اور دعائیں کرتے رہے کہ اللہ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے اوپر تادیر قائم رکھے'۔

۴رمئی کی شام میں 'انٹرنیشنل کانفرنس' کا انعقاد کیا گیا تھا۔جس میں ۱۰۵ رملکوں کے طلبہ اور ازہر شریف کے اجلۂ علمائے کرام جلوہ گر تھے۔جو حضرت کے دیدار کے لیے ماہئ بے تاب کی طرح تڑپ رہے تھے۔جب راقم الحروف حضرت کو لے کر پہنچا، تو علما وطلبا کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آپ کی طرف بے تابانہ بڑھا اور پوری فضا 'اهلاً و سهلاً مرحباً' کی صدا سے گونج اٹھی۔حسب ترتیب پروگرام کا افتتاح ہو چکا تھا۔مصر کی ایک قدیم یونیورسٹی 'جامعہ عین شمس' کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر نصار کا مختصر، مگر پر مغز خطاب ہوا۔جس میں موصوف نے امام احمد رضا کے

عقائد حقہ کو بیان فرمایا اور کہا کہ:

'ان کے تعلق سے کچھ کہنے سے قبل امام کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔تاکہ حقائق کا پتا چلے۔اس لیے ہمارے اوپر لازم ہے کہ امام کی کتابوں کا مطالعہ کریں'۔

دوسرا خطاب ازہر شریف کے کلیہ اصول الدین شعبہ عقیدہ وفلسفہ کے ڈین ڈاکٹر طہ حبیشی دسوقی کا ہوا۔موصوف نابینا ہیں اور ایک صوفی گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور بڑے ہی علم وفضل کے مالک ہیں۔نابینا ہونے کے باوجود ہر ماہ، دو ماہ پر آپ کی کوئی نہ کوئی نایاب وعلمی وتحقیقی کتاب منظر عام پر آتی رہتی ہے۔آپ اپنے درس گاہی لکچر میں بھی وہابیوں کا کھلم کھلا رد فرماتے ہیں۔آپ نے سب سے پہلے حضور تاج الشریعہ کو ہدیۂ تہنیت پیش کیا اور کہا کہ:

'جامعہ ازہر آپ کا خیر مقدم کرتا ہے اور تہہ دل سے آپ کا استقبال کرتا ہے'۔

پھر آپ نے ہندوستان میں اسلامی تاریخ پر جامع روشنی ڈالی کہ:

'کس طرح انگریزوں نے وہابیت کے توسط سے 'افتراق بین المسلمین' کا کھیل کھیلا اور 'قادنیت' نے کس کے رحم وکرم پہ اپنا پر پھیلانا شروع کیا اور 'دیوبندیوں' کا ان سارے حالات میں کیا کردار رہا ہے۔اب ایسے پرفتن ماحول میں شیخ الاسلام والمسلمین محب رسول امام احمد رضا خان قادری بریلوی کا کیا کردار رہا ہے اور آپ نے دفاع اسلام کی عظیم ذمہ داریوں کو کس طرح انجام دیا ہے۔چنانچہ قادیانیوں نے جب اپنا پر پھیلانا شروع کیا، تو سب سے پہلے اگر کسی نے تردید کی، تو وہ امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت تھی اور آپ نے ان کی تردید میں سب سے پہلے پانچ کتابیں تصنیف فرمائیں اور جب وہابیت ودیوبندیت نے سرکا دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر سوالات اٹھائی، تو امام احمد رضا بریلوی نے 'الدولۃ المکیۃ' جیسی مدلل کتاب پیش کی۔گویا باطل نے جس زاویہ سے اعتراض کیا، امام نے اسی زاویہ سے جواب دیا۔جب امکان کذب باری پر دیوبندیوں نے لکھا، تو امام نے 'سبحان السبوح' تصنیف فرماکر دندان شکن جواب دیا۔چنانچہ آپ نے زمانے میں ہر نئے جنم لینے والے فتنے کا سر قلم کیا ہے اور فتنوں کے میدان میں تن تنہا ان سارے فتنوں کا مقابلہ کیا۔جیسا کہ آپ کی کتابوں سے ظاہر ہے۔میں نے آپ کی چند کتابوں کا بغور مطالعہ کیا ہے اور سنا ہے کہ آپ کے فتاوی ۳۰ ؍جلدوں پر مشتمل ہیں۔لیکن میں نے ابھی اسے پایا نہیں ہے۔لہٰذا

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں اپنے معزز و مکرم مہمان سے عرض کروں گا کہ جس امجد کی کتابوں کو زیادہ سے زیادہ عالم عرب میں پھیلایا جائے۔ تا کہ صحیح عقائد کی نشر و اشاعت ہو سکے‘۔

تیسری تقریر ڈاکٹر سعد جاویش کی ہوئی۔ جس میں آپ نے حضرت کی کتاب ’الصحابۃ نجوم الاہتداء‘ پر بھرپور روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ:

’میں نے ابھی تک اس حدیث: ’اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم‘ پر اتنی محقق و مفصل بحث نہیں دیکھی ہے اور نہ ایسی نادر و نایاب تحقیق میری نظر سے گزری ہے۔ یہ تحقیق اپنی مثال میں منفرد ہے اور اس بات پر شاہد عدل ہے کہ علم حدیث میں مہمان موصوف کو کامل عبور حاصل ہے‘۔

اخیر میں حضور تاج الشریعہ کا خطاب ہوا۔ جس میں آپ نے تمام شرکائے کانفرنس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ:

’ازہر شریف، جو کعبۃ العلم ہے اور علم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پوری دنیا میں پھیلانے میں کوشاں ہے اور یہ ایک زمانہ سے اس خدمت کو بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے، زمانہ کے نشیب و فراز نے بہت ساری تبدیلیوں کو لایا، لیکن ازہر شریف آج بھی اپنے اسلاف کی ڈگر پہ قائم ہے اور اسلام کی سچی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا رہا ہے‘۔

پھر آپ نے بے جا پھیلے ہوئے شکوک وشبہات کا رد فرمایا اور کہا کہ:

’ہم اسی دین پر قائم ہیں، جس دین کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے ہیں اور جس کی نشر و اشاعت صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین اور بزرگان دین نے کی ہے۔ آج ہم سرزمین ہندوستان میں ’بریلوی‘ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرقہ باطلہ بھی اپنے کو اہل سنت و جماعت سے کہتے ہیں، تو اب ان گمراہوں سے امتیاز کرنے کے لیے ’بریلوی‘ کا لاحقہ اہل سنت و جماعت سے کر دیا گیا کہ یہی جماعت حق پر ہے۔ جس طرح سے عالم عرب میں ’صوفی‘ کا لاحقہ اہل سنت و جماعت سے کیا گیا ہے‘۔

۵ رمئی [۲۰۰۹ء] کو حضور تاج الشریعہ جامعہ ازہر شریف کے وائس چانسلر ڈاکٹر احمد طیب صاحب قبلہ مدظلہ العالی سے ملاقات کے لیے پہنچے۔ ڈاکٹر موصوف نے آپ کا استقبال مع وفد اپنے آفس کے صدر دروازہ پہ پرجوش انداز میں کیا۔ پھر اس کے بعد اپنے آفس خاص میں لے گئے اور

یوں آپ کے سامنے بیٹھے تھے کہ لگ رہا تھا کہ کوئی طالب علم زانوے تلمذ طے کیے ہوئے ہے۔ یہ ان کی عاجزی وانکساری تھی کہ اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود عاجزی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ تو موصوف نے کہا کہ: 'ازہر شریف صوفیوں کا ہے'۔ پھر موصوف نے حضور تاج تاج الشریعہ کو ان کے شہرت یافتہ بین الاقوامی علمی کارناموں پر ازہر شریف کی طرف سے ایک ایوارڈ 'الدری الفخری' پیش کیا۔ یہ کوئی پہلا ایوارڈ تھا، جو کسی ہندوستانی عالم کو پہلی بار پیش کیا گیا'۔

'اسی [۵ رمئی ۲۰۰۹ء کی] شام حضور تاج الشریعہ 'جبل مقطم' [مصر] پہ عاشق امام احمد رضا ڈاکٹر محمد خالد ثابت کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے تھے۔ یہ وہی محترم موصوف ہیں، جن کی دعوت پر حضرت مرشد گرامی کا دورہ ہوا تھا۔ موصوف کے گھر پر محفل میلاد کا پروگرام تھا۔ آنے والوں میں ایک شخصیت فن طب اور علوم حدیث کے ماہر صوفی عالم دین جناب ڈاکٹر یسری صاحب بھی تھے، جو جامعہ ازہر شریف کی جامع مسجد میں طلبہ کو بخاری شریف کا درس دیا کرتے تھے۔ جن کا نظریہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے تعلق سے واضح نہیں تھا۔ تو انھوں نے حضور تاج الشریعہ سے اس شرط کے ساتھ برجستہ سوال کیا:

'یا سیدی! آپ کا مذہب طیب ہے۔ آپ کا مشرب بھی طیب ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی جاہل کلمۂ کفر بکے، تو کیا وہ کافر ہوگا یا نہیں؟۔ کیوں کہ آپ کے جدامجد امام احمد رضا خان اس کی تکفیر کرتے ہیں'۔

تب حضور تاج الشریعہ نے کہا کہ: 'نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عام ہوگئی ہے اور جہالت کوئی عذر نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی کلمہ کفر بکے اور اس پر مصر رہے، تو وہ یقیناً کافر ہے۔ جیسا کہ فقہائے احناف کا کہنا ہے'۔

پھر آپ نے برجستہ درمختار اور ردالمحتار کی عبارتیں پیش کیں۔ [راقم الحروف نے جب ان عبارتوں کو کتابوں میں تلاش کیا، تو من وعن ویسا ہی پایا، جیسا کہ آپ نے کہا تھا۔ یہ مرشد گرامی وقار کی فقہ حنفی کے مسائل میں اپنی انفرادیت ہے] حضرت کی اس حاضر دماغی اور حاضر جوابی سے ڈاکٹر موصوف ششدر رہ گئے اور بول پڑے کہ: 'ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ اگر اصرار کرتا ہے، تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

یقیناً کافر ہے‘۔ تب حضرت نے فرمایا کہ: ’وہابیہ، دیابنہ اسی اصرار کی وجہ سے کافر ہیں‘۔ تب آپ ’ڈاکٹر موصوف] نے کہا کہ میں بھی ان کے اصرار کی وجہ سے کفر کا قائل ہوں‘۔ اور کہا کہ: ’جو بھی شکوک وشبہات تھے، الحمدللہ! رفع ہوگئے ہیں‘۔ سیدی! آپ ہمیں ’دلائل الخیرات شریف‘ کی اجازت عطا فرمائیں اور داخل سلسلہ فرمالیں‘۔ تب کسی نے کہا کہ حضرت! موصوف ٹائی پہنے ہیں‘۔ تو حضرت نے بلا کسی جھجک کے کہا کہ: ’ٹائی اتار دیں۔ یہ شرعاً پہننا جائز نہیں۔ پھر اختتام محفل پر حضرت نے اپنا عمامہ شریف ڈاکٹر محمد خالد صاحب کے سر پر سجایا اور مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت کی دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ کو مزید جد امجد سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر کام کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے‘۔

ڈاکٹر خالد ثابت نے حضور تاج الشریعہ کے دورہ کے درمیان ایک کتاب بنام ’انصاف الامام امام اهل السنة العالم الربانی المجدد الشیخ احمد رضا خان البریلوی ‘تصنیف فرمارہے تھے۔ جس میں امام احمد رضا خان پر لگائے گئے بے بنیاد الزامات کا خوب اچھی طرح قلع قمع کیا ہے اور حضور تاج الشریعہ کا تذکرہ بہت ہی نرالے انداز میں کیا ہے:

’منذ ایام اکتب هٰذه السطور استنارت مصر بزیارة الشیخ الکبیر محمد اختر رضا خان القادری الازهری المعروف بتاج الشریعة المفتی الاعظم بالهند حفید الامام احمد رضا خان البریلوی والقائم علی جماعته. رأیت حدیثه عن جده الامام اکثر من حدیثیه عن نفسه. و اعتزازه بجده الامام الاعظم من اعتزاز نفسه و رأیت تمسکه بما ارساه جده من القواعد و من الثبات علی الحق مما یثیر الاعجاب حقاً۔ کان الامام احمد رضا خان یحرم التصویر و کانت وفاته فی سنة ۱۹۲۱ ئو الیوم بعد ما یقرب من تسعین عاما علی وفاته حدثت فی الدنیا تغیرات هائلة و اصبح التصویر کالماء و الهواء لشعوب الارض لایکاد احد یتصور الحیاة اذا غاب التصویر عنها مع ذالك وجدت للشیخ الجلیل محمد اختر رضا ضمن مؤلفاته کتابا فی تحریم التصویر و علمت من اتباعه و محبیه انه لا یسمح بالتصویر فی مجلسه

www.muftiakhtarrazakhan.com

حتی انہ لا توجد لہ صورۃ متداولۃ بینھم۔

ورأیت اتأمل فی ھٰذا الامر و اقول لنفسی :لو ان علماء الامۃ اتخذوا نفس الموقف من التصویر لربما اصبح العالم علی غیر الشکل القبیح الذی نراہ علیہ،تأمل فی ابواب الفساد اللتی فتحت علی الدنیا کلھا من باب التصویر وحدہ حتی تقدر لھٰؤلاء الرجال جھودھم فی خدمۃ الدین و ثباتھم علی الحق۔ نعم ھٰذہ فتاوی المخلصین، رجال الصادقین،الذین یدورون مع الحق حیث دار،لایلزمون انفسھم بغیرہ، و الایراعون فی ذالک الا اللہ، یعلموننا درسا مھما، فھواہ : ان الباطل لا بد ان یظل مرفوضا من اھل الحق مھما علا شانہ و استشری و انشر۔ نظرت الی وجہ الشیخ الکبیر محمد اختر رضا و البھاء یکسوہ و السکینۃ و الوقار یجللانہ واسمتعت الی کلماتہ بلغۃ عربیۃ صحیحۃ تخرج من فمہ فی قوۃ و ثقۃ تصدح بالحق المبین‘۔

یعنی جن دنوں میں اس کتاب کو لکھ رہا تھا،تومصر حضور تاج الشریعہ کی زیارت سے جگمگا اٹھا۔ میں نے ان سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل کیا،توشیخ اپنی گفتگو کم کرتے ہیں۔امام احمد رضا کی باتیں زیادہ کرتے ہیں۔امام احمد رضا کی شان زیادہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا: امام احمد رضا نے ان کو جو مذہب و مسلک دیا،اس پر تاج الشریعہ اتنی مضبوطی سے قائم ہیں کہ آج دنیا دیکھ کر حیران ہے۔امام احمد رضا تصویر کو حرام قرار دیتے تھے۔ امام کی وفات ۱۹۲۱ء میں ہوئی۔تقریباً ۹۰/سال ہونے کو ہیں۔آج تصویر لوگوں کے درمیان ہوا، پانی کی طرح پھیل گئی ہے۔اس کے باوجود حضور تاج الشریعہ کی شان یہ ہے کہ میں نے ان کے محبین سے یہ بات جانی ہے کہ آپ اپنی مجلسوں میں آج بھی تصویر کی حرمت کے قائل ہیں۔ یہ حق پر استقامت کی واضح دلیل ہے۔اسی بنیاد پر اللہ عزوجل نے آپ کو پوری دنیا کی نگاہ میں محبوب نظر بنا دیا ہے۔

میں سوچنے لگا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اگر پوری دنیا کے علما حضور تاج الشریعہ کے اس موقف کو اپنالیں،تو آج تصویر کی بنیاد پر پوری دنیا میں جو برائی اور بے حیائی پھیلی ہوئی ہے،وہ ساری برائیاں ختم ہو جائیں گی اور دنیا میں امن و امان قائم ہو جائے گا۔سن لو! یہ اللہ والوں کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

فتاوی ہیں۔ ایسے فتاوی اللہ کے مخلص بندے ہی دیتے ہیں۔ اس پر ہمیشہ حق کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔ چاہے، جہاں بھی ہوں، اسی کے ساتھ رہتے ہیں۔ حق کے علاوہ اپنی ذات پر کسی چیز کو لازم نہیں کرتے۔ حق کے معاملے میں اللہ کے علاوہ کسی کی رعایت نہیں کرتے ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیں یہی درس دیتے ہیں۔ باطل چاہے، جتنا بڑھ جائے، برائی چاہے، جتنی پھیل جائے، اہل حق اس کے خلاف ہی فتوی دیتے ہیں۔ میں نے حضور تاج الشریعہ کے نورانی رخ زیبا کو دیکھا ہے، جو پر وقار ہے، اس سے روشنی پھوٹتی ہے۔ میں نے آپ کی بزبان عربی گفتگو بھی سنی ہے، جو فصیح و بلیغ ہے۔ جو حق بیانی میں رطب اللسان ہیں'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۱۰۰۵،۱۰]

حضرت مولانا سید محمد محسن رضا مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، تاج الشریعہ کی حق گوئی کا نمونہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'آپ کی حق گوئی کا اعلیٰ نمونہ دورۂ مصر ہے، جو آب زر سے تحریر کیے جانے کے قابل ہے۔ ۴/مئی ۲۰۰۹ء میں جب حضور تاج الشریعہ نے مصر کا تبلیغی دورہ فرمایا، تو مصر کے بڑے بڑے علما و مشائخ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور فیوض و برکات سے سرشار ہوئے۔ انہیں مشائخ میں ایک شیخ سید طنطاوی بھی تھے۔ جنہیں حضور تاج الشریعہ سے دو مسائل میں اختلاف تھا۔ ایک یہ کہ شیخ طنطاوی 'اصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم' کی حدیث کو موضوع احادیث کے زمرے میں شمار کرتے تھے۔ جب دونوں بزرگوں کے مابین علمی گفتگو شروع ہوئی، تھوڑی دیر علمی بحث کے بعد حضور تاج الشریعہ نے یہ فرمایا کہ یہ حدیث 'تلقي بالقبول' کی وجہ سے مقبول ہو گئی۔ اب شیخ طنطاوی کو اپنے مسئلے سے رجوع کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا اور حضور تاج الشریعہ کی علمی جولانیت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ شیخ موصوف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر کو سمجھتے تھے، نہ کہ تارخ کو۔ جب حضور تاج الشریعہ سے اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی، تو آپ نے برجستہ گرفت فرمائی اور دلائل سے یہ ثابت بھی کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ تھے اور آزر ان کے چچا تھے۔ چنانچہ شیخ موصوف آپ کی دلائل قاطعہ سے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اور امتنان و تشکر کے لہجے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے ساتھ اپنے موقف سے رجوع کرلیا'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص:۶۹۷]

حضرت مولانا ساجد علی رضوی، کرلا بمبئی لکھتے ہیں:

'۲۰۰۹ء میں حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ مصر کے دورے پر تھے۔ ۵ر مئی کی صبح ۱۱ر بجے شیخ الجامعہ شیخ علی طنطاوی سے ملاقات طے پائی۔ مگر حضرت کو پہنچنے میں تاخیر ہوئی۔ پونے بارہ بجے آپ وہاں پہنچے۔ حضرت کو مخصوص راستے سے لے جایا گیا۔ خدام وزیٹنگ ہال میں پہلے ہی پہنچ گئے۔ جہاں برے بڑے کیمرے نصب تھے۔ خدام کو تشویش ہوئی کہ حضرت تصویر سے سخت پرہیز کرتے ہیں اور یہاں تو کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ وہاں موجود شیخ الجامعہ کے پی اے سے بات کی۔ اس نے کیمرے بند کرنے سے انکار کر دیا۔ ابھی گفتگو جاری تھی کہ شیخ الجامعہ حضور تاج الشریعہ کا ہاتھ تھامے سامنے سے برآمد ہوئے۔ شیخ الجامعہ نے پی اے اور خدام کو گفتگو کرتے دیکھا، تو ماجرا معلوم کیا۔ بتایا گیا کہ شیخ تاج الشریعہ کے نزدیک تصویر ممنوع ہیں۔ یہ لوگ کیمرے بند کرانے کے خواہش مند ہیں۔ شیخ الجامعہ نے سنا، تو حکم دیا: 'کیمرے بند کردو۔ شیخ کا احترام ضروری ہے'۔ پھر پرسکون ماحول میں پچاس منٹ گفتگو ہوئی۔ چشم حیرت کھلی رہ گئی کہ شیخ الجامعہ بغیر تصویر ملاقات نہیں ہوتی تھی۔ مگر آج اس اصول کو توڑ دیا گیا۔ انداز قلندرانہ کے آگے اصول شاہی دھرے کے دھرے رہ گئے۔ بندہ جب خشیت الٰہی کا پیکر بن جائے، تو رب تبارک وتعالیٰ خود اس کا حامی وناصر ہوجاتا ہے'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ، ۲۰۱۸ء، ص:۵۲۰]

حضرت مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی، دارالافتا ابوظہبی عرب امارات لکھتے ہیں:

'۲۰۱۰ء میں جب حضرت ابوظہبی تشریف لائے، تو ابتداءً میرے ہاں تشریف ہوئے۔ یہیں کچھ آرام کے بعد تازہ وضو کے ساتھ غالباً مغرب یا عشا کی نماز ادا فرمائی۔ اس دوران آپ کے کئی عقیدت منداور وہ عرب علما، جن سے حضرت کا سابقہ تعارف تھا، قرب وجوار سے آپ کی زیارت وصحبت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ ان سب کے ساتھ دس بارہ گاڑیوں میں ایک جلوس کی شکل میں یمن کے مشہور ومعروف عالم دین حبیب علی جفری صاحب کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں انہوں نے حضرت سے خصوصی وقت لے کر نہایت خوب صورت محفل سجا رکھی تھی۔ بڑے بڑے

علما، مشائخ اور احباب اہل سنت کو یہ کہہ کر دعوت دے رکھی تھی کہ آج ہمارے گھر ایک چاند کا ٹکرا اترنے والا ہے۔

اس مجلس میں حضرت کا بڑے پرتپاک طریقے سے استقبال کیا گیا۔ حضرت کے تقوی و پرہیز گاری اور علمی وجاہت کا انتہائی لحاظ رکھتے ہوئے، ان مسائل میں، جن میں آپ ایک امتیازی ومحتاط موقف رکھتے تھے، [جیسے ویڈیو، تصویر کشی اور مروجہ دف کی حرمت وغیرہ] اس بارے میں کمال اہتمام کا مظاہرہ کرتے ہوئے میزبان نے علی الاعلان فرمایا کہ: 'آج حضور کی آمد پر ہم ان سارے کاموں سے اجتناب کریں گے، تاکہ حضرت کو ایذا نہ ہو' اور پھر وہاں اس اعلان پر خوب عمل بھی ہوا۔ قبلہ جفری صاحب کے ہاں حضور تاج الشریعہ نے عربی میں نعت شریف پڑھی اور نا صرف عام لوگون نے، بلکہ 'اوقاف ابوظہبی' کے زیر اہتمام 'فتوی سینٹر' کے مفتیان کرام نے بھی حضرت سے بعض شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کی۔

اس مناسبت سے حبیب علی جفری صاحب نے وہاں موجود علمائے کرام کے لیے حضرت سے اجازت حدیث کی درخواست کی، جسے آپ نے قبول فرماتے ہوئے تمام موجود علما وطلاب کو اجازت حدیث شریف عطا فرمائی۔ محفل کے اختتام پر حضرت نے تازہ وضو کرنا چاہا، تو میزبان انہیں اپنے خاص کمرے میں لے گئے اور جب آپ نے جرابیں اتاریں، تو حبیب علی جفری صاحب نے انہیں اٹھالیا۔ بعد فراغت جب حضرت باہر آکر تشریف فرما ہوئے، تو حبیب علی جفری صاحب آپ کے قدموں میں بیٹھ کر جرابیں پہنانے لگے۔ حضرت نے بہت منع کیا کہ: 'آپ سید زادے اور عالم دین ہیں'۔ لیکن میزبان مصر رہے اور بالآخر حضرت کو اپنے ہاتھوں سے جرابیں پہنائیں۔ میزبان نے اپنے خاص معاملات کے لیے حضرت سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے انہیں خوب دعاؤں سے نوازا'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص:۲۲۹، ۲۳۰]

راقم غلام جابر شمس نے عرس چہلم تاج الشریعہ کے موقع پر لکھا تھا کہ:

'۱۰ر جون [۲۰۱۳ء]، اس سال کو حضور تاج الشریعہ کی زندگی کا 'گولڈن ایئر' قرار دیا جانا چاہیے۔ اس برس بھی تاج الشریعہ نے عمرے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن اس کی اخص الخصائص یہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہ 'غسل کعبہ' میں شرکت اور 'اندرون کعبہ' داخل ہوکر زیارت، نماز کی ادائگی اور دعا مانگنے کی سعادتیں میسر آئیں۔ اس کی دعوت کلید بردار کعبہ معظّمہ کی طرف سے تاج الشریعہ کو پہلے ہی سے مل چکی تھی۔ ۱۰ رجون کو تاج الشریعہ اپنے صاحب زادے حضرت علامہ محمد عسجد رضا صاحب اور دیگر حضرات کے ساتھ غسل کعبہ میں شریک رہے تب اندرون کعبہ معظّمہ داخل ہوکر نمازیں اور دعائیں مانگی۔ ۲۸ رمنٹ کے طویل وقفے کے بعد جب تاج الشریعہ باہر نکلے، تو معتمرین وزائرین کی آنکھیں تاج الشریعہ کے انتہائی نورانیت سے منور مکھڑے پر مرتکز ہوکر رہ گئیں۔ مسرت انگیز حیرت واستعجاب سے دیکھنے والوں میں ہندوستانی و پاکستانی تو تھے ہی، سعودی، عربی، یمنی، شامی، مصری، جزائری، غرض تمام ہی عالم اسلام کے علما وخواص تھے۔ اس عظیم حصول سعادت پر جمیع اہل سنت کی باچھیں کھل اٹھی تھیں'۔ [تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں، مصنفہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی ۲۰۱۸، ص: ۳۵، ۳۶]

حضرت قاری محمد فیض النبی رضوی، استاذ جامعۃ الرضا، بریلی شریف اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے یعنی آنکھوں دیکھے احوال لکھتے ہیں:

'۱۶ رجنوری ۲۰۱۴ء بروز جمعرات جب میں لکھنو کے ایئر پورٹ سے جدہ کے لیے روانہ ہوا، تو ۱۷ رجنوری کو مکہ شریف حاضر ہوا۔ بعد نماز فجر مکہ شریف کی پر بہار فضاؤں میں جھومتا ہوا خانہ خدا کا طواف کر کے اطمینان قلب سے شاداں وفرحاں ہوکر سارے ارکان ادا کر لیے اور عمرہ جیسی عظیم نعمت سے میری فیروز مندیاں دوبالا ہوئیں اور میں اپنے آپ میں خوش تھا۔ اس لیے کہ ایک تو حرم شریف کی حاضری اور دوسرے ہمارے مربی ومرشد برحق جانشین مفتی اعظم ہند پیر طریقت رہبر شریعت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی رفاقت حاصل ہوگئی۔ جب ہم عمرہ سے فارغ ہوئے، تو ۱۸ رجنوری ۲۰۱۴ء، یعنی تیسرے دن بروز ہفتہ خلیفہ تاج الشریعہ خالد مکی صاحب کی طرف سے بلاوا آیا، تو میں ان کے دولت کدہ پر حاضر آیا۔ شام کا وقت تھا۔ بڑا ہی پر کیف منظر، جو دیکھنے کے قابل، اس لیے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مدینہ شریف میں اور مکہ شریف میں 'جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں منایا جاتا اور وہاں تو وہی لوگ ہیں۔

حالاں کہ ہم نے اس طرح پایا۔ الحمد للہ! جتنے بھی اہل سنت کے ماننے والے ہیں، چاہیں وہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

عرب کے ہوں یا عجم کے، اللہ ورسول پر ایمان رکھتے ہیں، قرآن وحدیث کی اتباع کرتے ہوئے ضروری طور پر اپنے بزرگوں سے بڑی گہری محبت رکھتے۔ الحمدللہ! وہاں تو غوث وخواجہ کے علاوہ حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم اور تاج الشریعہ علیہم الرحمہ کے ماننے سچے عاشق بھی موجود تھے۔ اس کی منظر کشی کچھ یوں ہے کہ جب میں شیخ خالد مکی، جو کہ سید زادوں اور پرہیز گاروں میں شمار ہوتے ہیں، جب ان کے دولت کدۂ محبت میں پہنچا، تو بعد نماز مغرب 'میلاد شریف کا اچھا خاصا اہتمام تھا۔ سبھی حضرات نعت سرور کونین گنگنا کر جھومتے تھے۔ بڑا ہی دل نشین و پر کیف منظر تھا۔ اسی درمیان جانشین حضور مفتی اعظم ہند سیدی وسندی مرشد گرامی شہزادۂ مفسر اعظم حضور تاج الشریعہ کی آمد آمد ہوئی اور آپ کے ہم راہ حضرت مولانا مفتی محمد عاشق حسین کشمیری صاحب اور الحاج جناب یونس قریشی صاحب اور ان کے علاوہ چند مریدین بھی تھے، سارے مجمع میں سکوت طاری ہو گیا اور با ادب یکے بعد دیگرے تمام علمائے عرب، جو حاضر تھے اور شیوخ حضرات مصافحہ ودست بوسی فرمانے لگے۔

میرے دل کا عالم اور دو بالا ہو گیا اور محفل کا سماں وجد سا بنتا گیا۔ ایسا کیوں نہ ہو، اس لیے کہ ایسے سچے عاشق مصطفی کی آمد تھی اور حبیب خدا کا ذکر، جن کی زندگی عشق مصطفی کی سرمستیوں میں گزری۔ جن کی نعت کا یہ شعر اس کا کھلا ثبوت ہے:

زندگی یہ نہیں ہے کسی کے لیے زندگی ہے نبی کی نبی کے لیے

کچھ دیر محفل چلنے کے بعد حضور تاج الشریعہ کی دعا پر محفل اختتام پذیر ہوئی۔ پھر آپ وہاں سے اپنے مرید خاص جناب طارق حسن صاحب کے اصرار پر ان کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں بھی سبھی لوگ آپ کے دیدار کے منتظر تھے اور اپنی انکھوں کو فرش راہ بنائے ہوئے تھے۔ یہاں پر ایک حسین منظر تھا۔ جب الحاج جناب طارق حسن صاحب کے گھر پہنچے، تو دوسرے دن عرب کے بڑے بڑے شیوخ حضرات یہاں بھی حضرت سے ملنے آئے۔ یہ جدہ کی سرزمین اور جانشین مفتی اعظم ہند کا یہ ادب واحترام۔ میں یہ منظر دیکھ کر تعجب میں پڑ گیا اور اللہ رب العزت کا شکر بجالایا کہ میرے مرشد گرامی حضور تاج الشریعہ کو ہر خاص وعام میں اتنا مقبول بنایا کہ جہاں جاتے، وہاں کا ہر شخص آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔

الغرض دوسرے دن یہاں بھی محفل میلاد شریف کا اہتمام کیا گیا۔ اہل عرب میں سے وہاں کے اچھے عمدہ نعت خواں، جو عربی زبان میں ماہر، وہ بھی موجود تھے۔ الحمد للہ! یہاں بھی محفل کا رنگ الگ نوعیت کا حامل تھا۔ لگ رہا تھا کہ فرشتے آسمان سے فرش گیتی اتر آئے ہیں اور حمد خدا اور نعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں سارا مجمع ڈوبا ہوا تھا۔ بالآخر محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ! جانشین حضور مفتی اعظم ہند نے خود عربی میں عشق مصطفی میں جھوم کر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔ میں بھی حضرت کے پیچھے تھا اور عرب کے بڑے بڑے شیوخ حضرات بھی صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے۔ اسی درمیان میری نظر ایک ایسے حسین وجمیل نوجوان شیخ پر پڑی، جو اپنے سر کو جھکائے خاموشی سے کھڑے تھے۔ میں نے جب بار باران کے چہرہ کو دیکھا کہ سارا مجمع صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہے اور یہ شیخ بالکل خاموشی کے عالم میں ہیں۔ آخر وجہ کیا ہے؟۔ میرے دل میں تخیلات کا ایک سمندر جمع ہو گیا۔ میں زبان سے صلوٰۃ وسلام پڑھتا، تو نظروں سے بار باران کے چہرہ کی طرف دیکھتا۔ یہاں تک کہ وہ آخر سلام تک یوں ہی خاموشی سے کھڑے رہے۔

جیسے ہی حضرت نے صلوٰہ وسلام کے بعد دعا فرمائی، تو دعا کے بعد فوراً تمام شیوخ حضرات نے حضرت سے مصافحہ کیا اور دست بوسی کی۔ یکے بعد دیگرے دست بوسی کرتے رہے اور باہر نکلتے رہے۔ جب ان شیخ کی باری آئی، جو سلام میں خاموش تھے، تو ان سے حضرت نے برجستہ فرمایا: ’تمہارے والد کی طبیعت کیسی ہے؟۔ اتنا سننا تھا کہ ان شیخ کی آنکھوں میں غم وحزن کا طوفان سمٹ آیا اور عرض کیا: ’حضور! طبیعت علیل ہے اور آئی سی یو میں ایڈمٹ ہیں۔ آپ ان کے لیے دعا فرمائیں‘۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ پھر گاڑی میں انہوں نے تمام شیوخ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ فوراً انہیں میں ایک شیخ نے خلیفہ تاج الشریعہ سید خالد مکی صاحب سے بذریعہ فون رابطہ کیا۔ اس وقت میں وہیں موجود تھا۔ انہوں نے کہا:

’کہ ابھی آپ کے شیخ کی ایک کرامت ظاہر ہوئی۔ میرے ساتھ ایک شیخ ہیں۔ ان کے والد آئی سی یو میں ایڈمٹ ہیں۔ ہم سے بھی کسی کو خبر نہیں۔ لیکن ان شیخ نے جب حضور تاج الشریعہ سے دست بوسی کا شرف حاصل کیا، تو آپ نے ان کے والد کے بارے میں دریافت کیا کہ: ’آپ کے والد کی طبیعت کیسی ہے؟۔ حالاں کہ شیخ کی حضور تاج الشریعہ سے یہ پہلی ملاقات تھی اور شیخ کہہ

رہے ہیں کہ میرے والد کی طبیعت کیسی ہے۔ حضور تاج الشریعہ سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ کے شیخ کی یہ کرامت سن کر ہمارے دل نور نور اور خوشی سے باغ باغ ہوئے جارہے ہیں‘۔

انہیں ایام میں مکہ شریف کے ایک شیخ، جو الشیخ سید ہاشم المہدی المکی کے نام سے معروف و مشہور ہیں، جو ایک سنی حنفی جید عالم دین بھی ہیں، وہ اپنے دولت کدہ پر ہر جمعہ کو محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کرتے ہیں اور جس میں سے ایک محفل میں راقم السطور کو حاضری کی سعادت بھی ملی، وہ تاج الشریعہ کی بارگاہ میں حاضر آئے اور نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ آپ سے ہم کلام ہوئے اور حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ میں خانہ کعبہ شریف کے غلاف کا ایک ٹکڑا بطور تحفہ پیش کیا، جسے حضرت نے شرف قبولیت بخشا۔ پھر یہ سلسلہ یوں ہی تین چار دن تک مسلسل جاری رہا کہ عرب شیوخ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور سند حدیث کی اجازت طلب کرنے پر حضور تاج الشریعہ انہیں اجازت سے مشرف فرماتے۔

پھر اس کے بعد راقم السطور نے حضور تاج الشریعہ کی معیت میں مکہ شریف کا رخ کیا اور ارکان عمرہ ادا کرنے کی غرض سے مطاف میں حاضر ہوا۔ حضرت کمزوری کے سبب وہیل چیئر پر تھے اور لوگ باری باری حضرت کی وہیل چیئر پکڑ کر حضرت کو طواف کرا رہے تھے کہ اسی میں میری بھی قسمت کا ستارہ عروج پر تھا کہ مجھے بھی خانہ خدا کے سامنے اپنے پیر ومرشد کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور میں نے حضرت کی وہیل پکڑ کر کافی دیر طواف کرایا کہ ایک طرف تو میں خانہ کعبہ کا طواف ادا کر کے رب کی اطاعت وفرماں برداری بجا لا رہا تھا، تو دوسری طرف اپنے پیر ومرشد کی خدمت میں بھی حاضری کی سعادت حاصل کررہا تھا۔ کبھی میں خانہ کعبہ کے مقدس منظر کو دیکھتا، تو کبھی اپنے مرشد کے نورانی چہرہ کو اور دل ہی دل میں خوش ہوتا اور اس مقدس ساعت کو اپنی زندگی کا سب سے اہم اور خوش نصیب حصہ تصور کرتا۔ پھر ہم سبھی نے حضرت سے دعاؤں کی درخواست کی، تو حضرت نے طواف مکمل کرنے کے بعد ہم سبھی کے لیے اور جملہ حاضرین اور مریدین کے لیے مختصر اور پر مغز دعا کی۔ پھر دیگر ارکان کرنے کے بعد عمرہ سے فارغ ہو کر جدہ واپس آ گئے۔

پھر ایک دو دن جدہ میں قیام کے بعد حضور تاج الشریعہ نے مدینہ شریف کا قصد کیا اور آپ کے ہم راہ مریدین کی ایک بڑی جماعت تھی۔ جب یہ قافلہ مدینہ شریف کی طرف رواں دواں تھا، تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

راستہ میں ایک پر کیف منظر تھا اور جیسے جیسے مدینہ شہر آتا جا رہا تھا، تو دل کی دھڑکن تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی اور دل بے چین، بے قرار ہوتا جا رہا تھا اور لبوں پر بس حضرت کا یہ کلام جاری تھا:

سنبھل جا اے دل مضطر مدینہ آنے والا ہے
لٹا اے چشم تر گوہر مدینہ آنے والا ہے

یہاں تک کہ وہ مبارک ساعت بھی آ گئی، جس کا ہمیں بڑی بے صبری سے انتظار تھا اور ہم مدینہ کی گلیوں مین گردش کر رہے تھے اور اچانک ہمیں وہ منظر بھی نظر آیا، جس کا ایک نظارہ کرنے کے لیے انسان زندگی بھر تڑپتا رہتا ہے اور دعائیں مانگتا رہتا ہے کہ اے پروردگار! ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار کی زیارت نصیب فرما اور جب ہم نے گنبد خضری کا نظارہ اور نور سے معطر فضاؤں کو دیکھا، تو زبان پر پیرو مرشد کا یہ شعر آ گیا:

وہ چمکا گنبد خضری وہ شہر پر ضیا آیا ڈھلے اب نور میں پیکر مدینہ آنے والا ہے

وہ کیا مبارک ساعت تھی کہ ہم اپنے پیرو مرشد سیدی وسندی حضور تاج الشریعہ کی معیت میں رحمت عالم نور مجسم سرور عالم جان کائنات فخر موجودات حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ میرے پیرو مرشد حضور تاج الشریعہ آگے آگے اور ہم حضور تاج الشریعہ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور جب آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارکہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے، اس وقت آپ کا انداز بڑا ہی نرالا، آنکھیں اشک بار، دل بے چین و بے قرار، سر جھکائے ہوئے غایت ادب و احترام کے ساتھ اور لبوں پر درود و سلام کی ڈالیاں جلوہ بکھیرے ہوئے تھیں اور ہم بھی حضور تاج الشریعہ کی معیت میں لبوں پر درود و سلام کی ڈالیاں سجائے ہوئے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ وہ کیا سماں تھا، چاروں طرف انوار و تجلیات کی بارشیں ہو رہی تھیں۔ جس طرف بھی دیکھو، ایک حسین منظر نظر آتا تھا۔ لیک جب نگاہ روضہ رسول پر پڑی، تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ پوری کائنات کی رونق روضہ رسول میں سمٹ آئی ہو اور بے ساختہ زبان پر یہ شعر جاری ہو گیا:

غبار راہ انور کس قدر پر نور ہے اخترؔ
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

پھر جب حضور تاج الشریعہ ہلکے ہلکے قدموں سے مواجہہ شریف کی طرف بڑھ رہے تھے اور نوری فضاؤں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل آپ کا نورانی چہرہ بھی چمک، دمک رہا تھا تو لوگ آپ کو دیکھ کر بڑے ہی تعجب سے پوچھتے کہ: 'یہ شیخ کون ہیں؟۔اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟۔اور اس طرح روضہ رسول کے قریب پہنچے، تو آپ نے بڑی ہی درد بھری آواز میں اس بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کیں، جس بارگاہ میں صبح و شام فرشتوں کی جماعت درود وسلام پیش کرتی ہے۔جس کے بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت یوں گویا ہوتے ہیں:

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام یوں بندگی زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے

اور آپ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا لکھا ہوا سلام:

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں پیش فرمایا اور کافی دیر تک مواجہہ شریف میں حاضری کی سعادت حاصل کر کے آپ اپنی قیام پر تشریف لے آئے۔پھر آپ اپنی قیام گاہ پر تین چار دن ٹھہرے رہے اور وقتاً فوقتاً سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کرتے رہے۔جب آپ قیام گاہ پر تشریف فرما ہوئے، تو وہاں بھی آپ کی سرپرستی میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا اور پھر کچھ دیر محفل چلنے کے بعد حضور تاج الشریعہ کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا اور وہاں لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی، جو آپ کے دیدار سے مشرف ہونا چاہتی۔یوں ہی تین چار دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔پھر حضور تاج الشریعہ وہاں سے روانہ ہوکر جدہ تشریف لائے'۔

[ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۲۷۷ تا ۲۸۱]

حضرت مولانا محمد حنیف رضوی شیرانی، سربراہ سنی تبلیغی جماعت شیرانی آباد لکھتے ہیں:

'یہ ماہ ربیع النور شریف ۱۴۳۵ھ مطابق جنوری ۲۰۱۴ء کی بات ہے، جب فقیر قادری کو دوسری بار عمرہ پر جانے کا شرف حاصل ہوا۔عمرہ سے فارغ ہوکر جب مدینہ منورہ پہنچے، تو مسجد میں اچانک شہزادۂ فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد انوار احمد امجدی صاحب قبلہ سے ملاقات ہوگئی۔علیک سلیک کے بعد مفتی صاحب نے اطلاع دی کہ حضور تاج الشریعہ بھی عمرہ کے لیے تشریف لائے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوئے ہیں۔ ازیں قبل مکہ مکرمہ میں حضرت کے ایک عقیدت مند نے بھی یہ اطلاع دی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ تمنا ظاہر کی تھی کہ وہ حضرت سے مرید ہونا چاہتے ہیں۔ اسی طرح تقریباً دس نوجوان تھے، جو حضرت سے شرف بیعت چاہتے تھے۔ وہ سب بھی ساتھ ہولیے۔ تفتیش کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت مکہ شریف سے گزشتہ رات مدینہ شریف تشریف لا چکے ہیں۔ جیسے تیسے آپ کی قیام گاہ کا پتا معلوم کیا۔ آپ 'سوق بدر' میں قیام فرما تھے۔ آپ کے ایک پاکستانی مرید کے ساتھ مل کر ابھی ہم سوق بدر میں تلاش کر ہی رہے تھے کہ ایک بڑے مکان سے حضور والا باہر تشریف لاتے دیکھائی پڑے۔ ساتھ میں بمبئی کے کچھ احباب تھے۔ محترم یونس رضوی قریشی، جو حضرت کے مرید اور خادم ہیں اور بیرون ملک کے اسفار میں اکثر حضرت کے ساتھ رہے ہیں۔ انہوں نے دور سے دیکھ کر پہچان لیا۔ حضور تاج الشریعہ اپنی گاڑی میں سوار ہو رہے تھے کہ ہم پہنچ گئے۔ دست بوسی، مزاج پرسی اور رسمی گفتگو کے بعد میں نے عرض کیا: 'حضور! مارے یہاں کے دس نوجوان، جو بسلسلہ روزگار یہاں آئے ہو ہیں، آپ کے دامن ارادت سے وابستہ ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے وہیں سب کو داخل سلسلہ فرمالیا۔

آپ کی مدینہ شریف میں عادت تھی کہ اکثر رات میں بارگاہ رسالت کی حاضری کے لیے تشریف لاتے۔ ایک بار چار گاڑیوں کے ساتھ آپ کا قافلہ حاضری کے لیے روانہ ہوا۔ ہمیں بھی معیت کا حکم فرمایا۔ ہم نے سعادت مندی سمجھتے ہوئے لبیک کہا اور آپ کے نورانی قافلہ میں شامل ہوگئے۔ قیام گاہ سے سیدھے مسجد نبوی شریف حاضر ہوئے۔ ہم باب السلام سے ہو کر آپ کے پاس پہنچنا چاہتے تھے اور حضرت باب جبرئیل سے داخل ہوئے۔ جوں ہی آپ باب جبرئیل سے مسجد نبوی میں داخل ہونے لگے، پولیس والوں نے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن یونس بھائی نے کہا: 'ھٰذا شیخ اکبر من الھند' اور پھر انہوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ لیکن جب حضرت جنت البقیع شریف والی سائڈ مسجد نبوی شریف کے صحن میں جلوہ افروز ہوئے، عوام نے آپ کو پہچان لیا اور رفتہ رفتہ خاصی بھیڑ جمع ہونے لگی۔ یونس بھائی بار بار تاکید کرتے رہے۔ آپ لوگ زیادہ ہجوم نہ کریں۔ یہاں کا ماحول الگ ہے۔ آپ لوگوں کو بھی پریشانی ہوسکتی ہے اور حضرت کو بھی یہ لوگ پریشان کرسکتے ہیں۔ لیکن خلق خدا تھی، جو زیارت کے لیے بے چین تھی۔ اس دوران رات کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

پچھلے پہر ریاض الجنۃ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی اور موجہہ شریف میں کوئی آدھا گھنٹہ تک نیاز مندانہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا بھی موقع ملا۔ مدھم آواز میں جذبات عشق سے مغلوب ہو کر خراج عقیدت پیش کرنے کا وہ منظر اب تک نگاہوں میں گھومتا ہے۔ بارگاہ رسالت کی حاضری سے فراغت کے بعد بالترتیب افضل الخلق بعد الرسل سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی بارگاہوں میں بھی خوب ہدیہ سلام عرض کیا۔ ہم نے دیکھا کہ حضور تاج الشریعہ نے اس موقع پر اپنے تمام حلقۂ احباب وارادت کے لیے دعائیں کیں۔ اس نیاز سے فارغ ہو کر حضور والا باب جبرئیل سے واپس ہوتے ہوئے اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور ہم دست بوسی کر کے اپنے احباب کے ساتھ اپنے ہوٹل پہنچ گئے‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘ ۲۰۱۸ء، ص: ۷۳۵، ۷۳۶]

حضرت مولانا محمد منور عتیق صاحب، فاضل دمشق، ریسرچ اسکالر برمنگھم یونیورسٹی، انگلینڈ لکھتے ہیں:

’رمضان شریف ۲۰۱۷ء میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی مدینہ طیبہ اور مواجہ اقدس کی آخری حاضری میں ساتھ رہنے کا شرف بھی راقم الحروف کو نصیب ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے قلبی وعلمی وابستگی کے بعد مجھ میں تخصص فی الافتا اور معقولات میں بڑھنے کا شوق مزید بڑھا‘۔ [سالنامہ ’تجلیات رضا‘ بریلی کا ’جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص: ۹۳۲]

جناب قاری محمد افروز خان رضوی، مسجد عمر بن خطاب، ابہا سعودی عرب لکھتے ہیں:

’حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی آمد کے موقع پر شایان شان دربار رسول میں آپ کے مریدین، متوسلین، معتقدین استقبال کرتے ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے وقت بہت ہی ادب واحترام کرتے ہیں۔ بھیگی پلکوں کے ساتھ شرف زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ گھنٹوں سرکار مدینہ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کا ماحول رہتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ’جنت البقیع‘ میں حاضری کے وقت اپنے قدم کو بڑے ادب واحترام کے ساتھ راستوں پر رکھتے ہیں۔ ابناء النبی اور بنات النبی، ازواج النبی اور اصحاب النبی کی بارگاہوں میں دعاؤں کے وقت آنکھیں اشک بار رہتی ہیں اور بالخصوص آپ کی دعائیں دنیائے اہل سنت اور عوام اہل سنت کی سلامتی اور امن و

سکون، عقائد حقہ کی حفاظت اور مظلومین کی ہمدردی کے لیے ہوا کرتی ہیں‘۔ [تجلیات تاج الشریعہ، مرتبہ مولانا شاہد القادری، طبع بمبئی، ۲۰۰۹ء، ص: ۲۷]

حضور تاج الشریعہ نے اس برس ماہ رمضان میں عمرہ کی سعادت حاصل کی تھی۔ غلام مصطفی رضوی آنکھوں دیکھا حال لکھتے ہیں:

’خلیفہ تاج الشریعہ مولانا عاقب فریدی قادری سے محبی شہباز رضوی نے رابطہ کیا۔ حضور تاج الشریعہ کی مدنی قیام گاہ کا پتا معلوم کیا۔ پھر ’ہوٹل ایلاف طیبہ‘ چل دیئے۔ جہاں اخترؔ سنیت پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر تھا۔ چند ساعتوں میں قیام گاہ پہنچ گئے۔ ہم ہال میں رک گئے۔ برابر کے کمرے میں حضور تاج الشریعہ جلوہ بار تھے۔ ہال میں مولانا عاقب فریدی محبت سے ملے۔ طیبہ کی بہاروں کا تذکرہ ہوا۔ ’کنز الایمان‘ انگلش کی توسیع سے متعلق کچھ منصوبہ بندی رہی۔ علمی گفتگو جاری تھی۔ افریقہ ودیگر بلاد سے علما کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ نماز عصر مولانا عاقب کی اقتدا میں ادا کی۔ سامنے کھڑکی سے سبز گنبد کا جلوہ نگاہوں کی تازگی بڑھا تا تھا۔ نماز سے فارغ ہوئے۔ علمائے کرام سے ملاقاتیں رہیں۔ افطار کا وقت قریب ہوا۔ محفل سج گئی۔ ہال پر ہو گیا۔ نعت ومناقب کے نذرانے ہندو پاک کے نعت خواں سوز بڑھا رہے تھے۔ اکابر کے کلام کی بات ہی نرالی ہے۔ ابھی بزم سجی تھی کہ روشنی بڑھی۔ حضور تاج الشریعہ بزم میں تشریف لے آئے۔ سب نگاہیں ادھر ہیں تھیں، جدھر شمع طیبہ سے نور پانے والا اخترؔ جلوے بکھیر رہا تھا۔ ان کی توجہ خاص ہم غلاموں کی جانب مبذول تھی۔ سبحان اللہ! کیسا نور افزا سماں، ایمان کی فصل ہری بھری ہو گئی۔ طیبہ کی بہاروں میں نورانی وجود حرارت ایمانی بڑھا رہا تھا۔ بہت اطمینان سے آپ تشریف فرما تھے۔ اس درمیان ثنا خوانی جاری تھی۔ کلام الامام امام الکلام سے محبتوں کی سوغات بٹ رہی تھی واقعی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کے اشعار کی معنویت اور روح در طیبہ پر کھلتی ہے۔ ہر ہر شعر اپنے باطن کی خوش بو سے آشنائی بخشتا ہے۔ پھر حضور تاج الشریعہ نے سبز گنبد کی ان بہاروں میں داخل سلسلہ فرمایا اور افطار کو تشریف لے گئے۔ ہم نے موجود علما وخواص کے ساتھ افطار کیا۔ حضور تاج الشریعہ کے دستر خوان پر قسم قسم کی نعمتیں تھیں۔ نماز مغرب باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد نیاز کا اہتمام تھا۔ استفادہ کیا۔ پھر مرشد کی بارگاہ سے رخصت ہوئے‘۔ [سالنامہ ’تجلیات رضا‘ بریلی کا ’جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص: ۴۹۴، ۴۹۵]

www.muftiakhtarrazakhan.com

غلام مصطفی رضوی اپنے سلسلۂ بیان میں آگے لکھتے ہیں:

'ہوٹل میں اسباب رکھے۔ پھر تاج الشریعہ کے کاشانہ کو چل دیئے۔ ابھی افطار کو کچھ وقت باقی تھا۔ ثنا خواں نغمہ الاپ رہے تھے۔ ہوائیں چل رہی تھیں۔ سبز گنبد روبرو تھا۔ مسجد نبوی کی بہاریں، ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے تر بتر زبانیں، ایس لگ رہا تھا، جیسے پھوہار پڑ رہی ہو، جیسے بادل گھر رہے ہوں، جیسے باران رحمت برس رہی ہو، جیسے کلیاں چٹک رہی ہوں، جیسے پھول کھل رہے ہوں، جیسے گلشن مہک رہے ہوں:

انہی کی بو مایہ سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

حضور تاج الشریعہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دست بوسی کا موقع ملا۔ جوق در جوق زائرین آتے رہے۔ دیدار کی لذت پاتے رہے۔ آج بوقت افطار حضور تاج الشریعہ نے شرکا کے لیے دعا کی۔ دم فرمایا۔ چہرے پر نور کا پہرا تھا۔ نعت خوانی ہوئی۔ کلام الامام کی سوغاتیں کلام مفتی اعظم کی عطر بیزی، کلام اخترؔ کی نوا سنجی، سماں بندھ گیا۔ یوں لگا، جیسے توشے بٹ رہے ہوں۔ جیسے مرادوں سے دامن بھرے جا رہے ہوں۔ جیسے سبز گنبد سے مدد مل رہی ہو۔ جیسے فریاد رسی ہو رہی ہو۔ جیسے حسرتیں پوری ہو رہی ہوں۔ جیسے جھولیاں بھری جا رہی ہوں۔ جیسے منہ مانگی مرادیں مل رہی ہوں:

ان کے در پہ اخترؔ کی حسرتیں ہوئیں پوری سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

افطار کیا۔ نماز پڑھی۔ سوئے حرم نبوی چل دیئے۔ اب روزانہ کا معمول بن گیا کہ سرِ شام حضور تاج الشریعہ کے دولت کدہ پر پہنچ جاتے۔ زیارت کرتے۔ نعت خوانی سے کشکول مراد بھرتے۔ طیبہ کی بہاروں میں ثنا خوانی لذت پاتے۔ تشنہ لبی دور کرتے۔ پھر پیاس بڑھاتے۔ دیدار کی تمنا کو فروزاں کرتے۔ پھر افطار کرتے۔ آتے جاتے۔ مراد پاتے۔ تمنا بڑھاتے۔ یوں ہی چار پانچ دن گزر گئے۔ پھر وہ ساعت آئی کہ قافلے حجاز سے ہند آنے کو تھے۔ حضور تاج الشریعہ کی ہند روانگی تھی۔ ۲۱ رمضان کی سہ پہر تھی۔ ہم کاشانہ تاج الشریعہ پہنچے۔ آج بڑا کیف آور لمحہ تھا۔ نماز عصر حضور تاج الشریعہ نے خود پڑھائی۔ فراغ کے بعد نعت خواں محمد زبیر مکی و ڈاکٹر نثار احمد معرفانی کو آگے بلوایا۔ مسند پر بیٹھایا۔ حمد باری تعالیٰ پڑھی گئی۔ کلام الامام سے آغاز ہوا۔ آج یوم شہادت مولائے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کائنات تھا۔کئی نسبتیں جمع تھیں۔صاحب نسبت جلوہ تھے۔محفل اشک بار کیے دیتی تھی:

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا　　تمہارے کوچے سے رخصت نے کیا نہال کیا

کئی کلام کی حضور تاج الشریعہ نے خود فرمائش کی اور خود بھی پڑھ رہے تھے۔لبہائے مبارک ہل رہے تھے۔نعت خواں نے یہ کلام بھی پر سوز پڑھا۔آنکھیں بھیگ گئیں:

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں

ابھی گلشن طیبہ کا ذکر چل رہا تھا۔دشت طیبہ کی یادیں تازہ تھیں۔محویت کا عالم طاری تھا۔نغمہ دل چھڑ گیا:

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

نعت خواں نے گرہ لگائی۔ایک ایک مصرع جذبات کی نمائندگی کر رہا تھا۔طیبہ سے واپسی کا پیام روح کو زخمی کیے دیتا ہے۔اس در کی حاضری،حضوری کی لذت سے آشنا کرتی ہے۔جدائی جذبات کو مضمحل کر دیتی ہے۔در محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری عاشق کو کیسے گوارا ہو سکتی ہے۔ابھی اس کلام کی تکرار جاری تھی کہ نعت خواں نے دوسرا کلام شروع کیا۔حضور تاج الشریعہ نے خود مقطع کی تکرار فرمائی۔کیف کے عالم میں:

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

محفل اختتام کو تھی۔قبولیت کی ساعتیں،زبان اخترؔ سے نغمات بخشش اڈ رہے تھے۔بخشش کے سفینے اترنے کو تھے۔سبز گنبد سے قبولیت کی سند گویا عطا ہو رہی تھی۔وہ ساعت سعید آئی،جب سب حالت قیام میں آگئے۔بصد ادب کھڑے ہو کر وہ عمل پیش کیا،جو اسلاف سے متوارث چلا آ رہا ہے۔پھر ارض طیبہ،سامنے جلوۂ محبوب،قبولیت کے لمحے،لفظ لفظ سے وضع ہونے لگے:

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام　　شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضور تاج الشریعہ کی زبان مبارک سے جب سلام رضا کے اشعار ادا ہوتے،تو تپش محبت بڑھ

www.muftiakhtarrazakhan.com

جاتی۔ آنکھیں فرطِ عقیدت سے چھلک جاتیں۔ سراپائے مصطفی کا بڑا اچھوتا بیاں بریلی کے تاجدار نے نظم کیا۔ حضور تاج الشریعہ نے درجنوں اشعار زیر سایہ گنبد خضری پڑھے، پڑھوائے۔ سنے اور سنوائے۔ پھر دعا فرمائی۔ عقیدے کے تصلب کا بیاں، مسلک اعلیٰ حضرت پہ استقامت کی دعا، بے شک ایمان کے جوہر کی حفاظت کی دعا درِ محبوب ﷺ پر قبولیت کا تمغہ وصول کر رہی تھی:

اللہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا — انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

آج کی شب ہے فرشتوں سے مباہات کی رات — بلبل باغ مدینہ کو سنا دے اخترؔ

اسی شب قافلہ سالار عشق سوئے ہند روانہ ہوئے۔‘

[سالنامہ ’تجلیات رضا‘ بریلی کا ’جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص: ۴۹۵ تا ۴۹۷]

حضرت مفتی محمد انوار احمد صاحب، اندور لکھتے ہیں:

’شہر عشق ومحبت بریلی شریف ہو۔ شہر برکت وسیادت مارہرہ شریف ہو۔ ولایت وروحانیت کی راجدھانی اجمیر مقدس ہو۔ شہر پاک، بلد کریم مدینہ منورہ ہو۔ جہاں بھی میں نے دیکھا ہے کہ حضرت تاج الشریعہ علما ومشائخ اور عوام الناس کے مرجع اور محبوب نظر ہیں۔ جہاں بیٹھ گئے، میلا سا لگ گیا۔ مدینۃ الرسول میں میرے مشاہدے کی بات ہے کہ حضرت تاج الشریعہ ’ایلاف طیبہ ہوٹل‘ میں مقیم تھے۔ میں حاضر ہوا، تو دیکھا کہ اس شہر پاک میں بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے فضل وکرم سے حضرت تاج الشریعہ کے چہرۂ پرضیا کی ایک جھلک پانے کے لیے علما ومشائخ اور عوام الناس کی بھیڑ وقطار لگی ہوئی ہے۔‘ [سالنامہ ’تجلیات رضا‘ بریلی کا ’جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص: ۹۰]

جناب شوکت حسین رضوی بریلوی، جو تاج الشریعہ کے رشتہ دار اور کراچی میں مقیم ہیں، مدینہ پاک کی حاضری سے متعلق لکھتے ہیں:

’حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت ازہری میاں صاحب کا حال یہ ہوتا ہے کہ مواجہ شریف میں گھنٹوں ایسا ساکت وجامد کھڑے رہ کر درود وسلام عرض کرتے ہیں کہ بدن میں جنبش تک نہیں ہوتی اور اس وقت ان کی رقت آمیز کیفیت صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ گھنٹوں اسی طرح کھڑے رہتے ہیں۔ جب کہ ان پر تکان، نہ عجلت اور نہ ہی کسی اضطراب کا اثر محسوس ہوتا ہے۔ یہ بارگاہ رسالت میں ان کی قبولیت کی دلیل ہے۔‘

[تجلیات تاج الشریعہ، مرتبہ مولانا شاہد القادری، طبع بمبئی، ۲۰۰۹ء، ص: ۷۲]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت مفتی شہاب الدین احمد نوری، استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف لکھتے ہیں:

’مدینہ منورہ طیبہ طاہرہ میں جب بارگاہ انور شریف میں حاضر ہوتے، تو وہی مطوع [حکومت سعودیہ کا کارندہ] جو کبھی زائرین کو مقامات مقدسہ کی زیارت سے روکتے اور ہٹاتے رہتے ہیں، وہی لوگ آپ کو باعث تخلیق کائنات جان ایمان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ اقدس شریف میں لے جاتے اور جب تک تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بارگاہ ناز اقدس میں صلوٰۃ وسلام پڑھنا چاہتے، تو بڑے اطمینان وسکون کے ساتھ جی بھر کر پڑھتے اور وہی مطوع آپ کے ساتھ ہوتے، وہ بھی صلوٰۃ وسلام پڑتے تھے اور حضرت علیہ الرحمہ فارغ ہو جاتے، تو بڑی محبت سے آپ کی قیام گاہ تک لے جانے میں معین ہوتے تھے۔

ابھی چند سال قبل آپ عمرہ کے لیے حاضر ہوئے، تو خانہ کعبہ کے اندر آپ کو کافی دیر تک نماز پڑھنے اور اندرون کعبہ کی زیارت کا موقع نصیب ہوا۔ یہ آپ کی مقبولیت عامہ کی واضح دلیل ہے اور قبول فی الارض کا بین ثبوت ہے۔ جب تک آپ روئے زمین پر رہے، تب تک لوگوں کا میلہ لگا رہتا تھا اور جب اس دار فانی سے خلد بریں کو روانہ ہوئے، تو ایسا میلہ لگا کہ ماضی قریب کی کئی صدیوں کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘ ۲۰۱۸ء، ص: ۸۰۴]

حضرت مولانا ساجد علی رضوی، کرلا بمبئی لکھتے ہیں:

’دبئی میں حضرت گاڑی میں سوار ہو کر روانہ ہونے لگے۔ تو ایک خاتون آپ کا بوسہ لینے کے لیے قرب آنے لگی۔ اسے روک دیا دیا گیا۔ حضرت نے پوچھا: ’کیا ہوا؟‘۔ بتایا کہ حضور! ایک خاتون دست بوسی کرنے آرہی تھی۔ تو فرمایا: ’نہیں، نہیں‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘ ۲۰۱۸ء، ص: ۵۲۲]

حضرت مولانا محمد رستم علی علیمی قادری، خطیب وامام خالد بن ولید مسجد القوز، دبئی لکھتے ہیں:

’دبئی کی سرزمین پر جب حضرت قدم رنجہ فرماتے تھے، ایئرپورٹ پر انسانوں کا طوفان اور استقبال کرنے والوں کا ہجوم دیکھ کر یہاں کا عملہ محو حیرت رہتا۔ استقبال کرنے والوں میں صرف انڈیا اور پاکستان کے لوگ نہیں ہوتے، بلکہ یہاں کے شیوخ کا ایک بڑا طبقہ ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہ یہاں کے اوقاف کی مسجدوں میں جہاں پہلے سے مائک چالو تھا، مگر جب حضرت تشریف لاتے، تو بغیر مائک کے نماز پڑھاتے۔ اللہ نے وہ رعب و دبدبہ عطا فرمایا تھا، کسی کو کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ یہاں کے علما اور شیوخ کا ایک طبقہ آپ کے حلقۂ ارادت میں تھا۔ آپ کی آمد کی برکت سے سیکڑوں لوگوں نے صلح کلیت سے اور وہابیت سے توبہ کی۔

میری پہلی ملاقات محترم اشرف بھائی رضوی کے کاشانہ پر ہوئی۔ ملاقات کے وقت لوگ آتے تھے اور دست بوسی کر کے چلے جاتے تھے۔ میری دلی یہ خواہش تھی۔ کچھ خدمت کا موقع میسر آجائے۔ اللہ کا کرم ہوا۔ جب میں دست بوسی سے فارغ ہوا، تو فوراً کسی کا فون آ گیا۔ حضرت لیٹ کر بات کرنے میں مصروف ہو گئے۔ میں نے موقع بہتر جانا۔ میرے ساتھ مولانا اختر رضا نوری بھی تھے۔ میں نے ان کی جانب، انہوں نے میری جانب اشارہ کیا۔ دونوں نے قدم مبارک کو دبانا شروع کیا۔ خوشیوں کی انتہا نہ رہی۔ گویا زندگی کی معراج ہوگئی۔

دبئی کی سرزمین پر جب حضرت کی کرم فرمائی ہوتی تھی، عقیدت کیش کثیر تعداد میں قلب ونظر بچھائے دست و پا کو بوسہ دیتے تھے۔ پروگرام میں لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔ عرب، یمن، سیریا کے بڑے بڑے شیوخ فرط عقیدت، وفور محبت میں گلہائے عقیدت ومحبت کے گلشن نچھاور کرتے تھے۔ مجھ فقیر پر بھی کرم کا بادل برسا۔ محترم سید یوسف رضوی صاحب کی وساطت سے دبئی کی سرزمین پر 'جماعت رضائے مصطفیٰ' کے اہم ذمہ داران کی موجودگی میں مجھے اور مولانا اختر رضا نوری کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۲۴۳]

مشہور خطیب حضرت علامہ محمد ابوالحسین حقانی صاحب دربھنگہ لکھتے ہیں:

'ایک ڈاکٹر صاحب، جو حضرت کے مرید ہیں، کہتے ہیں: 'میں حضرت صاحب کے ساتھ عمرہ کرنے گیا۔ میرے بال بچے بھی ساتھ تھے۔ حضرت کی نظر ظاہری طور پر کمزور ہوگئی تھی۔ وگرنہ اللہ نے تو انہیں بصیرت کی آنکھیں عطا فرمائی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں: 'میں حضرت کے ساتھ گیا۔ بڑی بھیڑ تھی۔ حضرت وہیل چیئر پر تھے۔ اچانک فرمانے لگے: 'ڈاکٹر صاحب! مجھے حجر اسود کا بوسہ لینا ہے'۔ کہتے ہیں: 'میں پریشان ہوا۔ اتنے رش میں، حضرت کی طبیعت بھی علیل ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

دھکے بھی پڑتے ہیں۔ حجر اسود کا بوسہ لینا کوئی آسان کام تو نہیں ہے۔ کہتے ہیں: 'میں ان کو حجر اسود کے سامنے لے گیا۔ جیسے ہی حضرت حجر اسود کے سامنے پہنچے، انہوں نے عینک اتاری اور عینک اتار کر جیسے ہی وہ کھڑے ہوئے، جتنا مجمع تھا، وہ آدھا آدھا، اِدھر اُدھر ہو گیا اور ایک شخص بھی حجر اسود کے سامنے موجود نہیں رہا'۔ کہتے ہیں: 'دو پولیس والے دوڑے آئے۔ حضرت کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ حضرت نے اپنی مرضی سے بوسہ لیا اور بوسہ لے کر جب وہیل چیئر پہ بیٹھے، تو رش دوبارہ سے شروع ہو گیا'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص: ۶۰۳]

حضرت مفتی شہاب الدین احمد صاحب، براؤں شریف لکھتے ہیں:

'تاج الشریعہ کی مقبولیت عامہ کا تو یہ حال ہے کہ مدینہ منورہ طیبہ طاہرہ میں جب بارگاہ انور شریف میں حاضر ہوتے، تو وہی مطوع [حکومت سعودیہ کا کارندہ] جو سبھی زائرین کو مقامات مقدسہ کی زیارت سے روکتے اور ہٹاتے رہتے ہیں، وہی لوگ آپ کو باعث تخلیق کائنات جان ایمان سید عالم ﷺ کے مواجہ اقدس شریف میں لے جاتے اور جب تک تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بارگاہ ناز اقدس میں صلوٰۃ وسلام وغیرہ پڑھنا چاہتے، تو بڑے اطمینان وسکون کے ساتھ جی بھر کر پڑھتے اور وہی مطوع آپ کے ساتھ ہوتے، وہ بھی صلوٰۃ وسلام پڑھتے تھے اور جب حضرت فارغ ہو جاتے، تو بڑی محبت سے آپ کی قیام گاہ تک لے جانے میں معین ہوتے تھے۔ ابھی چند سال قبل آپ عمرہ کے لیے حاضر ہوئے، تو خانہ کعبہ کے اندر آپ کو کافی دیر تک نماز پڑھنے اور اندرون کعبہ کی زیارت کا موقع نصیب ہوا۔ یہ آپ کی مقبویت عامہ کی واضح دلیل ہے اور قبول فی الارض کا بین ثبوت ہے، جب تک آپ روئے زمین پر رہے، تب تک لوگوں کا میلہ لگا رہتا تھا اور جب اس دار فانی سے خلد برین کو روانہ ہوئے، تو ایسا میلہ لگا، ماضی قریب کی کئی صدیوں کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص: ۷۶۳]

حضرت مفتی محمد عبد السلام رضوی مصباحی لکھتے ہیں:

'رمضان المبارک کے اول عشرہ میں مدینہ منورہ میں رسول پاک کے دیار وجوار میں، میں نے حضور تاج الشریعہ کو دیکھا کہ بیس رکعت نماز تراویح آپ خود 'دار الہجرۃ' میں پڑھاتے تھے۔ عاشقوں کا ازدحام کثیر وجم غفیر کہ جگہ ملنا مشکل اور ہر ایک کمال عقیدت ومحبت کے ساتھ شریک

ہوتا۔ اس موقع پر میں نے دیکھا کہ حضور تاج الشریعہ رات میں نصف رات گزر جانے کے بعد تقریباً ایک اور دو بجے رات میں حاضری دینے اندر گراؤنڈ ہو کر تشریف لائے اور جیسے 'باب السلام' سے اندر آکر 'ریاض الجنۃ' میں دوگانہ ادا فرماتے۔ پھر وہیں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ غالباً محمد طارق بھائی ساتھ میں رہتے تھے۔ انہیں اتنے میں سیکڑوں لوگ حضرت کی زیارت کے لیے بھیڑ لگا لیتے تھے اور لوگ کوشش کرتے کہ حضور تاج الشریعہ کے ساتھ مواجہ اقدس سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضری دیں۔ یہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی محبوبیت کی دلیل ہے'۔ [سالنامہ 'تجلیات رضا' بریلی کا 'جہان تاج الشریعہ نمبر ۲۰۱۸ء، ص: ۷۲۷]

حضرت مفتی محمد افضال رضوی، مرکزی دار الافتا بریلی شریف لکھتے ہیں:

'بقول شہزادۂ تاج الشریعہ قائد ملت حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب مدظلہ العالی اور عزت مآب حاجی یونس صاحب قریشی یہی منظر اس وقت نظر آیا، جب حضور تاج الشریعہ میزبان رسول حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار پاک پر حاضری دینے استانبول ترکی تشریف لے گئے۔ حاضری دے کر جب باہر نکلے، تو دیکھا راستہ کے دونوں طرف جم غفیر ہے، جو قطار در قطار کھڑا ہے۔ حضور تاج الشریعہ کو دیکھتے ہی سبحان اللہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں لگانے لگے اور حضور سے نیاز حاصل کرنے کے لیے بے تاب ہو گئے۔ قطار میں مرد و زن دونوں تھے۔ عورتوں کو سختی سے روکا گیا کہ ہاتھ نہ لگائیں۔ مگر عورتوں کی بے تابی کا عالم عجیب۔ فوراً عورتوں نے اپنے ہاتھوں کو کپڑے میں چھپا کر کپڑے سے حضور کے عمامہ کا شملہ پیچھے سے چھو کر چوما اور برکت حاصل کی۔ ان لوگوں کی بے تابی قابل دید تھی'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۲۳۶]

حضرت مفتی محمد افضال رضوی، مرکزی دار الافتا بریلی شریف لکھتے ہیں:

'راقم یعنی میں نے عرب شریف یعنی جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حضور تاج الشریعہ کی جو عزت وعظمت اور احترام و پذیرائی دیکھی، وہ شاید ہی کسی خوش قسمت کو میسر ہو۔ جدہ میں عالی جناب طارق حسن صاحب، جو حضور تاج الشریعہ کے چہیتے مرید و خلیفہ ہیں اور وہ مرشد کی محبت میں فنائیت کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان کے مکان پر حضور تاج الشریعہ کا قیام تھا۔ دوران قیام عرب کے لیے

www.muftiakhtarrazakhan.com

بے شمار شیوخ کو حضور کے پاس بغرض ملاقات آتے جاتے دیکھا۔ مگر آنے اور جانے مین غیر معمولی تبدیلی محسوس ہوتی۔ ملاقات کے لیے آنے والا بڑی شان وشوکت اور علمی طمطراق کے ساتھ آتا۔ آپ کی بافیض صحبت میں بیٹھتا۔ ہم کلام ہوتا۔ پھر وقت رخصت آنے والی آن بان نہیں، غلامانہ انداز ہوتا'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص:۲۳۸]

حضرت مفتی محمد افضال رضوی، مرکزی دارالافتا بریلی شریف لکھتے ہیں:

'حضور تاج الشریعہ ملک شام تشریف لے گئے۔ وہاں کی محافل کی ایک ریت ہے کہ مہمان خصوصی کو ممتاز جگہ پر بٹھایا جاتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ اس محفل میں پیلا عمامہ باندھے تھے اور دیگر مدعو علمائے کرام کو مہمان خصوصی کے سامنے کرسیوں پر بیٹھایا جاتا ہے۔ پھر باری باری سب کو مائک پر بلایا جاتا ہے۔ ہر عالم مہمان خاص کے لیے تحسینی یا تنقیدی بات کہہ کر اپنی نشست پر جلوہ فرما ہو جاتا ہے۔ اسی اثنا میں ایک شامی بزرگ تشریف لائے۔ حضور تاج الشریعہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ پھر حضور تاج الشریعہ کے قریب گئے۔ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے۔ قدموں کو بوسہ دیا۔ پھر مصافحہ کر کے اپنی نشست پر بیٹھے اور اشک بار آنکھوں سے حضور کا دیدار کرنے لگے۔ ان کی باری پر تاثرات پیش کرنے کے لیے جب ان کو مائک پر پیش کیا گیا، تو روتے ہوئے گویا ہوئے:

'میں نے حدیث شریف میں پڑھا ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت جبرئیل انسانی شکل میں پیلا عمامہ باندھے تشریف لائے تھے، تو سوچ رہا ہوں کہ وہ کیسے لگ رہے ہوں گے۔ آج جب امام احمد رضا ہندی علیہ الرحمہ کے پرپوتے کو پیلے عمامہ میں دیکھا، تو بے ساختہ دل نے گواہی دی کہ امام اختر رضا ہندی اتنے خوب صورت لگ رہے ہیں، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کتنے خوب صورت اور حسین لگ رہے ہوں گے'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص:۲۳۸]

حضرت مفتی محمد افضال رضوی، مرکزی دارالافتا بریلی شریف لکھتے ہیں:

'بڑے بڑے صاحبان علم وفضل، جن کا اپنا علمی قد خود اطمینان سے باتیں کرتا ہے، وہ بھی تاج الشریعہ کو اپنا مقتدا اور پیشوا کہتے ہیں۔ ایک بار حضور تاج الشریعہ نے خطیب دمشق کو اپنا عربی کلام سنایا۔ جس کا مطلع ومقطع یہ ہے:

اللہ اللہ اللہ مالی رب الا ھو

www.muftiakhtarrazakhan.com

13

ھٰذا اختر ادنا کم ربی احسن مثواہ

حضور تاج الشریعہ پرسوز انداز میں پڑھ رہے تھے اور خطیب دمشق والہانہ انداز میں سن رہے تھے۔ مقطع سنتے ہی خطیب صاحب بے خود ہو کر پکار اٹھے: 'اختر نا سیدنا وابن سیدنا'۔ ہمارے اختر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے لخت جگر ہیں'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۲۳۸]

حضرت علامہ محمد حبیب اللہ مصباحی، دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑ وا بلرام پور لکھتے ہیں:

'اسی طرح حج وعمرہ میں دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ حضرت تاج الشریعہ جب حج وعمرہ کے لیے جاتے، تو حرمین طیبین شرفہما اللہ میں بھی آپ کو وہی مقبولیت رہتی تھی، وہاں بھی لوگوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی اور جب خانہ کعبہ کا طواف کرتے، تو مطاف میں لوگ آپ کے ساتھ ہالہ بنا کر طواف کرتے۔ تا کہ آپ پر بھیڑ کی کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ آپ جب طواف کرتے، تو سب کی نظریں آپ پر ہوتیں اور سب آپ کو مسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے اور رشک کرتے۔ اسی طرح منی، مزدلفہ وعرفات میں جب آپ وقوف فرماتے، جب کہ وہ مقام ایسا ہے کہ جہاں بادشاہان وقت بھی ایسے گم ہو جاتے، جیسے ہیں ہی نہیں، وہاں بھی آپ کی شان بہت نمایاں اور ممتاز رہتی تھی۔ الحاصل اللہ رب العزت جل جلالہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں آپ کو اس دنیائے فانی میں بھی ایسی شہرت ومقبولیت عطا فرمائی تھی کہ کسی اور کے لیے نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے کبھی سنا'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۴۵۲]

حضرت مولانا ساجد علی رضوی مصباحی، دارالعلوم غوثیہ ضیاء القرآن، کرلا، بمبئی لکھتے ہیں:

'سفر حرمین کے دوران حضرت کا قیام جدہ میں تھا۔ باتھ روم میں پھسلن تھی۔ حضرت جب اندر تشریف لے گئے، پاؤں پھسل گیا۔ جس کے سبب اٹھنے، بیٹھنے اور حرکت کرنے سے درد کا صاف پتا چلتا تھا۔ مگر اس قدر احساس تکلیف کے باوصف نماز کھڑے ہو کر ہی ادا کرتے۔ خدام نے عرض کیا: 'حضور! نماز بیٹھ کر ہی ادا فرمالیں'۔ مگر آپ نے اسے قبول نہ کیا اور نماز مکمل کھڑے ہو کر ادا کرتے رہے۔ اس شدت تکلیف کے سبب اگر نوافل ترک دیتے، تو حرج نہ تھا، مگر اس دوران نوافل بھی پابندی سے ادا کرتے رہے'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۵۱۸]

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت علامہ محمد عبد المصطفیٰ حشمتی، سربراہ دار العلوم مخدومیہ، ردولی شریف لکھتے ہیں:

'دبئ میں ایک شخص، جو سونے کا بہت بڑا تاجر ہے، سیکڑوں لوگ اس کے یہاں کام کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ تاجر کھرب پتی ہے۔ اسے تاج الشریعہ رحمہ اللہ سے مرید ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ دبئ کے قیام کے دوران وہ حضور تاج الشریعہ سے ملاقات کے لیے آیا۔ کسی معتبر شخص نے حضرت کو بتادیا تھا کہ اس تاجر کے یہاں تراویح کی امامت کوئی وہابی یا دیوبندی کرتا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ تاج الشریعہ کا جلال نہ پوچھیے۔ اس شخص سے مصافحہ نہیں کیا اور بہت سخت سست کہا۔ آخر کار اس نے معذرت کی اور توبہ کیا اور عذر پیش کرتے ہوئے کہا کہ 'ہمیں اس بابت علم نہیں۔ کیوں کہ ہماری کمپنی میں سیکڑوں لوگ کام کرتے ہیں اور یہ بھی علم نہ ہوسکا کہ کون امامت کرتا ہے۔ بہر حال آئندہ ایسا نہیں ہوگا'۔ پھر اس نے سب کے سامنے توبہ واستغفار کیا۔ پھر تاج الشریعہ رحمہ اللہ نے اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے عقائد وہابیہ بتائے اور مسائل شرعیہ سے آگاہ فرمایا۔ وہ شخص سرتاپا عجز وانکساری کا مجسمہ بنا رہا۔ پھر موقع پاکر اس نے عرض کیا کہ:

'حضور! غریب خانے پر تشریف لے چلیں'۔ تو حضرت نے جانے سے صاف انکار کردیا اور فرمایا کہ: 'اس بار میں نہیں جاسکتا۔ البتہ اگر تم اپنی توبہ پر قائم رہوگے، تو آئندہ سفر میں چلوں گا'۔

[ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۲۲۱]

حضرت علامہ محمد عبد المصطفیٰ حشمتی، سربراہ دار العلوم مخدومیہ، ردولی شریف آگے لکھتے ہیں:

'اسی طرح دبئ میں گولڈ مارکیٹ کے قریب ایک مسجد، جس میں قاری غلام رسول صاحب امام تھے اور ایک بار وہاں کے لوگوں کی دعوت پر جمعہ کی امامت کے لیے حضور تاج الشریعہ رحمہ اللہ تشریف لے گئے۔ اس مسجد میں ہمیشہ جمعہ کی نماز مصلیوں کی کثرت کی وجہ سے مائک پر ادا کی جاتی تھی۔ حضور تاج الشریعہ نے بغیر مائک کے مکبرین کے ذریعہ امامت فرمائی اور لوگوں کے چوں چرا اور ہنگامہ آرائی کی بالکل پرواہ نہ کی۔ یہ بھی حضور تاج الشریعہ کے زہد وورع اور استقامت وعزیمت کا بہترین نمونہ ہے'۔ [ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی شریف کا 'نقوش تاج الشریعہ' ۲۰۱۸ء، ص: ۲۲۱]

حضرت علامہ محمد حبیب اللہ مصباحی، دار العلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا بلرام پور لکھتے ہیں:

'اسی طرح حج وعمرہ میں دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ حضرت تاج الشریعہ جب حج وعمرہ کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

لیے جاتے، تو حرمین طیبین شرفہما اللہ میں بھی آپ کو وہی مقبولیت رہتی تھی، وہاں بھی لوگوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی اور جب خانہ کعبہ کا طواف کرتے، تو مطاف میں لوگ آپ کے ساتھ ہالہ بنا کر طواف کرتے۔ تاکہ آپ پر بھیڑ کی کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ آپ جب طواف کرتے، تو سب کی نظریں آپ پر ہوتیں اور سب آپ کو مسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے اور رشک کرتے۔ اسی طرح منی، مزدلفہ وعرفات میں جب آپ وقوف فرماتے، جب کہ وہ مقام ایسا ہے کہ جہاں بادشاہان وقت بھی ایسے گم ہو جاتے، جیسے ہیں ہی نہیں، وہاں بھی آپ کی شان بہت نمایاں اور ممتاز رہتی تھی۔ الحاصل اللہ رب العزت جل جلالہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں آپ کو اس دنیائے فانی میں بھی ایسی شہرت ومقبولیت عطا فرمائی تھی کہ کسی اور کے لیے نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے کبھی سنا‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘ ۲۰۱۸ء، ص:۴۵۲]

حضرت علامہ رضوان احمد نوری شریفی، جامعہ برکاتیہ گھوسی لکھتے ہیں:

’بخاری شریف کی روایت سے یہ ثابت ہے کہ ابولہب نے اپنی لونڈی ’ثویبہ‘ کو اس لیے آزاد کر دیا کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوش خبری دی تھی۔ جس کی وجہ دوشنبہ کو اس کے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جاتی ہے۔ بخاری کی اس روایت کے منکر سے مدینہ منورہ میں ۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ کو بالمشافہ عربی زبان میں گفتگو فرماتے ہوئے دلائل کی روشنی میں اس روایت کا صحیح ہونا ثابت فرمایا۔ اس کے بعد ان دلائل کو کتاب کی شکل دے دی۔ تاکہ اس کا نفع عام ہو جائے‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘ ۲۰۱۸ء، ص:۵۲۵]

☆......حضرت مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی، دار الافتا ابوظہبی عرب امارات لکھتے ہیں:

’چند بار ابوظہبی، عرب امارات میں ہمارے غریب خانے پر قدم رنجا فرمایا۔ تب میں نے اپنے بیٹے مصطفی رضا کی آپ سے تحنیک کرائی۔ الحمد للہ! میرے پانچوں بچے حضور تاج الشریعہ کے مرید ہیں اور ان سب کے لیے حضرت نے تحریری سند واجازت حدیث شریف بھی عنایت فرمائی ہے‘۔ [ماہنامہ ’سنی دنیا‘ بریلی شریف کا ’نقوش تاج الشریعہ‘ ۲۰۱۸ء، ص:۷۲۹]

حضور تاج الشریعہ علمائے عالم کی نظر میں

محمد زاہد المرکزی

کالپی شریف جالون

20 جولائی بوقت شام ساڑھے سات بجے جیسے ہی عالم اسلام کو یہ خبر پہنچی کہ قاضی القضاۃ فی الہند فضیلۃ الشیخ محمد اختر رضا خان المعروف تاج الشریعہ ازہری میاں اس دار فانی سے کوچ کر گئے جسم منجمد ہو گیا کچھ دیر تو حواس سلامت نہ رہے اور خبر پر یقین نہ ہوا مگر جب ہر جگہ سے اس خبر کی تصدیق ہوتی چلی گئی تو تسلیم سے انکار کی گنجائش نہ رہی اور دل ڈوبتا چلا گیا کیونکہ/ وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی

عالم اسلام میں کہرام مچ گیا کیا فون، انٹرنیٹ، الیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا پرنٹ میڈیا پر کثرت پیغام کی باڑھ سی آگئی، کیا عرب کیا عجم ہر طرف بس ایک ہی چرچا ایک ہی ذکر علماء سے لے کر عوام تک اضطراب کی کیفیت جلد سے جلد بریلی پہنچنے کی للک اپنے دینی پیشوا کے آخری دیدار کے خواہشمند معتقدین کو موسلا دھار بارش بھی نہ روک سکی خود بریلی شریف میں جہاں حضور تاج الشریعہ (علیہ الرحمہ) کا آخری دیدار کرایا جارہا تھا گھٹنوں تک پانی بھرا ہوا تھا اور راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو کر محبین درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کر رہے تھے، ہزاروں لاکھوں اپنے جذبات کو قابو میں کیے ہوئے تھے مگر ان کے دل رو رہے تھے اور ہزاروں دھاڑیں مار مار کر زار وقطار رو رہے تھے ایسی دیوانگی ایسا منظر ہماری نظروں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا مجمع کی جو تصاویر سوشل میڈیا پر آئیں تو کانگریس صدر راہل گاندھی بھی بول پڑے کہ" ایسی بھیڑ انھوں نے آج تک نہ دیکھی" اتنا ازدحام ہونا ایسے ہی نہیں ہے بلکے رب تعالیٰ اپنے محبین کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ارشاد باری ہے "ان الذین امنو وعملو الصالحات سیجعل لھم الرحمن وداً" بے شک جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے اللہ ان کی محبت دلوں میں ڈال دے گا. حضرت کی حیات مبارکہ میں بھی یہ بات اظہر من الشمس تھی کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

جہاں کہیں بھی قدم رنجاں ہوئے مخلوق خدا کو سنبھالنا مشکل ہو گیا. آمدم برسر مطلب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی مقبولیت محض ہندو، سندھ ایشیائی ممالک تک ہی محدود نہ تھی بلکہ افریقی ممالک سمیت دنیا کے اکثر ممالک میں آپ کی علمی شان وشوکت کا سکہ چلتا تھا وصال کے محض ایک گھنٹہ بعد ہی ساری دنیا کے علماء، عوام وخواص کے تعزیتی پیغامات سوشل میڈیا پر گشت کرنے لگے تھے ترکی، صومالیہ، سوڈان، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، امریکہ، فلسطین، انگلینڈ، شمالی کوریا، پاکستان، بنگلہ دیش، دبئی، قطر، عمان وغیرہ ممالک سے بھی پیغام موصول ہوئے اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی اس لیے ہم نے یہاں کچھ عرب اور غیر عرب علماء کے پیغامات جمع کیے ہیں تا کہ انہیں پڑھ کر آپ کی علمی شوکت ولیاقت کا اندازہ لگایا جا سکے کیونکہ علماء وہ بھی دیارِ غیر کے کسی غیر عرب عالم کی شان میں ایسے ہی رطب اللسان نہیں ہوتے اور کیوں نہ ہو کہ آپ سے سند حدیث وفقہ کے حصول کو اپنے لیے باعث خیر و برکت گردانتے تھے نیز طریقت میں بھی عرب دنیا میں آپ کے کئی خلفاء پائے جاتے ہیں مولانا انوار احمد بغدادی آپ کے خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: 15

"وله خلفاء فی الطریقة فی عدة دول عربیة واجنبیة فضلا عن شبه القارہ الهندیة ففی العرب مثلا الشیخ محمد عمر سلیم من العراق، و الشیخ عبدالعزیز من دبی، والشیخ کمال یوسف الحوت من لبنان، والشیخ دائل الحنبلی من دمشق، و الشیخ عارف جمیل من فلسطین وصدف لی ان التقیت بآخر الذکر فوجدته متاثرا جدا بالشخصیة الشیخ الازهری وحسن دیباجته وتحدث لی قائلا" اننی سعید جدا بان أعطانی الشیخ الازهری سند اجازة وخلافة ولا فرح عندی اکبر من ذلك"

ترجمہ: طریقت میں بھی آپ کے کئی خلفاء عرب وعجم میں پائے جاتے ہیں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا کے خلفاء کے علاوہ عرب میں جیسے شیخ محمد سلیم عراقی، شیخ عبدالعزیز دبئی، شیخ کمال یوسف حوت لبنان، شیخ دائل الحنبلی دمشق، شیخ عارف جمیل فلسطین وغیرہ شامل ہیں. موخر الذکر سے میری ملاقات ہے میں نے انہیں شیخ ازہری کی شخصیت اور اخلاق سے بہت ہی زیادہ متاثر پایا ایک مرتبہ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ "یہ میری خوش بختی ہے کہ شیخ ازہری نے مجھے سند

www.muftiakhtarrazakhan.com

اجازت وخلافت سے نوازا اس سے بڑھ کر میرے لیے کوئی خوشی کی بات نہیں" تو آیئے بغیر کسی تمہید وتبصرہ کے ہم ان عرب وغیر عرب علماء کے اقوال لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں تا کہ قارئین کو آپ کی علمی حیثیت کا اندازہ ہو سکے اور وہ یہ جان لیں کہ علماء عرب وعجم نے آپ کو کیسے کیسے القابات کے ساتھ فرمایا ہے.

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پر ماتم اٹھے وہ طیّب وہ طاہر گیا.

الحبیب علی الجعفری-----

انا للہ وانا الیہ راجعون.

فقدت الامة علما من اعلام الهدى وهو مفتى الهند الاعظم الفقيه المحدث شيخنا تاج الشريعة محمد اختر رضا خان الحنفى القادرى الازهرى. ولد رحمه الله يوم الاثنين السادس والعشرين من شهر محرم لعام 1362ھ الموافق من شهر فبراير لعام (1943ء) بمدينة بريلى فى شمال الهند وهو من بيت علم عريق فهو ابن الشيخ المفسر العظم فى الهند مولانا ابراهيم رضا (المكنى جيلانى مياں) ابن حجة الاسلام الشيخ محمد حامد رضا ابن الامام الكبير احمد رضا الحنفى البريلوى. ومن جهة والدته فان جده من والدته هو المفتى الأعظم الشيخ محمد مصطفى رضا خان القادرى الحنفى البركاتى، ابن الشيخ احمد رضا خان الحنفى البريلوى. اخذ الشيخ حفظه الله الدروس الاولية والعلوم الابتدائية العقلية والدينية عن العلماء الاكابر المعروفين فى وقته، وعن والده طالبه وجده وجده من والدته الشيخ محمد مصطفى رضا خان. وحصل على شهادة خريج العلوم الدينية من دار العلوم منظر الاسلام بمسقط راسه مدينة بريلى. ثم اكمل ادامه الله تعليمه فى جامعة الازهر الشريف بالقاهره وتخرج من كلية اصول الدين بارعا فى الاحاديث و علومها ومتضلعا بها. وقد استخلفه

16

المفتی الاعظم بالهند الشیخ محمد مصطفی رضا خان قبل وفاته. فبرع الشیخ فی الافتاء وفی حل المسائل المعقدة المتعلقة بالفقه. وکان الشیخ یفتی ویعظ ویؤلف باللغات العربیة والاردویة والانجلیزیة.

للشیخ رحمه الله العدید من المؤلفات منها فتاواه المعروفة "بازهر الفتاوی" فی خمس مجلدات وفتاواه باللغة الانجلیزیه ایضا، وله حاشیة علی صحیح البخاری کما ان له شرحا علی بردة المدیح اسمه" الفردة فی شرح قصیدة البردة" وقد شرف الفقیر بزیارة کریمة من الشیخ فی المنزل عقد فیها مجلس عظیم فی روحانیته وحضوره، و تکرم علی الفقیر فیها باجازة مرویاته واسانیده عن اشیاخه و کذلك فی مصنفاته. کما عطر المجلس بانشاد عذب لقصیدة من نظمه، وحصل بین الارواح انسجام والفة وجمعیة قدسیة ذوقیة.

رحمه الله رحمه الابرار واسکنه الفردوس الاعلی من الجنة والحقه باسلافه الصالحین، واخلفه فی اولاده وطلبته ومریدیه وذویه وفینا فی الامة بخلف صالح، ولا حرمنا اجره ولا فتننا بعده انه نعم المولی ونعم النصیر.

ترجمہ: انا للہ وانا الیہ راجعون.

یقیناامت نے ہدایت کے مناروں میں سے ایک منارہ کھودیا اور وہ مفتی اعظم ہند، فقیہ، محدث ہمارے حضور تاج الشریعہ محمد اختر رضا خان ازہری حنفی قادری ہیں آپ کی ولادت باسعادت بروز اتوار 26 محرم مطابق دوفروری (1947ء) میں شہر بریلی میں ہوئی آپ کا تعلق مشہور علمی گھرانے سے ہے آپ مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خان (جیلانی میاں) کے فرزندارجمند ہیں آپ کے جدامجد حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں ہیں جو سیدی امام کبیر مولانا احمد رضا خاں (رضی اللہ عنہ) کے بڑے صاحبزادے ہیں آپ نے ابتدائی علوم دینیہ عقلیہ ونقلیہ اپنے زمانے کے معروف اکابرین سے حاصل کیے جن میں آپ کے والد، دادااور نانا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ جیسے معروف اکابرین شامل ہیں، علوم دینیہ کی تکمیل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے کی، بعدہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

جامعہ ازہر شریف سے اصول فقہ اور اصول حدیث کی سند اعتزاز حاصل کی، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے قبل وفات آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا، آپ مسند افتاء پر بیٹھے تو علم فقہ کے پیچیدہ مسائل کی گھتیاں سلجھائیں ساتھ ہی ساتھ وعظ و تبلیغ، تصنیف کا کام بھی جاری رہا آپ کی چند مشہور تالیفات میں آپ کا مشہور فتاوی ''ازھر الفتاوی'' ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے آپ کے فتاوی اور تصانیف اردو عربی انگریزی تینوں زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ حاشیہ صحیح بخاری، قصیدہ بردہ کی شرح ''الفردہ فی شرح قصیدۃ البردہ'' کے نام سے موسوم ہے۔

فقیر کو بھی زیارت کا شرف حاصل ہے ایک مجلس جس میں آپ کی شرکت دلوں کو سکون بخش رہی تھی اسی مجلس میں اپنی چند تصانیف اور سند حدیث سے نوازا جو انہیں اپنے شیوخ سے وراثتا حاصل ہوئی تھیں. پیارے انداز میں نظم کا پڑھنا سامعین میں الفت، ذوق پیدا کر رہا تھا اور ماحول کو پاکیزہ کر رہا تھا.

اللہ رب العزت ان پر رحمتوں کا نزول فرمائے اور فردوس اعلی کو ان کا مسکن بنائے، سلف صالحین میں شامل فرمائے ان کی اولاد کو ان کا جانشین بنائے ان کے طلباء، مریدین، محبین، اقرباء کو خلف صالح عطا فرمائے، ہمیں ان کے فیض سے محروم نہ فرمائے اور نہ ہی فتنوں، آزمائشوں میں مبتلا فرمائے، بیشک وہی مددگار ہے اور بہترین مدد کرنے والا ہے.

حازم محفوظ-----

رحل عن عالمنا فی مساء یوم الجمعه 20 من شهر یولیو 2018 م شیخنا الامام مولانا "محمد اختر رضا الهندی الازهری" اکبر شیوخ التصوف الإسلامی المستنیر فی الهند.... شرفت باللقاء به لاول مرة فی مدینه کراتشی(کراچی) الباکستانیة اثناء انعقاد المؤتمر الدولی للاحتفال بعید میلاد النبی الاکرم فی شهر ینایر من عام 2001م.

قدمنی له استاذی الشیخ المحدث" عبد الحکیم شرف القادری "وبعد ان تصافحنا قال لی "لقد سمعنا عنك فی الهند وقرنا ما کتبت عن جدنا امام الصوفیة فی الهند مولانا احمد رضا خان. ثم دعا لی بالخیر....هذا

17 وحرصت على اللقاء به عدة مرات في ايام المؤتمر الدولي... ثم تفضل بمنحي سند الاجازة العلمية العامة في العلوم الإسلامية، المؤرخ في المؤرخ 29 من شهر شوال من عام 1421ه الموافق 25 من شهر يناير من عام 2001 م... وفي عام 2009 قدم شيخنا في القاهرة، اتصل بي بعض الاخوة الهنود ممن يتلقون العلم في جامعة الأزهر، وطلبوا مني الموافقة على اصدار الطبيعية الثانية من كتاب المتواضع "مولانا محمد احمد رضا البريلوى الهندي عند صفوة من مفكر العرب المعاصرين" (يقع 375 صحيفة) وذلك ترحيبا بمقدم شيخنا وعلى ان يوزع هدية مجانية في الاحتفالية الكبرى في مركز الشيخ صالح كامل... فرحبت بهذه المبادرة... وتم بالفعل اصدار الطبيعية الثانية من الكتاب المذكور... وفي الاحتفالية الكبرى، شرفت بلقاء شيخنا الامام وكان لقاء علم وخير... فرحمه الله شيخنا الامام محمد اختر رضا خان الأزهري وادخله فسيح جناته... امين.

ترجمہ: 20 جولائی 2018ء جمعہ کی شام کو ہمارے امام شیخ حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری ہندی (علیہ الرحمہ) اس دار فانی سے کوچ کر گئے، وہ اسلامی تصوف کے بڑے شیخ تھے جن کے نور سے بلاد ہند روشن تھے۔ اولاً ملاقات کا شرف 2001ء میں شہر کراچی پاکستان میں ہوا جہاں ایک بین الاقوامی عید ملاد النبی علیہ السلام کانفرنس میں حضرت نے شرکت فرمائی تھی۔ میرے شیخ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے حضرت سے ملاقات کرائی، مصافحہ کے بعد میں نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کے متعلق کافی سنا ہے اور بعض کتب جو آپ نے اپنے جد امجد امام اہل سنت علامہ احمد رضا خان قادری کی تحریر فرمائیں ہیں ان کو پڑھا بھی ہے، توانہوں نے ہمارے لیے دعائے خیر فرمائی، پھر چند ملاقاتیں اور ہوئیں اور میں قیام کے دوران ملاقات کا متمنی ہی رہا۔ پھر دوسری ملاقات کے 29 شوال 1421ھ مطابق 25 جنوری 2001ء کو جلسہ دستار بندی میں شرکت کے موقع پر ہوئی، بعدہ 2009ء میں ہمارے شیخ امام اختر رضا خان ہندی ازھری قاہرہ (مصر) تشریف لائے اور جامعہ ازہر میں شیخ صالح کامل کے مرکز پر ایک بڑے دینی جلسہ میں شرکت

فرمائی، میں اور بعض ہندی احباب اس امر پر متفق ہوئے کہ "مولانا احمد رضا البریلوی عند صفوۃ من مفکر العرب المعاصرین" کی دوبارہ اشاعت کی جائے، ہم نے اس موقع کو غنیمت جانا کیونکہ یہ ایک بہترین ھدیہ تھا شیخ صالح کا عمل کے مرکز پر ہونے والے عظیم جلسے کے لیے، اس طرح کتاب مذکور کی اشاعت ثانیہ عمل میں آئی اور ہم نے اس عظیم جلسہ میں اپنے شیخ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور یہ ملاقات علم وخیر سے بھری ہوئی تھی.

اللہ ہمارے شیخ اختر رضا خان ہندی ازہری پر رحمتوں کا نزول فرمائے اور اپنی کشادہ جنت میں جگہ عطا فرمائے. آمین.

راجی العباد------

بسم اللہ الرحمن الرحیم. کل نفس ذائقہ الموت.

ببالغ الحزن والاسی تلقینا خبر وفاۃ تاج الشریعہ امام اھل السنۃ والجماعۃ فی بلاد الھند والسند والباکستان وسائر القارۃ الھندیۃ، فضیلۃ العلامۃ الشیخ الولی اختر رضا خان القادری الحنفی الماتریدی الأزھری، شیخ الطریقۃ القادریۃ راجین من العلی القدیر ان یتغمدہ برحمتہ الواسعۃ وان یسکنہ فسیح جناتہ وان یلھم اھلہ وذویہ ومحبیہ جمیل الصبر والسلوان. انا للہ وانا الیہ راجعون.

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا. ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے.

ہندوسندھ، پاکستان، بنگلہ دیش بلکہ براعظم ایشیا کے مشہور عالم دین، سلسلہ قادریہ کے مقبول ترین شیخ طریقت حضرت العلام فضیلۃ الشیخ ولی اختر رضا خان قادری حنفی ماتریدی ازہری (علیہ الرحمہ) وصال پرملال کی خبر سن کر نہایت ہی رنج وغم ہوا، امید کرتے ہیں کہ رب قدیر انہیں اپنے سایہ رحمت میں ڈھانپے اور انکا مسکن کشادہ جنت کو بنائے، اہل وعیال، قرابتدار، محبین، مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے.

شیخ احمد محمود فارس اھل السنۃ والجماعۃ---

انا فوجعنا بموت الشیخ العلامۃ، البحر الفھامۃ، تاج الشریعۃ

www.muftiakhtarrazakhan.com

والطریقة حفید الشیخ مولانا احمد رضا خان المجدد القرن الرابع العشر 18
احمد رضا القادری قدس الله روحه و سره. بموت مولانا الشیخ اختر رضا خان القادری الحنفی فرحمة الله تعالی رحمة واسعة. ونحن نعزی اهله وذریته واولاده الصالحین وجماعته الأکرمین وإخوانه المکرمین اعظم الله أجرهم ورفع قدرهم ورحم میتهم ولکن جبر مصیبة الشیخ اختر رضا خان بالنسب الی الله تعالی ممکن وهو علی کل شیء قدیر و لکن حضرة العالم العلامة احی السنة ومات البدعة فی هذا الزمان الغریب الفاسد، بالنسب الینا هذه المصیبة لا تجبر، مصیبة موت العالم شیء عظیم لان الله تعالی قال فی کتابه "افلا یرون انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها(انبیاء 43)معنی نقص اطراف الأرض قال ابن عباس رضی الله عنهما" خراب الارض ونقصها بموت علماءها وفقهاءها" ان موت العلماء والفقهاء مصیبة ونقص فی العالم جمیعیه وتمامه. وقال امام مجاهد" نقص الارض موت العلماء" لان موت العلماء یقبض العلم کما ورد فی الحدیث عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم "ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤوسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا" نعوذ بالله تعالی من ادراك هذا الزمان الآن علمائنا موجودون ولکن قلیلون وعلماء اهل السنة والجماعة اقل من قلیل واعز من الکبریت الاحمر فی هذا الزمان غریب الفاسد، ولذا نحن حزنا کثیرا بموت الشیخ اختر رضا خان قادری قدس الله سره حزنا کثیرا. لان ورد فی الحدیث نقله الامام الغزالی فی منهاج العابدین" من لم یحزن بموت عالم فهو منافق" فانه لا مصیبة اعظم من موت العالم و ما من مؤمن یحزن بموت العالم الا کتب الله له ثواب الف عالم والف شهید.

www.muftiakhtarrazakhan.com

العلماء كثيرون ولكن كيف نجد عالم مثل اختر رضا خان قادری. قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لموت قبیلة ایسر من موت عالم، وعن ابن مسعود وحسن البصری رضی الله عنهما موتُ العالِم كموت العالَم، لان العالَم بدون العلماء كللحم بدون الملح. وقال ابن عباس رضی الله عنه موت العالم ظلمة فی الاسلام لا یضیئها بشیء ماختلف اللیل والنهار. وعن عمر بن الخطاب لموت من الف عابد قائم باللیل وصائم بالنهار اهون من موت عالم واحد یعلم ما احل الله وما حرمه وان لم یزدد علی الفرائض،لان عبادة العابدین لانفسهم وعلم العلماء للامة،جمیعهم. وازداد علی الفرائض مثل سیدنا الشیخ اختر رضا خان الا كان یزداد علی الفرائض بالسنن والنوافل و الدلائل الخیرات و القصیدة البردة وسائر مداح النبی صلی الله علیه وسلم او صلوات الشریفة كان یعمر جمیع اوقاته بالفكر والذكر والافتاء كان قاضی القضاة فی العالم افتی اكثر من خمسة آلاف فتاوی (5000) أصدر فتاوی بنفع العباد.

فرحمه الله تعالی رحمة واسعة وارفع درجاته والحقه باشیاخه الصالحین فی الدرجات العلی یوم القیامه والحقه بجد مجدد القرن الرابع العشر احمد رضا خان القادری واحی الله ذریته الطیبة علی ملة الاسلامیة وطریق جده. امین.

ترجمہ: چودھویں صدی کے مجدد حضرت العلام امام احمد رضا (رحمہ اللہ تعالی) کے پوتے شیخ عالم، علامہ، بحر ذخار، مفتی اعظم ہند تاج شریعت وطریقت مولانا اختر رضا خان ازہری کے وصال پر ملال سے ہم نہایت ہی رنجیدہ ہیں ان کی رحلت پر ہم اظہارِ تعزیت پیش کرتے ہیں انکے اہل و عیال، اعزا، اقربا، برادران کو۔ اللہ انہیں بہتر اجر عطا فرمائے ان کی عزت بڑھائے اور میت پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

شیخ اختر رضا خان کی بھرپائی رب قدیر کی طرف سے نسبت کرتے ہوئے ممکن ہے کیونکہ وہ ہر

www.muftiakhtarrazakhan.com

ممکن شئ پر قادر ہے لیکن حضرت عالم، علامہ، محی سنت، ماحی بدعت کی رحلت کی مصیبت ایسا عظیم خسارہ ہے جس کا بدل نظر نہیں آتا۔ عالم کی موت کی مصیبت بڑی چیز ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام میں فرمایا "أفلا یرون انا ناتی الأرض ننقصها من اطرافها" تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں (سورہ انبیا آیت نمبر 43) زمین کے اطراف میں نقص کہ معنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یوں بیان فرماتے ہیں "خراب الارض ونقصها بموت علمائها وفقهائها" زمین کا خراب ہونا یا عیب دار ہونا یہ ہے کہ اس سے علماء فقہاء اٹھا لیے جائیں گے۔ قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علماء فقہاء کی موت تمام عالم کے لیے مصیبت اور باعث نقصان ہے امام مجاہد فرماتے ہیں زمین کا نقص علماء کی موت ہے کیونکہ علم ایسے ہی اٹھا یا جائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آقائے نعمت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی علم کو اس طرح نہ اٹھائے گا کہ ایک دم سے بندوں کے سینوں سے اسے کھینچ لے بلکہ اللہ تعالی اہل علم کو وفات دے کر علم کو اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم دین باقی نہیں رہے گا تو عوام جاہلوں کو مقتدا بنا لیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اللہ کی پناہ! اب اس فاسد زمانے میں علما بہت کم ہیں اور اہل سنت میں بہت ہی کم کبریت احمر کی طرح نایاب ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیں شیخ اختر رضا خان قادری کی موت سے سخت غمگین کر دیا ہے اور ہم اس لیے بھی رنجور ہیں کہ عالم کی موت پر غمزدہ ہونا علامت ایمان ہے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "منہاج العابدین" میں فرماتے ہیں کہ جو عالم کی موت پر رنجیدہ نہ ہو وہ منافق ہے۔ کیونکہ عالم کی وفات سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے جو مومن عالم کی موت پر غم کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سو شہیدوں اور سو عالموں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

عالم تو بہت ہیں مگر دوسرا اختر رضا کہاں نصیب! اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "ایک قبیلے کی موت ایک عالم کے مقابلے ہلکی ہے" حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے عالم کی موت ایک عالَم کی موت ہے کیونکہ عالم بغیر علماء کے ایسا ہی ہے جیسے گوشت بغیر نمک کے اور حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے عالم کی موت ایسی تاریکی ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

جیسے شب وروز کا اختلاف روشن نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک ہزار ایسے عابدوں کی موت جو دن بھر روزہ رکھتے ہوں اور شب بھر نماز پڑھتے ہوں زیادہ بھاری ہے ایک ایسے عالم کی موت پر جو رب کے حلال کیے ہوئے کو حلال اور حرام کیے ہوئے کو حرام جانتا ہو اگر چہ وہ فرائض پر زیادتی نہ کرتا ہو کیونکہ عابدوں کی عبادت اپنے نفس کے لیے ہے اور علماء کا علم جمیع مخلوق کے لیے ہے۔

اور اگر فرائض پر زیادتی کرتا ہو جیسے ہمارے شیخ محمد اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کہ فرائض، سنن نوافل، دلائل الخیرات، قصیدہ بردہ، نعت ومنقبت، اوراد ووظائف، ذکر وفکر، بحیثیت قاضی القضاۃ افتاء جیسے دینی امور پر ہی عمر گزارنے والا ہو بلکہ شب روز کے جمیع اوقات کا یہی معمول اور مشغلہ ہو تو اس کے درجات کا کیا کہنا، علاوہ ازیں تالیفات عربی، اردو، انگریزی تینوں زبانوں میں پائی جاتی ہیں اور آپکا فتاویٰ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جو فتاوی ازہریہ" کے نام سے موسوم ہے آپکی 150 سے زائد تصانیف دینی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

اللہ رب العزت ان کو اپنے سایہ رحمت میں لے، ان کے درجات کو بلند فرمائے بروز محشر اپنے شیوخ کے ساتھ اعلی علیین میں انکا مسکن بنائے اور مجدد امام احمد رضا کے ساتھ انہیں شامل فرمائے، ان کی اولاد کو دین اسلام پر ثبات عطا فرمائے اور اسلاف کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

احمد محمود شریف-----

وفاء بنزر يسير من حق الامام الجليل مفتي الهند الاعظم وامام اهل السنة والجماعة فى القارة الهندية وما حولها. اختر رضا خان الحنفى القادرى الازهرى البريلوى.

نجتمع غدا ان شاء الله فى صلاة المغرب بمسجد مولانا الامام الحسين رضى الله عنه ثم نختم القران له بعد ما يفتح الله علينا به من ختمات ثم ندعو الله له فى بالمشهد الحسيني عند سيد شباب اهل الجنة رضى الله عنه عسى الله أن يقبلنا جميعا ويرحمنا وان يقبل دعائنا للإمام رحمه الله. و

www.muftiakhtarrazakhan.com

الدعوة عامة للجميع من اخواننا، طلاب العلم والسادة اهل الطريق وغيرهم من المحبين. رحمه الله فقيد الامة وادخله مدخل صدق مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين.

ترجمہ: امام جلیل مفتی اعظم ہند و براعظم ایشیا، امام اہل سنت علامہ اختر رضا خان حنفی قادری بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ان شاء اللہ ہم بعد نماز مغرب مسجد امام حسین رضی اللہ عنہ میں جمع ہو کر قرآن خوانی کا اہتمام کریں گے جتنا میسر آئے اور اللہ رب العزت سے دعا کریں گے جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسین کی بارگاہ میں امید ہے کہ اللہ ہم سب کا نذرانہ تاج الشریعہ کے حق میں قبول فرمائے گا جملہ طلبہ، سادات، اہل طریقت، محبین کو عام دعوت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس نابغہ روزگار پر رحم فرمائے اور انہیں صدیقین شہداء صالحین کے ساتھ شامل فرمائے آمین۔

محمد علی یمانی-----مکہ معظمہ

نعزى انفسنا و المسلمين جميعا بوفاة شيخنا بالإجازة امام اهل السنة والجماعة فى بلاد الهند والسند والباكستان وسائر القارة الهندية فضيلة العلامة الشيخ الولى اختر رضا خان القادرى الحنفى الماتريدى. نسال الله له المزيد من النعيم وان يجمعنا معه تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله مع العافية فى الدنيا والآخرة.

انا لله وانا اليه راجعون.

ہم اپنے شیخ اجازت فضیلۃ العلام امام اہلسنت والجماعت ہند، سندھ، پاکستان میں و دیگر ایشیائی ممالک کے افراد شیخ ولی اختر رضا خان قادری حنفی ماتریدی کے وصال پر ملال پر اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں۔

رب کریم سے دعا گو ہیں کہ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ جمع فرمائے اپنے عرش کے سائے میں جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، دنیا و آخرت میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

عافیت فرمائے انا اللہ وان الیہ راجعون.

نضال وابراھیم آلہ رشی-------دمشقی ترکی.

رحم اللہ الشیخ محمد اختر رضا خان کان جاء الی دمشق منذ ما یقارب عشر سنوات و کنت حینئذ فی الشام الحبیبة المبارکة فالتصل بی ودعانی فی جمع من مشائخ دمشق. وقال لی نقلت من کتابك رفع الغاشیة ثمانیة صفحات. اللهم اکرم اللہ نزله وارفعه فی علیین بفضلك و کرمك یا رب العالمین.

ترجمہ: رب قدیر شیخ اختر رضا خان پر رحم فرمائے، تقریبا دس سال قبل میری ملاقات دمشق میں ہوئی تھی میں بھی شام میں مقیم تھا مشائخ دمشق کے جمگھٹے مجھے بلایا اور فرمایا ''میں نے آپ کی کتاب رفع الغاشیہ کو اسی صفحات تک نقل کیا ہے. اللہ اپنے فضل و کرم سے شیخ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین.

شیخ احمد ضبع ----------

ان نادرة الأزمان سیدنا محمد النبهان احباب الدکتور الشیخ محمد الحوت نعزی انفسنا المسلمین جمیعا و اهل السنة والجماعة فی القارة الهندیة وسائر الامصار فی وفاة امام اهل السنة والجماعة بالهند. العلامة المفتی الاعظم الهند القاضی اختر رضا خان الحنفی الازهری البربری القادری رحمه اللہ رحمة واسعة والحقه بالصالحین ملتقی طلاب العلم (عقیدہ) وملتقی طلاب العلم (فقہ)

ترجمہ: نادر زمن سیدنا محمد نبہان شیخ محمود حوت کے احباب اور جملہ مسلمانان اہلسنت و جماعت ہند و بلاد اسلامیہ امام اہلسنت، مفتی اعظم ہند قاضی اختر رضا خان کے وصال پر ملال پر اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں.

اللہ رب العزت ان پر خوب خوب رحمتوں کی بارش فرمائے اور صالحین کے ساتھ شامل فرمائے.

www.muftiakhtarrazakhan.com

احباب الشیخ عبد العزیز الخطیب الحسنی ---

ننعی الی العالم الاسلامی شیخنا المجیز العلامۃ محمد اختر رضا خان الازہری البریلوی الملقب بتاج الشریعۃ المفتی بالبلاد الہندیۃ وشیخ الطریقۃ القادریۃ عن عمر ناہز المئہ عام ملیئۃ بالفضل والخیر والعطاء والعلم والتعلیم والثناء العاطر والتربیۃ القویمۃ والذکر النقی و صیت الذائع فی الفضیلۃ وحسن السمت.

ولد سنۃ1362ھ و تخرج من جامعہ الازہر سنۃ 1966ء یتحدث العربیۃ بطلاقۃ وھو حنفی ما تریدی قادری یقوم بترجمۃ مؤلفات جدہ العلامۃ الشیخ احمد رضا خان الی العربیۃ. لہ شعر و قصائد و کتب فی نقد الوہابیۃ وتبیان حقیقۃ البریلویۃ ولہ عدہ تألیف فی العقیدۃ والفقہ تغمدہ اللہ بواسع رحمتہ وعوضہ رضوانہ زقانہ والجنۃ والحقہ بخیار الصالحین من احبابہ بعض وعوض المسلمین خیرا.

ترجمہ: ہم عالم اسلام کو اپنے شیخ مجیز حضرت علامہ اختر رضا خان قادری کے وصال پر ملال کی خبر دیتے ہیں جن کا لقب تاج الشریعہ ہے آپ ہندوستان کے مفتی اعظم اور سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ تھے آپ کی عمر شریف سو سال سے کم ہوئی۔ ساری عمر علم فضل، تعلیم و تعلم، ذکر جمیل اور اچھی تربیت سے مملو نظر آتی ہے، آپ کی فضیلت و اخلاق سب پر عیاں۔ آپ کی ولادت باسعادت 1362ھ مطابق 1943ء میں ہوئی جامعہ ازھر سے فراغت 1966ء میں ہوئی، آپ عربی زبان بلا جھجک بولتے تھے، مسلکا حنفی ماتریدی مشربا قادری تھے۔ آپ نے اپنے جد امجد حضرت علامہ احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی کی چند کتب کو عربی جامہ پہنایا ہے، شعر و قصائد میں مکمل دیوان (دیوان اختر) ہے آپ نے ردو ہابیت اور حقیقت بریلویت کو ظاہر و باہر فرمایا ہے عقیدہ وفقہ میں بھی آپ کی تصانیف پائی جاتی ہیں۔

رب قدیر شیخ کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کو اپنی رضا اور جنت عطا فرمائے، سلف صالحین کے ساتھ شامل فرمائے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

شیخ احمد حبال الرفاعی-----------

انتقل الیوم الی رحمة اللہ تعالی شیخی تاج الشریعة والحقیقة فی الھند ومفتی الھند سابقاً الوارث المحمدی الشیخ اختر الازھری الذی کان من اصدقاء شیخنا احمد حبال الرفاعی، اللھم احدد علیھما رحماتك، و کان یزورہ فی مجالس الصلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشام کلما زار سوریاً (شام) نسال اللہ ان یرحمہ برحمتہ التی وسعت کل شیء ویجمعنا بھا مع الحبیب المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الصلاة علی سید الشیخ اختر رضا خان اللھم جدد علیہ رحماتك ستکون یوم الاحد القادم بعد صلاة الظھر فی مدینة بریلی الشریفة.

ترجمہ: میرے شیخ تاج الشریعہ اور سابق مفتی اعظم ہند، علوم شریعت محمدی کے وارث شیخ اختر رضا خان قادری ازہری جو ہمارے شیخ احمد حبال الرفاعی کے حلقہ احباب میں تھے آج ان کا بریلی شریف میں انتقال ہوگیا ہے۔ اللہ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

میں ملک شام میں ایک مجلس عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ان کی زیارت سے شرف یاب ہوا تھا، ہم رب کریم کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ ان پر رحمت کی بارش برسائے اور ہمیں ان دونوں حضرات کی معیت میں اپنے حبیب مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اٹھائے، ان کی نماز جنازہ بروز اتوار بریلی شریف میں بعد نماز ظہر ہوگی۔

محمد بادنجکی-------------

اخوانی واحبتی الکریم یحزننی ان اخبرکم ان فضیلة الشیخ العالم الکبیر القاضی مفتی الدیار الھندیة اختر رضا خان قد انتقل الی رحمة اللہ مساء یوم الجمعة حوالی الساعة السابعة والنصف مساء. نامل منکم الدعاء لہ بان یکون مع الانبیاء والصحابة والصدیقین والشھداء.

ترجمہ: میرے بھائیو معزز احباب! بڑے ہی رنج و ملال کے ساتھ آپ کو خبر دیتا ہوں کہ فضیلۃ الشیخ، عالم کبیر، قاضی القضاۃ، مفتی دیار ہند حضرت علامہ اختر رضا خان آج جمعہ کی شام تقریباً

www.muftiakhtarrazakhan.com

ساڑھے سات بجے اس دار فانی سے کوچ کر گئے، آپ حضرات سے انکے لیے دعا کی درخواست ہے، رب العالمین انھیں انبیاء، صحابہ، صدیقین، شہداء میں شامل فرمائے۔

محمد محمود ابوہ الحاجی-------

رحمہ اللہ مفتی الدیار الهندية وامام اهل السنة والجماعة فی هذا العصر الشيخ اختر رضا حفيد الامام نادرة عصره احمد رضا خان بريلوی، و قد قلت بهذه المناسبة الاليمة.

نابغہ روزگار امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے امام اہلسنت والجماعت مفتی دیار ہند شیخ، اختر رضا خان پر اللہ رحم فرمائے اس المناک موقع کی مناسبت پر میں نے ایک نظم کہی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(1) نبأ اقض مضاجعي وبراني
وتضعضعت من هوله اركاني

ان کی وفات کی خبر نے میرا چین وسکون چھین لیا ہے اور اس خبر کی ہولنا کی نے میرے جسم کو کمزور کر دیا ہے۔

(2) وانهد ركن الدين بعد ثباته
لما نعولي درة الازمان

دین کا ایک ستون ان کے ثبات کے بعد ڈھ گیا جب لوگوں نے اس در یتیم کی موت کی خبر دی۔

(3) اخترا البحر الذي قذفت لنا
امواجه باالدر والمرجان

ہم نے ایسا بحری اختر کھو دیا ہے جس کی موجوں نے موتی مرجان عطا کیے ہیں آپ شریعت، حقیقت اور ہدایت کے تاج تھے مخلوق کے قطب اور مصیبت زدوں کے غوث تھے۔

(4) تاج الشريعة والحقيقة والهدى
قطب الورى غوث الغريق العاني.

آپ شریعت، حقیقت اور ہدایت کے تاج تھے، مخلوق کے قطب اور مصیبت زدوں کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

غوث تھے.

(5) احیالنا کتب الامام المرتضی
فھما لفلك الحق کاالشمسان

انہوں نے ہمارے لیے امام مرتضی (امام احمد رضا) کی کتابوں کو جلا بخشی تو آپ دونوں آسمان حق کے دو روشن سورج ہیں.

(6) اسفی علی تلك المحاسن من فتی
قد عاش بالایمان والاحسان

میں ایسی خوبیوں والے کی موت پر نجیدہ ہوں کہ جس نے اپنی زندگی حق وایمان کے ساتھ گزاری.

(7) قد کان نورا یھتدی بضیائه
والیوم امسی ثاویا بجنان

آپ ایسے نور تھے کہ جیسے لوگ ہدایت پاتے تھے افسوس کہ آج آپ کا ٹھکانا جنت ہوگیا (ہمیں چھوڑ کر)

(8) فاللہ یجزیه خیر جزائه
وینیله من الروح والریحان.

تو اللہ انہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے جنت عطا فرمائے.

محترم قارئین کرام! آپ نے یہ تاثرات پڑھ کر بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات گرامی کا مقام ومرتبہ کیا ہے کتنے علما نے آپ کو امام اہلسنت، فقیہ عصر، مفتی اعظم ہند ہمسایہ مما لک، محدث کبیر، علامہ، صوفی، بحر ذخار، ولی، امام اجل، قطب، غوث جیسے بھاری بھر کم القابات سے یاد کیا ہے کچھ اوباش قسم کے لوگ تعداد شرکاء جنازہ پر بحث کر رہے تھے کہ تعداد اتنی تھی، زیادہ کیوں بتائی جارہی ہے؟ حالانکہ تعداد ایک دو لاکھ سے زیادہ نہ تھی ایسے لوگوں سے میں صرف یہ کہنا چاہوں گا

آنکھیں اگر بند ہوں تو دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور ہے کیا آفتاب کا

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور بقول شیخ سعدی علیہ الرحمہ

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

اور یہ بد بخت جو بھی ہیں یہ اپنی دلی خباثت خباثت نکالنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔

خانقاہ مارہرہ مطہرہ کے نائب سجادہ نشین حضور رفیق ملت سید نجیب حیدر میاں قادری برکاتی فرماتے ہیں" حاسدین کہہ رہے ہیں کہ شرکائے جنازہ کی تعداد محض دو تین لاکھ تھی، میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ اتنی تعداد میں تو صرف حاسدین نے شرکت کی ہے عقیدت مندوں کی تعداد تو اللہ و رسول ہی بہتر جانتے ہیں" حاسدین کے لیے سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

حسد سے ان کے سینے پاک کردے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث
غذائے دق یہی دل، استخواں، گوشت
یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث
عطائیں مقتدر غفار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ: مقبولیت عامہ اور جلوۂ تاباں

غلام مصطفیٰ رضوی

نوری مشن مالیگاؤں

اللہ اللہ! کردار ایسا روشن و تابناک کہ طبیعتیں کھل اُٹھتی ہیں۔ پُر نور چہرے پر جمالیات کا پہرہ ہوتا ہے۔ نگاہیں ایسی کہ جن پر پڑ جائے دل کی دنیا بدل جائے۔ شباہت ایسی کہ مفتی اعظم کا پیکر دل پذیر یاد آ جائے۔ جنھوں نے مفتی اعظم کو دیکھا ہے وہ اس بات کی توثیق کرتے ہیں۔ ہم نے مفتی اعظم کو نہیں دیکھا؛ لیکن ان کے جانشین کو دیکھا ہے؛ جن کی ذات مظہرِ مفتی اعظم ہے؛ اور جن کی یاد آتی ہے تو دل کی کلیاں کھل اُٹھتی ہیں۔ اللہ اللہ! حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات اس قدر محبوب کیوں بن گئی ہے۔ ہاں! سبب ہے کچھ اس کا۔ وہ ہے شریعت پر استقامت اور اسوۂ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عمل؛ اور ظاہر و باطن، کردار و عمل کی یک رنگی۔ جس نے ان کی ذات کو چہار دانگ عالم میں مقبول بنا دیا ہے اور ان کا ذکر ہر بزم میں محبت و عشق کی ایک جوت جگا دیتا ہے؛ وہ عاشق صادق ہیں؛ کیوں کہ ان کے عشق کا محور ذاتِ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس عشق کی ملاحت نے انھیں دنیا کی طلب سے بے نیاز کر دیا ہے۔

سچ ہے محبت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بڑی کشش ہے اور عظیم کامیابی ؎

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات مرجع العلماء ہے۔ ان کا سراپا دل آویز ہے۔ ان کا کردار بڑا تابندہ و مثالی ہے۔ وہ جس جگہ جاتے تھے؛ عقیدے کی سلامتی کا پیغام دیتے تھے۔ دل کے رشتے بارگاہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جوڑ دیتے تھے۔ اور پھر نگاہوں کا قبلہ بدل جاتا تھا افکار دَمک اُٹھتے تھے۔ عشق ہی عشق نظر آتا ہے۔ ہاں! عشقِ رسول میں بڑی پاکیزگی ہے؛ بڑی تب و تاب اور توانائی ہے؛ یہی منزل فتح و سربلندی سے ہم کنار کرتی ہے؛ یہی عشق

www.muftiakhtarrazakhan.com

وارفتگی سکھاتا ہے اور مختلف میادین میں باطل کے فتنہ وحرب کے مقابل مضبوط حصار کا کام کرتا ہے؛ اہلِ محبت نے بڑی پُرخار وادیوں میں ایمان وایقان کی روشنی پھیلائی ہے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے بدعقیدگی کے مقابل ناقابل تسخیر قوت بن کر سوادِ اعظم اہل سنت کے گلشن کی آبیاری کی اور ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے لاکھوں دلوں کو جانب گنبد خضرا موڑ دیا۔ آپ کے دیدار کی برکت سے ایمان وایقان ایسا پختہ ہو جاتا کہ آپ کا یہ شعر دل کی کیفیت کا پتہ دیتا ہے ؎

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کر دیں

راقم نے علما کے جلوے دیکھے، ان کی بزمِ تاباں سے استفادہ کیا۔ لیکن حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا ازہری رحمۃ اللہ علیہ جیسا متقی نہ دیکھا۔ راقم نے مفتیانِ کرام دیکھے؛ ان کی تابندہ خدمات کے نقوش ملاحظہ کیے؛ لیکن آپ کے جیسا محتاط نہ پایا۔ محبّ دیکھے لیکن عشق وعرفان کی جس بلندی پر آپ فائز ہیں؛ وہ منفرد بھی ہے اور جاوداں بھی کیوں کہ محورِ نگاہ وہ ذات پاک ہے جن کے صدقے وجودِ آدمیت ہے۔ آپ مقبول ہیں مگر یہ مقبولیت وہ نہیں جو مول لی جائے؛ جو بازاروں میں ملتی ہو؛ بلکہ یہ تو عطائے ایزدی ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ مقبول بنا دے، اس کی عظمت کو کون کم کر سکتا ہے۔ کون گھٹا سکتا ہے۔ جس پر رسول کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عنایت خاص ہو؛ اسے جہاں کی باطل قوتیں کیسے اسیرِ گردش دوراں کر سکتی ہیں۔ ان کے نقوشِ دل آویز کو دلوں کی بزم تاباں سے کیسے مٹایا جا سکتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ جہاں جاتے دین پر استقامت کا درس دیتے۔ ہاں! ایمان ہی تو بڑی چیز ہے اگر یہ نہ رہا تو زندہ رہ کر بھی انسان مردہ اور ناکارہ ہے۔

ایمان سے ہی حسنِ آدمیت ہے......

وہ ایمان والا کیسے ہو سکتا ہے! جو بارگاہِ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادبی وتوہین کی جسارت کرتا ہو۔ اسی وجہ سے آپ جہاں جاتے؛ ایسے رہزنوں سے بچنے کی تلقین فرماتے جو ایمان کی تاک میں ہیں۔ ایسے افراد سے اتحاد کی ممانعت سختی سے کرتے؛ جن کی صحبت میں عقیدے کا خسارہ ہو، نقصان کا اندیشہ ہو۔ آخرت کی بربادی کا امکان ہو۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ہے کہ اللہ و رسول کی شان و عظمت میں جسے جرأت کرتا دیکھو اس سے دور ہو جاؤ اور جو عاشق رسول ہے؛ اسے گلے لگاؤ۔ آپ جب بولتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے سخن کی معراج ہو رہی ہو۔ جیسے بہاریں چھا رہی ہوں۔ جیسے مینھ برس رہا ہو۔ جیسے تشنہ سیراب ہو رہے ہوں۔ جیسے پھوہار پڑ رہی ہو۔ جیسے کلیاں چٹک رہی ہوں۔ جیسے پھول کھل رہے ہوں۔ جیسے فکر کے غبار دُھل رہے ہوں۔ جیسے غنچے کھل رہے ہوں۔ جیسے ایمان کی فصل سرسبز و شاداب ہو رہی ہو۔ جیسے اداسی چھٹ رہی ہو۔ جیسے خوشبو پھیل رہی ہو۔ اور عقیدہ پختہ ہو رہا ہو عقیدت بڑھ رہی ہو۔ ایمان کی بزم نور سجی ہو۔

حضور تاج الشریعہ کا نعتیہ کلام کیف و سرور کو بڑھا دیتا ہے اور ایسے اشعار بھی درِ دل پر دستک دے کر ذہن کے تاروں کو متحرک کر دیتے ہیں اور محبت کا نصیبہ بیدار ہو جاتا ہے ؎

گل ہو جب اختؔر خستہ کا چراغ ہستی
اس کی آنکھوں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

درد الفت میں دے مزا ایسا
دل نہ پائے کبھی قرار سلام

اسی بے قراری اور محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و الفت کی قندیل فروزاں کیے حضور تاج الشریعہ ۷؍ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۲؍ جولائی ۲۰۱۸ء کو واصلِ حق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ گئے بزم سونی کر گئے۔ ان کی یادوں کے چراغ قلب مومن کو فروزاں کر رہے ہیں۔

جس کی نگاہوں میں خاک حجاز کا سرمہ ہو اس کو باطل کی چیرہ دستیاں بھلا کس طرح لرزہ بر اندام کر سکتی ہیں؟ جسے محبوب کی محبت و عشق کا درد ہو؛ اسے حوادث و فتن کس طرح مبتلائے آلام بنا سکتے ہیں۔ جس کا دل محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد میں کھویا ہو اور اسی میں اسے راحت میسر ہو اس کے قلبِ روشن کو کون مضمحل کر سکتا ہے! اور جب دل کی دنیا ذکرِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آباد ہو تو کوئی اسے پژمردہ نہیں کر سکتا؛ ایسے عاشق صادق کی نگاہوں میں شفق کا

حسن نہیں بس سکتا اور چمن کی جلوہ آرائی اس کی نگاہوں کو اپنا اسیر نہیں بنا سکتی ہے،تو جب اس گام پر کوئی شخصیت مطلع انوار نظر آتی ہے تو وہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے؛ جن کی فکر و بصیرت نے کتنے آزردہ دلوں اور شوریدہ فکروں کو گنبد خضرا کی بہاروں کا مشتاق بنا دیا۔ وہ سر جس میں ہوا و ہوس کا سودا سمایا تھا اس میں ایک انقلاب کا سماں پیدا کر دیا۔ یادِ شہ بطحا نے دل و دماغ کو روشن کر دیا۔

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

بندہ جب اللہ کا ہو جاتا ہے تو مخلوق اس کی شان و رفعت کی قائل ہو جاتی ہے اور اس کی طرف مائل۔ ہم نے دیکھا کہ جب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کسی بزم میں پہنچ جاتے تو پروانے ٹوٹ ٹوٹ پڑتے، دل فدا ہو جاتے۔ سچ ہے جو شریعت کے اصولوں کا عامل ہو جاتا ہے مخلوق اس کی تعظیم میں عجلت کرتی ہے اور لوگ پروانہ وار اس کے دید کو امڈ پڑتے ہیں اور یہ شہرت و عطا تو اس بارگاہ کی ہے جہاں دل کا حال کھلا ہوا ہے اور جہاں جود و عطا کے دھارے چلتے ہیں، فیض کے دریا بہتے ہیں۔ امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

ترجمہ: آپ تازگی میں کلی کی مانند ہیں، اوج و رفعت میں ماہ کامل کے مثل، جود و سخا میں سمندر کی طرح، اور عزم و حوصلہ میں زمانہ کی مانند ہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

جسے بارگاہِ رسالت سے عطا و نوازش کا وافر حصہ ملا ہو اس کی شان تو دوبالا ہوگی ہی؛ اس کی رفعت و بلندی کے ترانے گنگنائے جائیں گے۔ آج جو شہرت و دوام حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے یہ وہ نہیں کے جسے گھٹا دیا جائے یا اس میں کوئی کمی آ جائے بلکہ یہ تو عطائے خاص ہے، اب کوئی چاہے تو اس پر مبتلائے رنج ہو اور کوئی مسرور۔ وصف مومن اظہارِ تشکر ہے:

www.muftiakhtarrazakhan.com

الٰہی عزوجل! جب تک چمن میں مرغ نواسنجی کرتے رہیں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی لحد پر رحمت وانوار کی بارانِ مبارک برستی رہے۔ جب تک بلبل کی خوش خرامی گلشن میں اپنی آواز کا جادو جگاتی رہے اختر کی تابندگی روز بڑھتی رہے۔ جب تک آبشاروں کا ترنم جمالیات کی بزم کو آراستہ کرتا رہے اور افق کا جمال نگاہوں کو تازگی دیتا رہے حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ علم کی خوشبو پھیلتی رہے۔ جب تک ستاروں کی انجمن میں روشنی رہے اخترِ خوش نوا کی رعنائی ایمان کی دمک بڑھاتی رہے۔ جب تک آسمان نیلگوں پر ماہ تاب کی چمک باقی رہے اور جب تک جامِ محبت چھلکتے رہیں حضور تاج الشریعہ کے علم وفضل کی کرنوں سے کائنات عالم کے مسلماں سیراب وفیض یاب ہوتے رہیں۔ ان کے فیض کی کرنیں قلب حزیں کو بقعۂ نور بناتی رہیں؛ باغِ رضا کے عندلیب خوش نوا کی بوئے مشک بو مشامِ فکر کو مہکاتی رہے۔

اے رضاؔ جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

www.muftiakhtarrazakhan.com

26

تاج الشریعہ کے چند مشاہیر خلفا

☆ **مشاہیر خلفاء:**

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے خلفا بھی کثیر تعداد میں ہیں۔ جو برصغیر ہندوستان سے لیکر براعظم افریقہ، امریکہ، یوروپ اور دنیا کے کئی ممالک میں علم وفن اور تبلیغ رشدوہدایت میں مصروف ہیں۔آپ کے خلفامیں بڑے بڑے فقہا، ناموراساتذہ، ماہرین علم وادب ،نکتہ سنج خطبا، قادرالکلام شعرا، مؤرخ ومحدث اور زبان وقلم کے نامور افراد شامل ہیں۔ یہاں ہم انہیں خلفامیں سے چند اہم خلفا کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں، حالانکہ فہرست کافی طویل ہے اس لیے چند اہم ناموں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

ہندوستان:

شہزادۂ تاج الشریعہ، قائد ملت مفتی محمد عسجد رضا خاں قادری، سجادہ نشیں آستانہ تاج الشریعہ۔

مولانا مفتی سید شاہد علی رضوی، علیہ الرحمہ الجامعۃ الاسلامیہ، رام پور۔

مفتی انور علی رضوی صدر آل کرناٹکا علما بورڈ، ہبلی کرناٹک۔

مولانا محمد حسین صدیقی ابوالحقانی شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الغربا، آرا، بہار۔

قاری ابوالحماد حامد علی رضوی شاہپوری، شیخ التجوید والقرأت دارالعلوم منظر اسلام، بریلی

حافظ شاہ لئیق احمد خاں جمالی رضوی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ جمالیہ، رام پور۔

مفتی عزیز احسن رضوی، صدر المدرسین تدریس الاسلام بسڈیلہ یوپی۔

مولانا علی احمد سیوانی رضوی، سیوان بہار۔

مولانا تطہیر احمد رضوی دھونرا ٹانڈہ بریلی شریف۔

مولانا محمد حنیف رضوی شیرانی آبادناگور راجستھان۔

مولانا مفتی ولی محمد رضوی، باسنی ناگور راجستھان۔

مولانا صوفی لعل محمد بارہ بنکی یوپی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا مجیب علی رضوی حیدر آباد۔

مولانا مختار احمد قادری اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی شریف۔

مفتی ناظم علی رضوی مرکزی دارالافتا بریلی شریف۔

مولانا مفتی شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ (داماد تاج الشریعہ) بریلی شریف۔

قاری علاؤالدین رضوی اجملی، ناظم اعلیٰ خلیل العلوم، سنبھل، مرادآباد۔

مولانا سید آلِ رسول رضوی، مہتمم مدرسہ قادریہ، پاس کوڑامدناپور، بنگال۔

مولانا سید عبدالقادر جیلانی ممبئی۔

غازیِ ممبئی مفتی محمود اختر القادری صاحب، ممبئی۔

مفتی شمشاد حسین رضوی، گھوسی۔

مفتی اختر حسین علیمی۔جمداشاہی علیمیہ۔

مفتی افضال احمد رضوی مرکزی دارالافتا بریلی شریف۔

مولانا کوثر علی رضوی، مرکزی دارالافتا بریلی شریف۔

مولانا محمد رفیق رضوی مہیشوری، بانی دارالعلوم محمدیہ، چندرپور۔

مولانا ڈاکٹر عبدالجبار رضوی، پلاموں بہار۔

مولانا غلام مصطفیٰ مرکزی دارالافتا بریلی شریف۔

مولانا صدیق حسن قادری، مرکز الاسلامی دارالفکر بہرائچ۔

مفتی مظفر حسین رضوی سابق مفتی مرکزی دارالافتا بریلی شریف۔

مولانا قاضی شہید عالم رضوی جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف۔

مولانا محمد شکیل رضوی، صدرالمدرسین جامعۃ الرضا بریلی شریف۔

مولانا شکیل احمد رامپوری، جامعۃ الرضا بریلی شریف۔

مولانا شاہد رضا قادری، جامعۃ الرضا بریلی شریف۔

مولانا عاصم رضا قادری، جامعۃ الرضا بریلی شریف۔

مولانا گلزار احمد قادری، جامعۃ الرضا بریلی شریف۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مولانا شہزاد احمد رضوی، جامعۃ الرضا بریلی شریف۔ (تقریباً جملہ اسٹاف جامعۃ الرضا بریلی شریف)

مولانا نور علی رضوی، منظر اسلام بریلی شریف۔

مولانا قاری عبدالرحمٰن، منظر اسلام بریلی شریف۔

مولانا محمد عاقل رضوی، صدر المدرسین منظر اسلام بریلی شریف۔

مولانا اختر قادری، منظر اسلام بریلی شریف۔

مولانا جمال مصطفیٰ قادری، صدر المدرسین جامعہ امجدیہ گھوسی۔

مولانا علاء المصطفیٰ قادری گھوسی۔

مولانا ابو یوسف قادری، جامعہ امجدیہ گھوسی۔

مفتی ابوالحسن قادری جامعہ امجدیہ گھوسی۔

مفتی معراج القادری جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

مفتی ناظم علی رضوی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔

مولانا ارشاد احمد رضوی ساحل شہسرامی۔

مولانا عزیز الرحمٰن رضوی، منظر اسلام بریلی شریف۔

قاری دلشاد احمد بنارس۔

ڈاکٹر شفیق اجمل رضوی، ریوڑی تالاب بنارس۔

حافظ سیف الملک رضوی، ریوڑی تالاب بنارس۔

مولانا انیس عالم سیوانی، امام احمد رضا فاؤنڈیشن لکھنؤ۔

مولانا ساجد علی رضوی ناگوری، کرلا ممبئی۔

مولانا عبدالسبحان نعیمی رضوی، سربراہ اعلیٰ دارالعلوم امام اعظم دہلی۔

مولانا نعیم الحق رضوی، کرلا ممبئی۔

مولانا کمال اختر قادری، دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور۔

مولانا شہاب الدین رضوی، تنظیم علمائے اسلام بریلی شریف۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت محتشم رضا خان (داماد حضرت خالد میاں) بریلی شریف۔

مفتی یونس رضا اویسی، احسن المدارس کانپور۔

مفتی عبدالرحیم نشترؔ فاروقی، مدیر سنی دنیا بریلی شریف۔

مولانا مطیع الرحمٰن نظامی، مدرسہ دیوان شاہ بنارس۔

مولانا عابد رضا خان نوری، سوداگران بریلی شریف۔

مولانا بیت اللہ رضوی، خلیل آباد۔

حضرت قمر غنی عثمانی، نائب سجادہ نشین خانقاہ بندگی امیٹھی شریف۔

مفتی مقصود حسین رضوی، ہاسپیٹ کرناٹک۔

ڈاکٹر مفتی امجد رضا امجدؔ، مدیر دوماہی الرضا انٹرنیشنل پٹنہ۔

مولانا رحمت اللہ صدیقی، مدیر اعلیٰ پیغام رضا ممبئی۔

مولانا قمر الزماں رضوی، پٹنہ۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری پٹنہ۔

مفتی محمد ذوالفقار نعیمی، نوری دارالافتا کاشی پور اتراکھنڈ۔

مفتی اشفاق حسین قادری، صدر تنظیم علمائے اسلام دہلی۔

مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی، مدیر اعلیٰ سوادِ اعظم دہلی۔

قاری صابر علی رضوی، امام احمد رضا فاؤنڈیشن لکھنؤ۔

مفتی محمد راحت خاں قادری بانی دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ عزت نگر بریلی شریف۔

مولانا عبدالمصطفیٰ صدیقی حشمتی، ردولی شریف۔

پاکستان:

علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری لاہور۔

حاجی محمد حنیف طیب رضوی، سابق مشیر تعمیرات پاکستان۔

حاجی زبیر مکی قادری، کراچی۔

ڈاکٹر احمد اختر القادری، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

28

مولانا یونس شاکر قادری، کراچی۔

حاجی اویس قرنی، صدر ادارہ معارف نعمانیہ لاہور۔

مولانا اجمل رضا قادری گوجرانوالہ۔

مولانا ثاقب اختر القادری، کراچی۔

بنگلہ دیش:

ڈاکٹر سید ارشاد بخاری ڈائریکٹر جامعہ اسلامیہ۔

مولانا صوفی عبد السلام رضوی کوملہ، بنگلہ دیش۔

نیپال:

مفتی جیش محمد برکاتی، شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ حبنک پردھام۔

مولانا نجم الدین قادری، مہوتری۔

سری لنکا:

مولانا قاری نور الحسن ناظم اعلیٰ مدرسہ فیض رضا کولمبو۔

حاجی عبد الغفار حاجی بابو رضوی کولمبو۔

حاجی محمد ادریس پٹیل رضوی، کولمبو۔

افریقہ:

مولانا آفتاب قاسم رضوی ڈربن ساؤتھ افریقہ۔

مولانا محمد عارف برکاتی لیلانگ وے ملاوی۔

مولانا سید ارشد اقبال رضوی مصباحی، بنونی ساؤتھ افریقہ۔

عمان:

مولانا سلمان رضا فریدی مصباحی، مسقط عمان۔

۞۞۞

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ، حوصلوں کا مرد آہن

انصار احمد مصباحی
aarmisbahi@gmail.com9860664476

آپ نے جمعہ کہاں پڑھی؟ سی آئی ڈی کی طرف سے پہلا سوال ہوا۔ قیام گاہ پر شب خون مار کر ساز وسامان بکھیر دیے گئے، سر پر ریوالور تان دیا، آنا فانا ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں۔ وہ بار بار یہی کہتے رہے:

جناب! آخر میرا قصور کیا ہے؟ میں نے کیا جرم کیا ہے؟ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟

مگر وہ ایک نہ سنے اور اپنی بربریت پر اڑے رہے۔

انہیں پتہ نہیں کہ جس بگاڑ کا وہ اندیشہ کر رہے تھے وہ بگاڑ نہیں اصلاح تھی۔

بہر حال، سی آئی ڈی کو اس نے جواب دیا: میں مسافر ہوں، میں نے ظہر پڑھ لی ہے، مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔

سی آئی ڈی: تم حرم میں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

قیدی: حرم سے دور رہتا ہوں اور وہاں صرف طواف کرنے جاتا ہوں۔

سی آئی ڈی: اپنے محلے کی مسجد میں کیوں نہیں پڑھتے؟

قیدی: میرے علاوہ کئی لوگ ہیں، جو محلے کی مسجد میں نماز نہیں پڑھتے، کئی لوگ سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے، مجھ سے ہی باز پرس کیوں ہو رہی ہے!

سی آئی ڈی: جو پوچھا جا رہا ہے اس کا جواب دو!

قیدی: محلے کا امام خود کو حنبلی کہتا ہے۔ میں حنفی ہوں اور حنفی مقتدی کی رعایت غیر حنفی امام نہ کرے تو حنفی کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔

سی آئی ڈی: تمہارے پاس سید علوی مالکی (علیہ الرحمہ) کی کتابیں کہاں سے آئیں؟

قیدی: قریبی مراسم ہیں؛ ملاقات ہوئی تو انھوں نے تحفتاً دی ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

سعودی افسران ہزار کوششوں کے باوجود کوئی جرم ثابت کرنے میں ناکام رہے اور یوں ہی قید خانے میں ڈال دیا۔

اب دوسرے دن سعودی پولس نے پینترا بدل لیا تاکہ کسی طرح سے کوئی بہانہ مل جائے، جس سے ہم انہیں مجرم ثابت کر کے ان کو واپس لوٹا سکیں۔

دوسرے دن سلسلہ سوال و جواب پھر شروع ہوا۔

سی آئی ڈی: ہندستان میں کتنے فرقے ہیں؟

قیدی: (شیعہ، سنی، قادیانی اور نیچری وغیرہ چند فرقوں کے نام گنائے، ان کے عقائد اجمالاً بتائے اور پھر) امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے قادیانیوں کا رد کیا ہے۔ ان کے رد میں جزاء اللہ عدوہ، قہر الدیان وغیرہ چھ رسالے لکھے ہیں، کچھ لوگوں نے ہم پر یہ تہمت لگائی ہے کہ ہم (امام احمد رضا کے ماننے والے) اور قادیانی ایک ہیں؛ وہی لوگ ہمیں بریلوی کہتے ہیں، "بریلویت" کسی نئے مذہب یا دین کا نام نہیں ہے۔

سی آئی ڈی: احمد رضا نے کس مذہب کی بنیاد رکھی ہے؟

قیدی: اس نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈالی بلکہ ان کا مذہب وہی تھا جو سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ اور تابعین اور ہر زمانے کے صالحین کا مذہب رہا ہے۔ وہ خود کو "اہل سنت و جماعت" کہلانا ہی پسند کرتے تھے۔

سی آئی ڈی: سنی اور وہابی میں فرق؟

(آپ نے علم غیب، توسل، شفاعت، استمداد وغیرہ مسائل میں جو وہابیوں کے نظریات ہیں بتایا اور اعلیٰ حضرت کے نظریات بھی دلائل کے ساتھ تفصیل سے بتایا)

سی آئی ڈی: تم لوگ غیر اللہ کے لیے غیب کو ثابت کرتے ہو، جو کہ شرک ہے!

قیدی: (پھر ایک بار قرآن و احادیث سے ثابت کیا کہ نبوت "اطلاع علی الغیب" ہی کا نام ہے۔ ذاتی اور عطائی کا فرق واضح کیا)

یہ مرد مومن حالت اسیری میں بھی فاتح اور غالب رہا۔ کسی بھی طرح اس قیدی کو سعودی حکومت زیر نہ کر سکی، ان کو کوئی بہانہ نہ ملا۔ دوسرے دن وہی سی آئی ڈی افسر ایک اقرار نامہ لے کر

www.muftiakhtarrazakhan.com

حاضر ہوا اور خود پڑھ کر سنایا۔ اور اس پر دستخط کرنے کو کہا۔ اس میں یہ جملہ بھی لکھا تھا "میں فلاں بن فلاں بریلوی مذہب کا مطیع ہوں"۔

وہ سمجھ گئے کہ "اندھے کے آگے روؤ، اپنا دیدہ کھوؤ"، ایک گدھے کو سمجھا سکتے ہیں، وہابی کو نہیں۔

وہ بار بار اپنی صفائی پیش کرتے رہے، اپنا جرم پوچھتے رہے لیکن افسران اپنی رٹی رٹائی باتوں پر مصر رہے۔ ان کا مقصد جو پورا نہیں ہو رہا تھا! ان کی نظر میں تو اصل گناہ ان کا تصلب فی الدین تھا، حق گوئی و بے باکی تھی، ہمت مردانہ اور جرأت رندانہ تھی۔ گیارہ دنوں تک قید و بند میں رکھا، جہاز تک بیڑیاں ڈال کر لایا، دیار حبیب پاک ﷺ میں جا کر اپنے محبوب کے روضے کی زیارت کرنے سے روک رکھا، راہ میں نماز ظہر کی بھی مہلت نہ دی۔ کوئی اور ہوتا تو مصالحت کر لیتا، لیکن یہ بندہ مومن کا قدم ثبات تھا جو جم گیا تو پھر ٹس سے مس نہ ہوا،

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

کبھی کبھی عمل سے زیادہ ردعمل کارگر ثابت ہو جاتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری میاں علیہ الرحمہ کی اسیری اور سعودی مظالم کے مذکورہ واقعے کا بھی کچھ ایسا ہی اثر دیکھنے میں آیا۔ پوری دنیا میں بین الاقوامی مظاہرے ہوئے، ورلڈ اسلامک مشن لندن، رضا اکیڈمی ممبئی، سنی جمعیۃ العلماء، جمعیت علمائے پاکستان سمیت سبھی سنی تحریکوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ 21 مئی 1987ء کو سعودی سفارت خانے سے فون آیا اور ایک ماہ کی خصوصی زیارت کے لیے ویزا کا اعلان کیا گیا اور سربراہان مملکت سعودیہ عربیہ نے یہ اعلانیہ جاری کیا: حرمین شریفین میں ہر مسلک و مذہب کے لوگ اب آزادانہ طور طریقہ سے عبادت کریں گے۔ کنز الایمان پر پابندی میرے حکم سے نہیں لگائی گئی ہے۔ مجھے اس کا علم بھی نہیں ہے۔ اب میلاد کی محافل آزادانہ طریقہ پر ہوں گی۔ کسی پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ سنی حجاج کرام کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

(حیات تاج الشریعہ ص ۴۶ بحوالہ روزنامہ الاحرام قاہرہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ)

حضور تاج الشریعہ کے تذکرہ کرنے والے اکثر مضمون نگاروں نے کلید کعبہ کی دستیابی، فخر ازہر کا ایوارڈ (الذراع الفخری یا Pride of Performence جسے ہندستان میں عرفاً فخر

www.muftiakhtarrazakhan.com

ازہرایوارڈ کہا جاتا ہے)اور جارڈن کی سروے تنظیم کا بااثر ترین مسلم شخصیات میں ۲۲ ویں مقام پر شمار کرنے کو زیادہ اہمیت دیا ہے؛ موصوف ان خوبیوں سے متصف تھے، ان سے ہمارے ممدوح کا قد بالا ہوتا ہے، لیکن ان ساری باتوں میں غیر کا اشتراک ہے۔ حضرت کا ایک وصف ایسا بھی ہے جو آپ کو سب سے ممتاز کرتا ہے اور وہ ہے آپ کا ایمانی جرأت رندانہ، تصلب فی الدین اور راسخ الاعتقادی۔

اور بقول ڈاکٹر اقبال لاہوری: ”جو چیزیں ایک انسان کو صحیح معنی میں مرد مومن بناتی ہیں یعنی آئین جہانگیری، مرد قلندر کا انداز ملوکانہ، حیرت فارابی وتاب وتب رومی، جذب کلیمانہ وفکر حکیمانہ، اورنعرہ مستانہ سب کچھ تھیں؛ کیوں کہ ان میں شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوف خدا کے ساتھ جرأت مومنانہ بدرجہ اتم موجود تھی“۔

میری میں فقیری میں، شاہی میں غلامی میں
کچھ کام نہیں بنتا بے جرأت رندانہ

پوری حیات طیبہ جرأت اور حق گوئی سے عبارت رہی۔ سردست چند واقعات کو مختصرا پیش کر رہے ہیں:

(۲) ایمرجنسی کے زمانے میں نس بندی کے خلاف فتوی: یہ فتوی نہ صرف آپ کی حمیت اسلامی کی دلیل ہے بلکہ ”سمندر کو کوزے میں بھرنا“ محاوے کی عمدہ مثال بھی ہے۔ اس جامع و مانع فتوی پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، علامہ محدث کبیر، قاضی عبدالرحیم بستوی اور مفتی ریاض احمد سیوانی کے دستخط ہیں۔ 25 جون 1975 کی رات وقت کے وزیر اعظم اندرا گاندھی نے اپنی اقتدار بچانے کے لیے ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دیا۔ میڈیا کی نشر واشاعت کے سارے حقوق اپنے نام محفوظ کر لیے۔ مقصد صرف اتنا تھا کہ نس بندی کے دوران رکاوٹوں کو پوری طرح کچلا جا سکے اور اس سے ہونے والی ہلاکتوں کا علم کسی کو نہ ہونے پائے نیز مخالفین کی آوازیں کوئی نتیجہ برآمد نہ کر سکیں۔ اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مسلمانوں کا مذہبی حکم نامہ تھا۔ دارالعلوم دیوبند سے رابطہ کیا گیا، مہتمم دارالعلوم قاری طیب نے مرعوب ہوکر جواز کا فتوی صادر کر دیا۔ اب باری تھی بھارت کی سب سے عظیم اور محکم دارالافتا بریلی شریف کی۔ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حکم پر

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ نے قرآن واحادیث کی روشنی میں نس بندی کو حرام ہونے کا فتویٰ دے دیا۔اور بتایا کہ اس میں کئی حرام کاموں مثلا (۱) بے ضرورت شرعی ننگا ہونا (۲) تغیر خلق اللہ وغیرہ کا ارتکاب ہے نیز یہ معیشت کو بچانے کے لیے نسل کشی جیسا ہے اور لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسے صراحتا حرام قرام دیا ہے۔اخبارات نے اشاعت سے انکار کردیا تو سائیکلواسٹائل کے ذریعے اس کی تشہیر کی۔پورا ملک گاندھی کے جابرانہ حکمنامے کے سامنے سرنگوں نظر آرہا تھا۔کوئی کچھ لب کشائی کی بھی جرأت نہیں کر پارہے تھے۔ایسے وقت میں بریلی کے مرد مجاہد نے اپنے فتوے کے آخر میں یہ بھی لکھ دیا کہ "ہم حکومت سے یہی کہیں گے کہ وہ مسلمانوں کے مسائل شرعیہ کا احترام کرے اور انہیں مجبور نہ کرے"۔(تجلیات تاج الشریعہ،ص ۳۱۳)

(۳) آپ کا تیور ہمیشہ سے مجاہدانہ رہا ہے، بلکہ بے باکانہ اصلاحی پہلو آپ کی موروثی فطرت میں ودیعت کی گئی تھی۔حیدرآباد کی ایک تقریر میں مولانا عبداللہ قریشی نے حضورتاج الشریعہ کے سامنے کہا: میں نے جامع ازہر میں ان کا زمانہ طالب علمی دیکھا ہے۔وہ اس وقت بھی شریعت کے بہت بڑے پابند تھے۔وہ وہابی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ایک مرتبہ ایک ہندی طالب علم سے میں نے دریافت کیا، "کہاں سے پڑھ کے آئے ہو؟" اس نے "دارالعلوم دیوبند" بتایا۔اس وقت مولانا اختر رضا بھی موجود تھے۔یہ سن کر فوراً لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا شروع کردیا۔

(۴) بندۂ مومن کا دل بیم وخطر سے پاک ہے۔

نماز کے لیے ٹرین چھوڑ دینے کے حضرت کے کئی واقعات زباں زد ہیں۔ایک بڑا ہی ایمان افروز واقعہ فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمٰن صاحب رضوی کی زبانی سنیے!: ۱۹۷۴ء کی بات ہے، جب حضور مفتی اعظم نے بہار کے ضلع پورنیہ کا آخری سفر فرمایا۔ اس سفر میں ہم خواجہ تاشان رضویت کی استدعا پر حضرت تاج الشریعہ کو بھی ہمراہ ہونا تھا.........مولانا مقبول صاحب حضور مفتی اعظم کے ہمراہ ہوگئے اور تاج الشریعہ نے طے کیا کہ وہ تاریخ مقررہ کی صبح براہ راست گوہاٹی میل سے کشن گنج پہنچیں گے۔جب مقررہ تاریخ آئی تو استقبال کے لیے سینکڑوں علماوعوام کشن گنج جنکشن پہنچ گئے۔حضور مفتی اعظم کی تشریف آوری تو کلکتہ سے صبح پہنچنے والی ٹرین سے ہوگئی، مگر گوہاٹی میل

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے تاج الشریعہ نہیں پہنچے۔ٹرین کے کچھ مسافروں نے استقبال کے لیے پہنچنے والوں کا ہجوم دیکھ کر وجہ دریافت کی تو ان کو بتایا گیا کہ اسی ٹرین سے ہمارے ایک بزرگ تشریف لانے والے تھے مگر وہ نظر نہیں آ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو رہا تھا کہ ٹرین مظفر پور پہنچی تھی اور حلیہ بتا کر کہا کہ اس شکل وصورت کے ایک صاحب بڑی بے تابی سے اتر کر نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔ٹرین روانہ ہونے لگی تو بھی وہ صاحب نماز ہی پڑھتے رہے۔بالآخر ٹرین روانہ ہوگئی اور وہ وہیں رہ گئے۔اگر آپ لوگ ان ہی کو لینے آئے ہیں تو یہ ہے ان کا سامان، اتار لیجئے! ہم لوگوں نے سامان اتار لیا اور حضرت تاج الشریعہ کئی ٹرینیں بدلتے ہوئے شام کو پہنچ سکے۔(مفتی صاحب کے مضمون سے اقتباس)

(۵) حکمرانوں سے بے اعتنائی: جنوری 1995ء دوپہر دو بجے کی بات ہے کہ وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ کے خصوصی سیکریٹری حضور تاج الشریعہ کی خدمت میں وزیر اعظم کا پیغام لیکر حاضر ہوئے۔اور خط پڑھ کر سنایا کہ وزیر اعظم ہند آپ کی شخصیت سے بہت متأثر ہیں اور ملاقات کی خواہش کرتے ہیں۔آپ نے جواب دیا: میں مصروف ہوں، میں سیاسی آدمی نہیں ہوں۔اس کے علاوہ وزیر اعظم کے ہاتھ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ہیں۔(فتاویٰ تاج الشریعہ، ا، ص ۶۴)

مدرایوں کے خلاف فتویٰ اور ان سے مناظرے میں پیش پیش رہنا، اعلیٰ عہدوں پر فائز حکمراں اور فلمی اسٹارس سے بے اعتنائی اور انہیں خاطر میں نہ لانا، ایم ایل سی کی سیٹ کے پیش کش کو ٹھکرا دینا، ٹائی پہنے دیکھ کر بروقت اتروانا، تصویر کی حرمت پر فتویٰ، اور چند آزاد رو اور مطلق العنان علمائے سو کی بے راہ روی کی بروقت تنقید، یہ چند کارنامے ہیں جو بریلی کے اختر رضا خان کو اسلام کا سچا داعی، قاضی عالم اسلام، مسلک اعلیٰ حضرت کا سپہ سالار اور "تاج الشریعہ" بناتے ہیں۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

13

باب چہارم

مشاهدات ومنظومات

www.muftiakhtarrazakhan.com

کعبۂ فکر و نظر کا سہانا سفر

مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

کعبۂ قلب وجگر۔ مرکز عشق ومحبت بریلی شریف کے لیے 4 مئی 2018 کو اپنے وطن مالوف مدینۃ العلما سجان کٹوریہ عمر پور بانکا بہار سے روانہ ہوا۔ بارہ گھنٹہ تاخیر سے قلب ہندوستان دہلی اسٹیشن پر گاڑی پہنچی۔ دوران سفر کائنات تصورات کی بزم سجی رہی خیالات کے حسین ودلکش کہکشان کی رنگینیوں کا لطف اٹھاتا رہا باران کرم کی کرم فرمائیاں ہوتی رہیں۔ گلشن زیست میں محبتوں کا شگفتہ وپاکیزہ اور پر بہار گل مسکراتا گیا اپنی نورانی نکہتوں سے مشام جاں کو معطر ومشکبار کرتا رہا سرور و کیف کا عالم قلبی وفکری حسن وجمال میں چار چاند لگاتا رہا؛ اس کی دلکشیوں۔ رعنائیوں۔ اور فرحت بخش رنگینیوں سے اپنے روحانی وجود کو رنگین بنانے میں اتنا منہمک ومصروف رہا کہ تاخیر سے پہنچنے کا احساس تک نہ ہوسکا۔ یوم ولیل کا نصف حصہ دہلی میں ہی گزارا لیکن ذہن وفکر۔ ہوش وخرد اور جان ودل اسی فردوس علم وفن؛ شعر وسخن اور رشک زمن کے نور بار گرد ونواح کا طواف کرتا رہا؟

نورانی حاضری: دہلی کی تقدس مآب زمین پر محقق علی الاطلاق اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی قدس سرہ کی آمد بہار کے خیال نے نہاں خانہ قلب وجگر میں انگڑائیاں لیں۔ اس سنت کی پاکیزہ کی یاد تازہ کرنے اور وادئ عشق کی نیر باریوں سے آنکھیں نور بار بنانے نظام الحق والملت حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار کی سمت چل پڑا جب آٹو اس چمن زار محبت پر فروکش ہوا۔ تو اول نگاہ اس سلسلۂ چشت ہشت بہشت کے تجلیات ربانی سے معمور فردوس بداماں گنبد پر پڑی جس کے زیر سایہ دستہ بستہ کشکول فقیری لیے پانچ سو علوم وفنون کے ماہ تاباں اپنے زمانہ میں گداگری کرتے نظر آئے اور مدعائے قلبی سے سرفراز ہوئے جسے دنیا مجدد اعظم۔ عاشق خیر الوریٰ۔ قطب الارشاد۔ معجزات من معجزۃ النبی آیات من آیۃ اللہ اور اعلیٰ حضرت کہتی ہے جب مزار مقدس پر پہونچا تو قدم لڑکھڑانے لگے وجود ہیبت جلالی سے لرزہ براندام ہوا ٹھا اسی لرزیدہ لرزیدہ۔ دزدیدہ دزدیدہ خمیدہ سر ہو کر فاتحہ خوانی کی نمدیدہ نمدیدہ آنکھوں کے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ساتھ دعا مانگا اور بھیگی پلکوں سے قدم بوسی کی الٹے قدم باہر آیا مضمحل طبیعت کو بے انتہا قرار آیا وہاں سے دو قدم پیچھے آئے اور عاشق صادق۔ مرید باوفا فنافی الشیخ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ والرضو ان کے آستانہ پر حاضری دی فاتحہ ؤ دعا کے بعد ان کے وسیلے سے رب قدیر کی بارگاہ میں التجا کیا کہ مولی تعالیٰ شیخ سے جو عشق و وارفتگی تو نے حضور امیر خسرو علیہ الرحمہ کو عطا فرمایا اس کا کچھ حصہ ہمیں بھی عطا فرمادے اس دعا نے باب اجابت سے ٹکرا کر سند مقبولیت حاصل کر لی اور در تاج الشریعہ سے باران کرم نازل ہوگیا جس سے سیرابی کے بعد یہ شعر زبان قلب پر مچل اٹھا؟

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنے آستینوں میں
باغ ہستی میں نہیں ہے فیض کا تیرے جواب
اے امیر کارواں ہو بار ہا تم پر سلام

دہلی سے بریلی: محسنین کی ایک جماعت کے ساتھ رات کا پر تکلف کھانا تناول کیا اور تقریبا رات کے ساڑھے بارہ بجے کعبۂ فکر ونظر بریلی شریف کے لیے نکل پڑا تصور میں اسی عظیم ہستی کا رخ پرنور رقص کناں تھا جنہیں عالمی سطح پر علم وفن کا ماہ تاباں۔ تحقیق وتنقید کے کہکشاں۔ فکری بالیدگی کا کوہ ہمالہ۔ نکتہ سنجی ونکتہ بینی کا غزالہ۔ قرطاس وقلم کا سرور۔ درس وتدریس کا اختر۔ فقہ وافتاء کا بحر قلزم۔ احقاق حق وابطال کا رستم۔ تصنیف وتالیف کا بادصبا۔ دنیائے تحریرات کا بلند پرواز ھما۔ رشد وہدایت کا سراج۔ وعظ ونصیحت کا چراغ۔ بزم فقہ وتصوف کا درخشندہ شمع۔ قرآن واحادیث کی نکت کا کاشف الغمہ۔ شریعت وطریقت کا عملی ترجمان۔ ملک معرفت وحقیقت کا ایک جہاں دیدہ سلطان جن کی ذات ستودہ صفات ان جیسے کمالات ومحاسن سے متصف جانی جاتی ہے دینیات میں جنہوں نے 61 علوم وفنون سے مملو تصانیف کا ذخیرہ دیا جامعۃ الرضا کی شکل میں ایک عظیم علمی یونیورسٹی عطا کیا۔ صحافتی دنیاں کو طلعت بار کرنے سنی دنیا کے نام سے موسوم ایک قیمتی تحفہ سے سرفراز فرمایا نو پید مسائل کو حل کرنے اور امت مسلمہ کو حرام کاری وحرام خوری سے محفوظ ومامون رکھنے ان کے مشکلات وترددات کو دور کر کے آسانیاں فراہم کرنے اور لاینحل الجھنوں کو سلجھانے کے لیے شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا ایک حل دیا۔ اور قوم وملت کے ہر طرح کی پریشانیوں

کا جائزہ لیکر اس کی دفاع اور قومی تعمیری و ترقی نیز ایمان وعقائد کو تحفظ بخشنے کے لیے یادگار رضا جماعت رضائے مصطفی کو از سرے نو زندگی کی بہار عطا فرما کر ملت کے حوالے کیا جنہوں نے عالم اسلام میں شریعت وطریقت دونوں کی خوب خوب نیر باریاں کیں کروڑوں لوگوں کو قادریت کا جام عرفان پلا کر غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مستانہ بنا دیا جن کی عالمی تبلیغ نے لاکھوں لاکھ گم گشتگان راہ کو منزل کا ادراک کرادیا مسلک حقہ مسلک اعلیٰ حضرت کا صحیح خدوخال اسلامی میں روشنی میں پیش فرماتے ہوئے اس کی ایسی ترجمانی فرمائی کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی مبہوت رہ گئے او راس کے توسط سے عالم اسلام کے مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی جن بے مثالی کردار وکریکٹر کو دیکھ کر ایک جہان کو کہنا پڑا۔

زہد و تقوی عشق کے عنوان ہیں اختر رضا
مسند عرفان کے سلطان ہیں اختر رضا

بریلی میں ورود: صبح صبح مرکز عشق ومحبت۔ کعبۂ فکرونظر۔ قبلۂ قلب وجگر بریلی شریف میں ورود ہوا۔ جب عشق ومحبت کی جنت میں قدم رکھا۔ تو دل نے کہا ذرا سنبھل کر چلنا یہ کوئے جان جانا ہے جہاں کی تھوڑی سی بے احتیاطی بھی زوال عشق کا سبب ہوتا ہے تیرے لیے یہاں کا ہر ذرہ قابل احترام اور لائق تعظیم ہے یہی تو ترے فردوس بریں ہے کیا رسول باوقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان یاد نہیں ہے کہ مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مقام میرا امتی کے درمیان ہے وہی مقام شیخ کا اپنے مریدوں کے درمیان ہے (فتاویٰ رضویہ بحوالہ کنز العمال) کیا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے شیخ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر کا بوسہ دیتے نہیں دیکھا کیا ایک یہوں کو خاک پائے نبی اپنی آنکھوں لگاتے اور اسے نور بار بناتے نہیں پایا کیا عشاقان زمن کو امام بخاری علیہ الرحمہ کی تربت قدس کی مٹی بطور تبرک لیجاتے اور اس کا احترام کرتے مشاہدہ نہیں کیا دیوان گان عشق ومحبت کے طریقۂ رندانہ کا ایک طبیل داستان صفحات تاریخ پر مرتسم ہیں حضرت امیر وخسرو علیہ الرحمہ کا قصۂ عاشقانہ سماعت میں رس گھولنے لگا اور پورا واقعہ نگاہوں کے سامنے جلوہ نما ہوگیا کہ آپ نے ایک جنگ سے واپسی پر راستہ میں اپنے شیخ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ کے وجود با مسعود کی خوشبو پانے لگے پتہ چلانے پر معلوم ہوا کہ ایک شخص بارگاہ شیخ میں حاضری دیکر

آیا ہے اوراس کے پاس کا نعلین پاک ہے جس کی بھینی بھینی خوشبو فضائے بسیط کو معطر کر رہی ہے آپ اسے ہیرے جواہر کے عوض خرید لیتے ہیں اس نعلین پاک کو زیب سر بنا کر پیادہ پا بارگاہ شیخ میں حا ضری دیتے ہیں اور بارگاہ شیخ سے اپنے با اخلاص عاشقی کا انعام پاتے ہیں حضور نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ اپنے شیخ کی بارگاہ کے جیسے کتوں کا احترام کرتے ہیں خود امام اہلسنت امام احمد رضا قدس سرہ دیار شیخ میں اپنے دونوں صاحبزادکو شاہی کتوں کی شکل میں پیش فرماتے ہیں انہیں بزرگوں کے نقوش قدم کو مشعل راہ بنا اور دیار شیخ کا وہی احترام کرتب جا کر روحانیت کا بھیک پا سکتا ہے یہ بریلی تیرے لیے جنت سے کیا کم ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

اے بریلی میرا باب جنت ہے تو
یعنی جلوہ گہہ اعلیٰ حضرت ہے تو

خیالوں کا یہ بانکپن بھی جو عنفوان شباب پر گامزن ہو کر ادب واحترام کا جوت جگا رہا تھا در اصل یہ سب کرم فرمائیاں بھی مرشدی۔ آقائ۔ ملجائ۔ ماوائ۔ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تصرفات باطنی کا اثر تھا جو باعتبار روحانی اس غریب ہو رہا تھا۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

معاونین کی نوازشات: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عاشق حسین صاحب قادری کشمیری دام ظلہ النورانی سے فون پر گفتگو ہوئ انہوں نے ارشاد فرمایا آپ کا مسیج پڑھا۔ المحترم الحاج اقبال شیخانی صاحب قادری کا بھی فون آیا تھا۔ چونکہ مجھے کشمیر کے لیے روانہ ہونا تھا اس لیے خادم سے کہہ دیا گیا ہے۔ مغرب کے بعد شیخ المشارق والمغارب۔ امام العارفین والسالکین۔ سراج الحق و الصادقین۔ تاج الاسلام والمسلمین۔ امتیاز الایمان والمومنین حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ سے یقینا ملاقات ہوگی۔ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ حضرت والا کی ذرہ نوازیوں کا احقر بے حد مشکور وممنون ہے۔

ان کے ماسوا مفتی راحت خان صاحب مفتی نشتر صاحب فاروقی مفتی ذوالفقار صاحب نعیمی۔ علامہ غلام مصطفیٰ صاحب نعیمی ایڈیٹر سواد اعظم دہلی عالجناب الحاج اقبال صاحب شیخانی عالی جناب غلام مصطفیٰ صاحب مالیگاؤں عالی جناب قمر غنی صاحب عثمانی بانی وصدر تحریک فروغ اسلام

اور عالی جناب عبد الصبور صاحب بریلی شریف وغیرھم نے بھی معاونت فرمائی ان تمامی حضرات کا ممنون ومشکور ہوں کہ ان کے طفیل شرف لقا کا پیام مسرت ملا۔

ان محبان گرامی وقار کا باران کرم بشکل فیضان حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوب خوب برس رہا تھا جب گھر سے نکلا تو ان کی نظر عنایت ھمارے ساتھ رہی۔ فون کے ذریعے ھماری مدد فرماتے رہے ان کے تعاون نے کسی لمحہ ہمیں بے یار و مددگار نہ ہونے دیا کبھی میاں حضور کو فون و میسیج کے ذریعہ ھمارے متعلق آگاہی دیتے تو کبھی خادم کے گوش گزار فرماتے۔ کبھی مفتی محمد عاشق حسین دام ظلہ العالی سے سفارش کرواتے تاکہ آیۃً من آیات اللہ۔ معجزۃ من معجزات الرسول۔ قطب الارشاد۔ تاج الاسلام۔ غوث زمانہ۔ دنیا ؤ مافیھا سے بیگانہ۔ عارف باللہ حضور سیدی سندی سرکار تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہرۂ پرانوار کی دیدار سے نگاہوں کو ضیابار بنا سکوں ان کی محنتیں رنگ لائیں اور دیدار پرانوار سے مشرف وممتاز ہونے شرف ملا اللہ عزوجل بطفیل مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس معاونت کا دارین میں اجر جزیل اور جزائے عظیم عطا فرمائے آمین

آرزؤں کا مرکز: آرزؤں کا کعبہ۔ تمناؤں کا قبلہ قریب تھا۔ حسرت دید بے چین و بے قرار کر رہی تھی شوق لقا حد جنون کو پہنچا ہوا تھا۔ اسی بے خودی کے عالم میں منزل مقصود کی طرف چل پڑا۔ جب کاشانہ رشک ارم کے مین دروازے پر پہنچا۔ اور رخ سمت مشرق کیا تو وہاں دیوانوں کا ھجوم منڈلاتا پایا۔ پروانوں کا امنڈتا سیلاب دکھائی دیا۔ غلاموں کی کثرت ادھر ادھر کرتی نظر آئی۔ گداگروں کی لائنیں لگی پا یا۔ گرویدگی و فریفتگی کے اس دلنشیں۔ دلکش اور پرکشش منظر کو دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ وہ علم وفن۔ شعر وسخن۔ قرطاس وقلم۔ زہدو عبادت۔ رشد و ہدایت۔ عشق و عرفان۔ زبان و بیان۔ فکر وادب۔ تہذیب و تمدن۔ عدل وانصاف۔ جودو کرم۔ اخلاص و وفا۔ فصاحت و بلاغت۔ جمیع محاسن وکمال کا آفتاب لاجواب اسی برج عظیم سے طلوع پذیر ہوتا ہے۔ احقر بھی آگے بڑھا اور سائلوں کی صفوں میں کشکول فقیری لیے جا کھڑا ہوا۔

امید کرم لیے دست بستہ آفتاب عالم تاب کے طلوع پذیر ہونے کا منتظر تھا کہ اچانک حجاب کی بدلیاں ہٹیں۔ فضا ؤ ماحول پر نورانیت کی برسات ہونے لگی زلف جاناں کی نکہت باریوں نے مشام جاں کو معطر ومشکبار کر دیا۔ پھر کیا تھا ھر نگاہ زلیخا کی صورت بن کر اپنے یوسف زمن پر جا ٹکیں۔

عندلیبان چمن سراپا شوق بن کر محو دید ہو گئے۔ کسی کے لبوں پر درود و سلام کے نغمات تھے۔ تو کوئی غم داستان سنانے میں مصروف تھا۔ کہیں رنج والم کی داستان کا بیان آنسوؤں کی زبان میں ہورہی تھی۔ کوئی اس ملیح دل آرا کے توسل سے بارگاہ مولی میں لولگا کر دعاؤں میں مصروف نظر آئے۔ تھوڑی دیر تک گردونواح پر یہی اثرات مرتب رہے۔ اچانک حجرے سے خادم کی آواز صدآفرین بلند ہوئی کہ جو لوگ ارادت سے منسلک ہونا چاہتے ہیں وہ کپڑے کو تھام لیں۔ اس کے بعد توبہ۔ تجدید ایمان اور وعدو وعید کی چاندنی بکھرنے لگی۔ استغفر اللہ کی گونج نے سحر کن کیفیات سے دوچار کر دیا۔ کلمۂ طیبہ کی دلنواز وایمان افروز نغمات سے گلشن ایمان وایقان میں بہارنو کی آمد ہونے لگی۔ وحدانیت ورسالت پر استقامت کی دعوت وتبلیغ کا جام چھلکنے لگا شریعت پر عمل درآمد ہونے کی نصیحتیں ملنے لگیں۔ آوامر پر زندگی کی ہر سانس قربان کر دینے کا سبق پڑھایا جانے لگا۔ باطل سے دور ونفور۔ برائیوں سے کنارہ کشی کا عہد لیا جانے لگا۔ اھل ایمان کے ساتھ اخوت ومحبت کے معاملات کرنے کی شیرنی بٹنے لگی قادریت کی غل امی کا پٹہ پہنایا جانے لگا اس طرح جائے نور پر حاضر باش افراد واشخاص نے بصد شوق بازار قادریت میں خود کو بیچ ڈالا۔ اور تاجدار ولایت۔ پاسبان شریعت۔ امتیاز اہلسنت۔ شیخ قادریت۔ آبروئے برکاتیت۔ گل گلزار رضویت۔ حجت الاسلام کی شان۔ مفتی اعظم ہند کے قائم مقام۔ مفسر اعظم کی جان۔ مسلک حقہ مسلک اعلی حضرت کی پہچان۔ قاضی القضاۃ فی الہند۔ پیر طریقت، تاج الشریعہ، انشین متقی اعظم، حضور علامہ۔ فہامہ مفتی الشاہ محمد اسماعیل رضا خان ملقب بہ محمد اختر رضا خان المعروف ازہری میاں صاحب قادری۔ برکاتی۔ رضوی۔ نوری۔ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کو اپنے لیے باعث رحمت وبرکت۔ سبب نجات اور قابل فخر بنالیا۔ برھان العارفین۔ سراج السالکین۔ شمس الفقہاء۔ قمر الفضلاء۔ امام الزہدوالتقوی۔ سیدالقوم والملۃ۔ معین الخواص والعوام۔ مرجع الاسلام والمسلمین۔ جامع العلوم والفنون۔ غوث زماں۔ معین بے کساں۔ مریدوں کے حاجت رواں۔ ارادت مندوں کے مشکل کشا۔ شیخ لاثانی۔ عارف ربانی حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعائیں کیں۔ سب کے لبوں پر آمین کی ترنم ریزیاں رہیں۔ کتنا پر کیف۔ روح پرور۔ سحر انگیز۔ نورانیت بار۔ فیضان بخش۔ برکات فشاں۔ ایمان افروز۔ باطل سوز۔ راحت رساں۔ اور عشق وعرفان سے لبریز۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

مقدر ساز لمحات تھے جس کا احاطہ کرنے سے زبان و بیان اور قلم قاصر ھے؟

علم و فن کے ماہ طلعت بارہا تم پر سلام
تجھ سے ہے ضوبار حکمت بارہا تم پر سلام

حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف وممتاز ہونے کے بعد فوراً محقق علی الاطلاق امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پر انوار پر حاضری دی۔ فاتحہ خوانی کی۔ دعاؤسلام کے بعد آستانہ عالیہ پر سرہانے بیٹھ کر استغاث واستعانت کیا۔ تصورات کے جھروں سے ماضی کے پربہار آنگن کا مشاہدہ کرنے لگا۔ جب اھل ھند کے قلب وجگر کو نور ایمان سے منور کرنے کی بات آتی ہے۔ تو افق ذہن پر اجمیر معلّٰی کا نقشہ ابھر آتا ہے۔ غریب نواز علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے شجر عقائد کو جب حفاظت کرنے کی بات آتی ہے۔ تو بریلی شریف کے اس مقدس آستانے کا تصور جاگ اٹھتا ہے۔ اس فردوس بریں میں آرام فرما ذات وہی تو ہے۔ جس نے ملک العلماء جیسی شخصیت عطا کیا۔ جنھوں نے فقہ حنفی کے مطابق علامہ عبدالحق محدث دہلوی کے بعد احادیث کا ذخیرہ چھ جلدوں میں صحیح البہاری کے نام سے قوم کو دیا اور بے بیشتر تصنیفات کے ذریعہ علمی دنیاں کو بارونق بنایا صدر الشریعہ جیسا فقیہ دیا جنھوں نے اسلامک انسائیکلو پیڈیا بہار شریعت کی شکل میں قوم کے حوالے کیا۔ کنز الایمان بھی آپ کی مساعیٔ جمیلہ کا نتیجہ ہے ۔محدث اعظم ہند جیسا عبقری محدث قوم کے حوالے کیا جن کی حدیث دانی سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ علامہ عظیم الدین عظیم آبادی جیسا مفکر منظر شہود پر لایا۔ حجۃ الاسلام۔ مفتیٔ اعظم ہند جیسی شخصیتوں کو وجود بخشا جنھوں نے ایک عالم کو شریعت وطریقت کا جام پلا کر مجمع البحرین بنا دیا سید احمد اشرف کچھوچھوی جیسا عارف باللہ قوم کے سپرد کیا جن کی نگاہ عارفان نے کتنے کی قسمت کا کایہ پلٹ کر رکھ دیا اگر ناقص تھا تو اسے کامل بنا دیا علامہ عبدالعلیم میرٹھی جیسا مبلغ دیا جنھوں ایک لاکھ غیر مسلم مفکرین کو مسلمان بنا دیا شیر بیشئہ اہلسنت جیسا مناظر دیا جنھوں نے وہابیت ونجدیت کی بنیاد ہلا کر رکھ دیا اسکے علاوہ بے شمار تربیت یافتہ تلامیذ وخلفاء کا ایک مضبوط و مستحکم ٹیم دیا۔ صدر الافاضل ۔ برھان ملت ۔ رفاقت ملت بلکہ عرب وعجم میں کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں آپ کے علوم وفنون کے فیضان کی برسات نہ ہوئی۔ اشرفیہ بھی اسی فیضان منظری کی ایک کڑی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے۔حضور مجاہد ملت۔حافظ ملت۔و دیگر علماء ملت کے خدمات درحقیقت اسی بحر بیکراں کا فیضان ہے۔مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم میرٹھی علیہ الرحمہ نے جو کچھ فرمایا وہ مبنی برحقیقت ہے۔۔

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس کے سوا تم ہو
قسیم جام عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو
تمہیں پھیلا رہے ہو دین حق اکناف عالم میں
امام اہلسنت نائب غوث الوریٰ تم ہو

اس دربارِ عالیہ میں حاضری ہے جو ہر اعتبار سے فاضل تھا۔ ہر زاویئے سے فاضل تھا۔ ہر جہت سے فاضل تھا۔علم حدیث میں دیکھ لیجیے تو فاضل نظر آتا تھا۔علم تفسیر میں فاضل تھا۔علم فقہ میں فاضل تھا۔علم کلام فاضل تھا۔علم تکسیر میں فاضل تھا۔علم جفر میں فاضل تھا۔علم حساب میں فاضل تھا۔علم جنین میں فاضل تھا۔علم معاشیات میں فاضل تھا۔علم حجر میں فاضل تھا۔علم نباتات میں فاضل تھا۔علم منطق میں فاضل تھا۔علم طب میں فاضل تھا۔علم الاعداد میں فاضل تھا۔علم الحیوانات میں فاضل تھا۔علم بیان میں فاضل تھا۔علم التواریخ میں فاضل تھا۔علم لغت میں فاضل تھا۔علم نحو میں فاضل تھا۔علم صرف میں فاضل تھا۔علم منطق میں فاضل تھا۔علم حکمت میں فاضل تھا۔علم الاخلاق فاضل تھا۔علم سیر میں فاضل تھا۔علم بدیع میں فاضل تھا۔علم لسان میں فاضل تھا۔علم صحافت میں فاضل تھا۔علم اصول میں فاضل تھا۔علم الطیر میں فاضل تھا۔علم فلسفہ میں فاضل تھا۔علم رد میں فاضل تھا۔علم حاشیہ نگاری میں فاضل تھا۔علم الطبیعات میں فاضل تھا۔علم فلکیات میں فاضل تھا۔الھیات میں فاضل تھا۔علم العقائد میں فاضل تھا۔علم الاحکام میں فاضل تھا۔فن شاعری میں فاضل تھا۔علم اسماء الرجال میں فاضل تھا۔علم جرح وتعدیل میں فاضل تھا۔علم درایت میں فاضل تھا۔علم الروایات میں فاضل تھا۔علم الماء میں فاضل تھا۔علم الارض میں فاضل تھا۔علم المعدنیات میں فاضل تھا۔علم الاجناس میں فاضل تھا۔علم رمل میں فاضل تھا۔علم التجوید میں فاضل تھا۔علم الرموز میں فاضل تھا۔علم الشعر میں فاضل تھا۔تقریباً پانچ سو علوم وفنون میں فاضل تھا۔علامہ طارق انور زیدت معالیہ نے ابھی ایک کتاب لکھی ہے جو عرس صد سالہ کی مناسبت سے چھپ کر پیغام رضا بھدراوتی سے شائع ہوئی ہے،جس کو حضور محمد لیاقت رضا صاحب نوری خلیفہ مفتی اعظم نے چھپوائی ہے۔اس میں پانچ سو

www.muftiakhtarrazakhan.com

علوم وفنون کی تحقیق کی گئی ہے۔ اپنے دور جو تمام کمالات ومحاسن میں فاضل تھا، اسی دنیا محقق علی الاطلاق مجدد اعظم امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔ اس مقدس بارگاہ کی حاضری کے شرف نے قلبی سکون عطا کیا۔ انہیں کے علوم کے وارث کا کو دنیاں تاج الشریعہ کہہ کر یاد کرتی تھی۔ کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے بارے میں کسی نے کہا ہے اور خوب کہا ہے۔۔

وادی رضا کی کوہ ھمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علم دین پر
کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

مرکزی دفتر: امام عشق ومحبت کے مزار پرانوار پر حاضری کے بعد جماعت رضائے مصطفی کے مرکزی دفتر کی جانب چل پڑا۔ جو پہلے مہمان خانہ تھا۔ اب وہیں دفتر بھی ہے اور اس وقت حضورتاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پرانوار بھی ہے جب اس کے قریب پہنچا تو ایک فلک نما۔ دلکش۔ خوب صورت۔ جاذب نظر۔ بلند وبالا عالیشان عمارت پر نگاہیں جم گئیں۔ جس کی پیشانی پر جماعت رضائے مصطفی مرقوم تھا۔ اس کو دیکھ کر دل باغ باغ ہوا اٹھا۔ دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا وہ بھی بڑا حسین وجمیل نظر آیا۔ کاؤنٹر پر فروکش افراد سے سلام کے بعد دریافت کیا کہ حضرت علامہ سید عظیم الدین صاحب اور برادرم عالی جناب عبداللہ صاحب رضوی سے کہاں ملاقات ہو گی۔ وہ اوپری منزل پر گیا اور وہاں سے آکر کہا اوپر چلے جائیں شاید اجازت لینے گئے تھے اثبات میں جواب پاکر بالائی حصہ پہ جانے کی اجازت دی۔ اوپر پہنچا تو برادرم عبداللہ صاحب رضوی سے والہانہ ملاقات ہوئ۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے حضرت علامہ سید عظیم الدین صاحب رضوی ازہری سے ملوایا۔ حضرت والا نے بھی اپنے چیمبر میں بیٹھایا۔ منفرد موضوعات پر تبادلۂ خیال کیا اپنے اعلیٰ اور بلیغ معرکۃ الآراراۓ سے بھی نوازا انہوں بتایا کہ ڈھیرے ڈھیرے قدم ان نصب العین کی طرف بھی اٹھ رہے ہیں ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ مسلک اعلی حضرت کی بہار پر انوار پر حاسدین بھی رشک کرنے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں ناشتہ کرایا چائے نوشی ہوئی اور حضور والا

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے اجازت لیکر وہاں سے رخصت ہوا۔

اذان مغرب: مغرب کی اذان سماعت سے ٹکرانے لگی کامیابی کی طرف آنے کی مؤذن نے امت مسلمہ کو دعوت دی۔ اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے خانۂ خدا کی جانب چل پڑا۔ بڑے اطمینان وسکون اور خشوع وخضوع کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ سنت ونفل کی ادائیگی سے فارغ ہوا۔اس کے بعد محقق علی الاطلاق کی بارگاہ میں ایک مرتبہ پھر حاضری دی۔ کتاب ازلیہ و ابدیہ کی چند آیتیں تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ایصال ثواب کے بعد دعاؤں میں مصروف ہوا۔ مجدد اعظم کے توسل کو پیش کرتے ہوئے بارگاہ مولی میں مناجات کرنے لگا۔ جب ان امور سے فارغ ہوا تو امیر الاتقیا۔ رئیس الاصفیا۔ عماد المحققین۔ سراج السالکین۔ سید المفکر۔ سلطان المدبر۔ شمس الفقہاء۔ قمر الفضلاء۔ نجم العلم والأدب۔ زین الشعر والسخن۔ محی الملت والدین۔ معین المذھب والمسلک۔ بحر الزہد والتقوی۔ اھل الدرس والفتوی۔ عین العشق والعرفان۔ صاحب الحسن والجمال۔ نیر العلوم والفنون۔ فخر الخواص والعوام۔ رہبر شریعت۔ پیر طریقت۔ شیخ الکل حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانۂ جنت نشان کی جانب بصد شوق جبین روح کے بل چل پڑا۔

جب حجرۂ معلیٰ۔ فردوس عقیدت۔ رشک ارم۔ ھمدوش ثریا۔ عرش محبت۔ بوسہ گاہ قوس وقزح۔ قبلۂ کہکشاں۔ کعبۂ سیارگاں۔ آروزوئے گنگ وجمن۔ شمع بزم انجمن۔ مرکز تجلیات ربانی۔ مخزن فیضان شاہ مکی و مدنی۔ معدن برکات غوثیت مآب۔ مصدر کرم غریب نواز۔ قاسم عطائے اولیاء کاملین۔ باب بارگاہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر خدمت ہوا تو نفس نفس لرزہ براندام تھا۔ بے خودی کی کیفیت طاری تھی۔ سارے وجود پر خوف وخشیت کا سایہ مسلط تھا۔ لبہائے قلب وجگر کی یہ صدا سماعت کے حوالے ہو رہی تھی۔۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدو بایزید اینجا

ابھی اسی کیفیات سے دوچار تھا کہ حجرۂ مبارکہ کا دروازہ کھلا عشاقان باوفا کا قافلہ اندر داخل ہونے لگا۔ عندلیبان محبت کی قلبی چہچہاہٹ کی نورانیت فضائے بسیط کو بقعۂ نور بنانے لگی۔ رخ زیبا

www.muftiakhtarrazakhan.com

پر دیدار کی بشاشت کا سورج طلوع پذیر ہونے لگا۔نہاں خانہ دل میں مسرتوں کے نغمات پھوٹ پڑے آنکھوں میں شادمانیوں کی سرخیاں جھلملانے لگیں۔جبین ناز پر پسینے کے قطرات کی قندیلیں روشن ہوگئیں۔لبہائے زبان میں جنبش پائی گئ۔درود وسلام کی دھیمی دھیمی آواز سماعت میں فرحت باریاں کرنے لگیں۔سب کے سب ادب کے سانچے میں اس قدر ڈھلے ہوئے تھے کہ پورے ماحول پر سناٹے کا عالم تھا۔عشق کے متوالے،محبت کے شیدائی، شمع محبوبی کے پروانے،اپنے چاند کا چکور۔اپنے گل پرنور کے عندلیب۔اپنے مطلوب۔محبوب۔اور مقصود کی جانب کشاں کشاں بڑھے چلے جارہے تھے۔عنقریب صحن نور میں قدم رکھا۔جہاں ہرطرف نور ہی نور تھا۔ پورا ماحول معطر وعطر بیز تھا ایسا یقین ہورہا تھا کہ ہشت بہشت کے بہاروں نے اپنے آغوش میں لے رکھا ہے۔اسی اثنا میں ایک مدھ بھری۔آشک رسیلی آواز سماعت میں رس گھولنے لگی کہ بیٹھ جاؤ۔لوگ بیٹھ گئے۔یہ غلام بے دام بھی انہیں صفوں میں بیٹھ گیا۔پھر دوبارہ آواز ابھری کہ مفتی مقصود عالم صاحب کرناٹک والے کون ہیں۔اس آواز کو سنتے ہی بندہ کھڑا ہوگیا۔اورعرض کیا اسی گنہگار کو مقصود کہا جاتا ہے۔خادم نے ارشاد فرمایا اوپر بیٹھ جایئے۔الامر فوق الادب۔کے تحت مسند پر قعود کرلیا۔ بیعت وارادت کا سلسلہ شروع ہوا۔نگاہوں کے سامنے چونکی بچھی ہوئی تھی۔اس پر ولایت کا تاجدار۔قطبیت کا شہسوار۔شریعت کا محافظ۔طریقت غواص۔عرفان کا شہاب ثاقب۔مقام مشاہدکا کواکب۔سلطنت قرب کا حاکم۔بحرعلم وادب کا قاسم۔رسول اعظم کا نائب وعاشق۔غوث اعظم کا عکس ومظہر۔حسن و جمال کا کہکشاں۔علوم وفنون کا کوہ گراں۔ قادریت و برکاتیت ورضویت کا امین۔جملہ اولیاء کاملین کا مہر مبین۔شیخ حقانی۔مخدوم عرفانی۔شہباز لامکانی۔محبوب یزدانی۔عالم ربانی عارف باللہ حضورتاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرام فرماتھے۔اورسارے عالم اسلام کو اپنی نورانیت سے مستفیض ومستنیر فرمارہے تھے۔۔

کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے

جمال بے مثال: موہنی صورت۔گلابی رنگت۔سرخ لبہائے مبارک۔طویل و بلند بینی اقدس۔خمارآلود بڑی بڑی ابھری چشمان پاک۔چوڑی تھوڑا ابھری جبین ناز۔سفید و پرنور گھنے لمبے ریشہائے مقدس۔حسین وجمیل موئے مکرم۔بھرے بھرے رخسار منور۔بڑے بھاری بھرکم

www.muftiakhtarrazakhan.com

وزنی وثقیل سر معظم۔ چھوٹے چھوٹے زلف معنبر۔عریض و بسیط صدر معلیٰ۔متوسط ومیانہ قد بمائل طوالت۔ بنیان وازار میں ملبوس۔ بالائے ازار چادر مطہر۔ لمبے۔موٹے اورسڈول حلقوم و گردن۔ مرمری باہیں۔کشادہ دست۔ لمبے انگشتان پاک۔نرم ونازک کلائی۔سر سے پیر تک اور ناخن سے بال تک نورانیت وافرہ سے معمور۔نورانیت فشاں۔ چاندنی بخش۔ ملاحت سے پر۔ نمکینیت سے عبارت سراپا کے دیدار پرانوار سے اپنی آنکھوں کے ذریعے اپنے پورے وجودکو نوبار بنا تا رہا۔اوردل یہی کہتا رہا۔ ۔

باغ رضواں میں نہیں ہے حسن کا تیرے جواب
اے شمیم باغ حکمت بارہا تم پرسلام

دست بوسی: کچھ لمحات کے بعد خادم نے سب کو جانے کا حکم دیا بندہ بھی باہر جانے کے لیے کھڑا ہوا مگر خادم کا اشارہ پا کر وہیں بیٹھ گیا جب لوگ باہر چلے گئے تو خادم نے حضرت کے گوش گزار فرمایا کہ ابا حضور مفتی محمد مقصود عالم کرناٹک والے شرف ملاقات کو حاضر آئے ہیں اذن حاضری ملی قریب گیا دست مبارک کو ہاتھوں میں لیا لبوں سے مس کیا آنکھوں سے بوسہ دیا سر پر رکھا اور سینے سے لگایا عطا کردہ وکالت سے ہوئے مریدین کو حضرت کے سپرد کیا شیخنا المکرم نے قبول فرمایا دعائیں دی ڈاکٹر آچکا تھا اس لیے دست بوسی کرتے ہوئے اجازت لی اور باہر آ گیا مگر وہ نور بار گلابی چہرہ آج تک نگاہوں میں محفوظ ہے جب باہر آیا تو میرے دونوں ہتھیلی خوشبو سے معطر تھے اور تقریبا دو گھنٹے تک معطر رہے اس کے توسط سے کیا عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بہتر جانیں۔لیکن وصال پر ملال پر اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ مخدوم گرامی وقار نے آخری ایام میں اپنے تصرفات باطنہ کے ذریعہ اس گنہگار وخطا کار مرید کو بلا کر اپنا دیدار بھی کرایا اور جو کچھ نوازنا تھا نواز بھی دیا حیات ظاہری کا یہ آخری دیدار تھا اگر چہ دوبارہ بھی بلایا انتظار دیدار بھی ہوا مگر شربت دیدار سے محروم رہا البتہ رخت سفر باندھتے وقت کاشانۂ جنت نشان کے مرکزی دارالافتاء میں بیٹھ کر دیدار پرانوار سے مشرف وممتاز ہونے کا انتظار کر رہا تھا لیکن اجازت نہ ملی اور انتظار ہی کرتا رہ گیا اور قیامت ٹوٹ پڑی شاید جنازے میں شرکت کرنے کے لیے ہی بلایا تھا اور اس کی برکات وفیوضات سے بہرہ مند کرنا مقصود تھا بس اتنا ہی عرض کروں گا کہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون تھے اور کیا تھے اس تعلق سے خود حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا تھا یقیناً وہ حرف آخر ہے۔

مفتیٔ اعظم کا ذرہ کیا بنا اختر رضا
محفل انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں

جانشین تاج الشریعہ: حجرۂ باغ ارم سے نکل کر دوبارہ مرکزی دارالافتاء میں حاضر آیا مفتی نشتر صاحب فاروقی کی ہمراہی ہر لحہ ساتھ رہی اس وقت مرکزی دارالافتاء میں بھی دونوں ہی موجود تھے اسی اثنا میں موجودہ وقت کے قاضی القضاۃ فی الھند جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ الحاج محمد عسجد رضا خان قادری مدظلہ الاقدس سجادہ نشین خانقاہ تاج الشریعہ بریلی شریف پورے جاہ وجلال کے ساتھ طلعت بار ہوئے سلام ومصافحہ ہوا خیریت دریافت کی اس کے بعد جلوس فرمایا مفتی نشتر صاحب فاروقی نے ''ازہری تلوار'' کی معرفت سے تعارف کرایا اس در میان ہی قائد ملت دام ظلہ النورانی نے مختلف فیہ مسائل پر کلام کا آغاز فرمایا اور بڑی شرح و بسط کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی چونکہ موضوع بحث خالص علمی وفنی اور بڑا ہی دقیق تھا جب وہ اس کی باریکیوں پر بڑی سرعت وتیز رفتاری سے محو کلام تھے تو احقر حیرت واستعجاب کے عالم میں صرف ٹک ٹکی باندھے رخ زیبا کو دیکھ رہا اور اس کلام بلاغت کو سماعت کر رہا تھا جب گفتگو ختم ہوئی اور شجرۂ خلافت لانے اندر تشریف لے گئے تو اس بندۂ بے دام نے مفتی نشتر صاحب فاروقی کی جانب مستجب انداز میں دیکھا تو موصوف نے ارشاد فرمایا کہ کیا دیکھ رہے ہیں اور کیوں تعجب کر رہے ہیں علوم وفنون کے جس بحر بیکراں سے کروڑوں لوگوں نے سیرابی حاصل کر کے اپنی اپنی تشنہ لبی دور کیا ہے اس نگاہ فیض سے یہ نواز دیئے جائیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے؟ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ حضور قائد ملت دامت برکاتہم القدسیہ دینی وعصری دونوں علوم سے بہرہ مند ہیں اسلامیہ انٹر کالج سے ڈگری کیا ہے اور ادھر سے درس نظامیہ کی تکمیل کرتے ہوئے سند فضیلت سے نوازے گئے ہیں اس کے بعد مشق افتاء سے بھی سرفراز ہوئے ہیں اس تعلق سے حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری ایام بڑی خصوصیت کے حامل رہے ہیں جنہوں نے ازسرے نو فقہ وتصوف کا درس دیا ہے اور شریعت وطریقت کا جام پلایا ہے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ کبھی الاشباہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

والنظائر کا درس دے رہے ہیں تو کبھی رسم الافتاء والمفتی کی نکتہ و باریکی سے آشنا فرما رہے ہیں کبھی شرح عقود پڑھا رہے ہیں اور دیگر فقہی جزئیات وکلیات سے سیراب فرما رہے ہیں۔ دلائل الخیرات۔ حزب البحر۔ قصیدۂ بردہ شریف اور دیگر تصوف کی کتابوں کا درس دیتے ہوئے پایا ہے آنے والے وقتوں میں دنیا دیکھی تو عش عش کر اٹھے گی ابھی ان باتوں پر کلام فرما ہی رہے تھے کہ حضور قائد ملت دام ظلہ النورانی کی جلوہ باری ہوگئی مفتی صاحب اسی جگہ خموش ہو گئے حضرت والا نے شجرۂ خلافت عطا فرمایا حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیموگہ کرناٹک کی سرزمین پر سلطان الھند کانفرنس میں اسٹیج پر مجمع عام میں جہاں عوام وخواص کی کثرت تھی تقریبا 35 ہزار کا مجمع تھا اسی مجمع عام میں اپنی خلافت واجازت سے نوازہ تھا اس کے بعد بریلی شریف انا بھی ہوا تو شجرۂ خلافت لینے کے مواقع میسر نہ آئے حضور قائد ملت دام ظلہ النورانی نے اپنی تصدیقات کے ساتھ شجرہ شریف عطا فرمایا اس کے بعد انہوں نے پھر علمی گفتگو فرمانے لگے۔

حضور قائد ملت دامت برکاتہم القدسیہ کی گفتگو لہجہ بڑا سنجیدہ۔ متانت سے لبریز اور شائستہ تھا دقیق سے دقیق تر مفاہیم کو بڑے آسان پیرائے میں بیان کرنے کے ملکہ کی صلاحیت نقطۂ عروج پر پایا ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ نگاہ گھڑی پر گئ دیکھا کہ میری گاڑی کا ٹائم ہو چکا تھا بار بار گھڑی دیکھتا رہا لیکن کچھ عرض نہ کرسکا تھوڑی دیر کے بعد حضور قائد ملت دام ظلہ العالی اپنے حجرہ میں چلے گئے اس وقت گھڑی دیکھا تو خیال آیا کہ اب کیا کریں گاڑی تو اسٹیشن جاتے جاتے چلی جائے گی اور فی الفور ریزرویشن ملنا بھی مشکل ہوگا پھر سوچا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب جو ہوگا دیکھا جائے گا اتنے میں مفتی راحت خان صاحب کا فون آیا کہ آپ کی گاڑی نو گھنٹہ تاخیر سے ہے۔

کرامت: یہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہی کہہ لیا جائے کہ غلام بے دام کو مشکلات سے بچا لیا اس سہانے سفر میں بے شمار احباب سے ملاقات اور گفت وشنید رہی مثلا مفتی ذوالفقار صاحب نعیمی ککڑالوی۔ جناب قمر غنی صاحب عثمانی صدر تحریک فروغ اسلام۔ غلام مصطفیٰ صاحب مالیگاؤں وغیرہ وغیرہ یہ سب حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نوازشات اور فیوض و برکات کا ثمرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقوش قدم کو مشعل راہ بنانے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

89

شہر نور میں وہ پہلی جھلک

مولانا حامد سرفراز قادری رضوی پاکستان

وہ مدینہ منورہ میں حاضری کے پر کیف لمحات تھے، مدینہ منورہ میں مقیم ہمارے نہایت کرم فرما نے فون کیا اور ایک سوال پوچھا: آپ حضرت تاج الشریعہ کی زیارت کریں گے؟

دل کے آنگن میں گویا بہار سی آگئی، میں اور خاندان سیدی وسندی امام اہلسنت قدس سرہ العزیز کے چشم و چراغ کی زیارت سے مشرف ہو پاؤں گا اور وہ بھی مدینہ منورہ میں۔

زہے نصیب زہے مقدر۔

پھر انہوں نے حرم اقدس کے قریب ایک ہوٹل کا نام اور روم نمبر بتایا نیز شرف زیارت سے مستفید ہونے کا وقت بھی بتایا۔

میں اور میرے ساتھ میرا روحانی بیٹا محمد کامران رضا قادری رحمہ وقت مقرر پر اس عمارت کی جانب بڑھ رہے تھے جہاں "حضور تاج الشریعہ" رونق افروز تھے۔

آج یاد بھی کروں تو دل کے اندر جو فرحت وسرور نے بسیرا کیا تھا وہ لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔بس ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اک گدیہ گر روحانیت کی سلطنت کے شاہ کے حضور شرف نیاز پانے کو ہے۔

ہوٹل میں داخل ہوئے، لفٹ کے ذریعے اس منزل تک پہنچے، پھر بیتابانہ نگاہوں سے "روم نمبر" تلاش کیا، ملنے پر دل کی دھڑکن تیز ہوتی جارہی تھی، بہت قلیل وقت میں ان گنت خیال گردش کر رہے تھے، انجانے سوالوں نے ہجوم کر لیا تھا، مجھے تو خود بھی معلوم نہیں کہ ان سوالوں اور خیالوں کو "جوابات" تک رسائی بھی میسر ہوئی کہ نہیں؟

ایک پر جلال مگر حسین تصور غالب تھا کہ جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھلے گا نگاہوں کے سامنے ''حضور اختر سنیت'' رونق افروز ہوں گے، آنکھیں سہہ پائیں گی؟ جب یہ لتھڑے ہاتھ ان کے دست اقدس سے مس ہوں گے تو کیفیت کیا ہوگی؟

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور جب حضور تعارف طلب فرمائیں گے تو یہ روسیاہ کیا عرض کرے گا؟

بس! پتہ نہیں کہ دل پہ ہاتھ رکھ کر یا ہاتھ پہ دل رکھ کر اس دروازے پر دستک دی۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلا، ایک بڑا ہال تھا، جہاں پاک وہند کے احباب اہلسنت موجود تھے۔

ہماری نگاہ ہر ایک چہرے کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی، ہر چہرے پہ نگاہ کا جانا اپنے مطلوب و ممدوح کی طلب میں تھا۔ مگر ہر بار نگاہ ناکام لوٹی یہ کہتے ہوئے کہ تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت۔ ہمت کر کے ایک صاحب سے پوچھ ہی لیا کہ "حضور تاج الشریعہ" کی زیارت کا شوق یہاں تک لے آیا ہے، حضور کہاں رونق افروز ہیں؟

ان صاحب نے بڑی خندہ پیشانی سے جواب مرحمت فرمایا کہ آپ کچھ دیر رکیے، حضرت تشریف فرما ہونے والے ہیں۔ اسی دوران دسترخوان بچھ گیا، قریب ہی کچن سے گرما گرم پکوڑے چپس وغیرہ بن کر رونق دسترخواں ہوئے مشروبات وغیرہ بھی ترتیب سے رکھ دیئے گئے۔

کوئی شک نہیں کہ ہم نے ان اشیائے خورد ونوش کو تبرک جان کر کھایا اور پیا۔ مگر من کی بھوک اور آنکھوں کی پیاس مسلسل بڑھتی جارہی تھی۔ اس ہال کے ایک جانب دروازہ تھا جو چند بار کھلا تو سب حاضرین کی توجہ اسی جانب مبذول ہوئی۔

ہم سمجھ گئے کہ ''آفتاب رضویت'' اسی سمت سے طلوع فرمائیں گے۔ قریب موجود احباب سے تھوڑی باتیں بھی ہوتی جارہی تھیں اور نگاہ اسی دروازہ کو محور بنائے ہوئے تھی۔

بالآخر وہ مبارک ساعت طلوع ہوئی، وہ دروازہ جو ہمارے قلبی سمت پر تھا، اچانک کھلا، نگاہ شوق دل سے بھی زیادہ سرعت انگیز تھی، قبل سے شدید انتظار کے لمحات بیت چکے تھے۔

یہ لمحہ بھر کی مدت اس سے بھی شدید تر تھی۔ یکا یک ایک نور بار ذات نگاہوں کے سامنے تھی۔

محض ایک نورانی شخصیت کہوں؟ نہیں نہیں! ایک "بقعہ نور" اک" لمعہ نور آنکھوں کو جلا بخش رہا تھا۔ اپنی حالت کچھ ایسی تھی کہ دیکھا تھا تو جھکے کیوں نہیں، جھکے تھے تو دیکھا کیوں نہیں۔ چہرہ پاک ؟ کیا کہیئے اللہ! اللہ! ایک نوری شکل۔ ریش مبارک گویا چاندی چمک رہی ہے۔ ابرو شریف خط ابیض، لب ورخسار سبحان اللہ العظیم۔ گویا گلاب کی رنگت اضافہ طلب کر رہی ہو۔ قد انور قیام سے نشست تک سب میں ممتاز وعیاں۔ ستھرا سفید لباس، سر انور پر سفید ٹوپی، کناروں پہ

موزوں نقش ونگار۔ کان جستجو میں تھے، ہمہ تن متوجہ تھے۔ السلام علیکم کے کلمات سے پہلی بار وہ آواز سنی، کانوں میں رس گھولنا سنتے آئے تھے آج محسوس بھی ہوا۔ وجود پر انجانی سی ہیبت نے قبضہ جما رکھا تھا۔ دل قدموں پہ نچھاور ہونے کو مچل رہا تھا تو ہاتھ ان مبارک ہاتھوں کے لمس سے مستفید ہونے کو بیتاب۔ کسے خبر کہ تقدیم کسے نصیب ہوئی۔ دھیرے دھیرے قدم آگے بڑھے اور آج نصیب کا اوج وکمال تھا کہ میرے من کی دنیا کے راجہ سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے خانوادہ کے چشم وچراغ کے مبارک ہاتھوں سے میرے لتھڑے ہاتھ مس ہوئے۔ یہی وہ لمحہ تھا کہ جسے لفظوں کے سہارے بیان نہیں کرسکتا۔ ہونٹوں نے اپنا حصہ وافر پایا، آنکھیں بہت کچھ پا چکی تھیں، پھر کمی کا تصور کیا؟ ہونٹوں کے بعد آنکھوں کے پیالے مبارک ہاتھوں سے کناروں تک آ گئے۔ آج دل غمگین ہے کہ وہ جلوہ پردے میں چلا گیا اور جبیں شکر میں جھکی ہے کہ ان کا دیدار جیتے جی نصیب ہوا۔

✡✡✡

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ: کچھ یادیں باتیں

مفتی عرفان الحق نقشبندی

ڈیرہ غازی خان پاکستان

حضورتاج الشریعہ سے میری صرف ایک ملاقات تھی جو مدینہ طیبہ میں ہوئی مجھے حضورازہری میاں سے اعزازشرف تلمذ بھی ہےاور شرفِ بیعت بھی آپ نے اعزازاایک حدیث کا سبق دیا البتہ فون پر کئی بار گفتگو ہوئی اور بعض اوقات حضور کرم نوازی فرماتے ہوئے خود بھی فون فرماتے (شاید ایسا دو بار ہوا) حضورتاج الشریعہ کے دوخطوط بھی اس ہیچ مدان کے نام ہیں ایک بار آپ نے زبانی فون پر وعدہ بھی فرمایا تھا کہ اگر پاکستان آیا تو آپ کے پاس ضرور آونگا اور اگر میری وفات ہوگئ تو ان شاءاللہ قیامت کے دن حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی حجت پیش کرکے آپ کی شفاعت کے لیے اللہ تعالٰی کے حضور عرض کرونگا (جوکہ اس ہیچ مدان کے لیے نہ صرف اعزاز ہے بلکہ بہت زیادہ تسلی کا باعث بھی)

ایک بار کسی شرعی مسئلے کے سلسلے میں فون کیا تو آپ نے انتہائی نقاھت کے ساتھ جواب دیا کہ

"بیٹا مجھے دکھتا کم ہے کتابوں کی ورق گردانی اب میرے لیے مشکل ہوگئی ہے۔"

اسی دن یقین ہو گیا تھا کہ حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ اب چند ماہ یا چند دن کے مہمان ہیں۔

حضورتاج الشریعہ میری نظر میں آیۃ من آیات اللہ تھے وہ ہم سب کو افسردہ چھوڑکر اللہ تعالی کے حضور چلے گئے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

اے کاش!!! کوئی معجزہ یا کرامت کا ظہور ہوتا اور آپ دوبارہ زندہ ہوکر پاکستان میں جلوہ افروز ہوتے اور میں آپ کے پاوں چومتا مگر

ثباتی ندارد دنیا اے پسر

اللہ کرے حضورازہری میاں علیہ الرحمہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کی کی رفاقت نصیب ہو۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

41

بعد از وصال حضور تاج الشریعہ پر رسائل و خصوصی نمبرات

مرتب: محمد زبیر قادری

یہ امر باعث حیرت واستعجاب ہے کہ کسی بھی شخصیت کے وصال کے بعد مختصر عرصے میں مختلف رسائل کے خصوصی نمبرات وکتب شائع ہوکر منظر عام پر آگئیں۔ اب تک تاریخ میں ایسا واقعہ کہیں نظر سے نہیں گزراتھا، لیکن حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ بیک وقت بیش ترسنّی رسائل نے چالیس دن کے اندر عظیم وضخیم نمبرات شائع کر کے اپنی اپنی طرف سے بہترین خراجِ عقیدت پیش کرنے کی سعی کی۔ حضور تاج الشریعہ کے وصال کے بعد بہت کم عرصے میں ان پر جتنی کتب ورسائل شائع ہوئے وہ تعجب انگیز ہے۔ حضور تاج الشریعہ کے عرسِ چہلم کے موقع پر جب ان نمبرات کا اِجرا کیا جارہا تھا، تو اناؤنسر خود حیرت زدہ تھے اور اسٹیج کے علما ومشائخ بھی۔۔۔ کیوں کہ دسیوں رسالوں نے حضور تاج الشریعہ کے وصال کے چالیس دن بعد مختصر عرصے میں خصوصی نمبرات تیار کر کے شائع کر دیئے جن کا اجرا عرسِ چہلم میں عمل میں آیا۔

اب تک شائع ہونے والے رسائل وکتب کی فہرست حاضر ہے۔ ہماری محدود معلومات کی رسائی کے مطابق یہ فہرست حاضر ہے۔ مزید معلومات ملنے پر اضافہ کر کے کہیں شائع کر دی جائے گی۔ فی الحال اسی سے استفادہ کیجیے۔

رسائل کے نمبرات

ماہ نامہ سُنّی دنیا	تاج الشریعہ نمبر	بریلی شریف
ماہ نامہ اعلیٰ حضرت	تاج الشریعہ نمبر	بریلی شریف
ماہ نامہ پیغامِ رضا	تاج الشریعہ نمبر	کرناٹک
ماہ نامہ کنزالایمان	تاج الشریعہ نمبر	دہلی
ماہ نامہ پیغامِ شریعت	تاج الشریعہ نمبر	دہلی
ماہ نامہ فیضانِ شریعت	تاج الشریعہ نمبر	دہلی

www.muftiakhtarrazakhan.com

ماہ نامہ سُنّی دعوت اسلامی تاج الشریعہ نمبر بمبئی

ماہ نامہ پیغامِ رسول تاج الشریعہ نمبر ہندی

ماہ نامہ احساس (ہندی) تاج الشریعہ نمبر جے پور، راجستھان

ماہ نامہ النّظامیہ، تاج الشریعہ نمبر لاہور، پاکستان

انوارِ تاج الشریعہ تاج الشریعہ نمبر پونہ، مہاراشٹر

دوماہی رضائے مدینہ تاج الشریعہ نمبر اردو جمشید پور، جھارکھنڈ

دوماہی رضائے مدینہ تاج الشریعہ نمبر ہندی جمشید پور، جھارکھنڈ

دوماہی الرضا انٹرنیشنل تاج الشریعہ نمبر پٹنہ

سہ ماہی سوادِ اعظم تاج الشریعہ نمبر دہلی

سال نامہ خزائن العرفان تاج الشریعہ نمبر

سال نامہ تجلیاتِ اہلِ سنّت تاج الشریعہ نمبر

مذہبی دنیا تاج الشریعہ نمبر بنارس

معارفِ تاج الشریعہ پٹنہ، بہار

مجلہ سفینۂ بخشش کا اخترِ اعلیٰ حضرت دارالنّقی پبلی کیشنز، کراچی، لاہور

حضور تاج الشریعہ پر شائع ہونے والی کتب

تجلیاتِ تاج الشریعہ مرتبہ مولانا محمد شاہد القادری

کراماتِ تاج الشریعہ

سوانح تاج الشریعہ مولانا نشتر فاروقی

منظوم سوانح تاج الشریعہ مولانا محمد اشرف تحسینی

مناقب تاج الشریعہ

تذکرۂ تاج الشریعہ

مصدّقاتِ تاج الشریعہ

حیات تاج الشریعہ مولانا شہاب الدین رضوی

www.muftiakhtarrazakhan.com

42

خلفائے تاج الشریعہ	
نوادراتِ تاج الشریعہ	
کراماتِ تاج الشریعہ	مولانا شہاب الدین رضوی
انوارِ تاج الشریعہ	
حیاتِ تاج الشریعہ کے تابندہ نقوش	
وداعِ تاج الشریعہ	از علامہ قمر الزماں خاں اعظمی
حضور تاج الشریعہ اور مسلک اعلیٰ حضرت	از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری
تابش تاج الشریعہ	از محمد عبید اللہ خان مصباحی
حضور تاج الشریعہ اور ان کی شانِ فقاہت	از مفتی محمد شمشاد حسین رضوی
اختر قادری خلد میں چل دیا	مرتب: عتیق الرحمن رضوی
برکات تاج الشریعہ	مولانا مشتاق احمد اویسی امجدی
جہان تاج الشریعہ	مفتی محمد حنیف خان/عبد السلام رضوی/صغیر اختر مصباحی

☆☆☆

www.muftiakhtarrazakhan.com

سہ ماہی سوادِ اعظم

ترجمانِ اہلِ سنت، نقیب فکر رضا، علمی و تحقیقی رسالہ سوادِ اعظم پر منظوم تأثر

ترانۂ حق، صدائے محکم، سوادِ اعظم
چراغِ عشقِ رسولِ اکرم، سوادِ اعظم

نگارشوں کے چمن میں فکر رضا کی خوشبو
ادب کا اِک پیکرِ مجسّم، سوادِ اعظم

بڑوں کی نسبت سے مل رہا ہے عروج اِس کو
نعیمؔ و نوریؔ کے فن کا سنگم، سوادِ اعظم

چُنے ہوئے، خوشنما مضامین بڑے مؤثر
سجا کے رکھتا ہے سارے کالَم، سوادِ اعظم

یہ خاص نمبر، خراجِ اختر، میں خوب تر ہے
دعاؤں کا تحفۂ معظّم، سوادِ اعظم

قلم کے گوہر سخن کے تارے، چمک رہے ہیں
نقیب حق، عظمتوں کا پرچم، سوادِ اعظم

نبی کی چاہت سے ہے منوّر، نگاہِ غیرت
محبّ کا ہمدم، عدو پہ برہم، سوادِ اعظم

بِلا رعایت، کلام حق ہے لبوں پہ اِس کے
ہے بیشۂ سنیت کا ضیغم، سوادِ اعظم

بفضلِ مولیٰ رہے سلامت، وقار اس کا
ہو اپنی رفتار میں نہ مُدھم، سوادِ اعظم

سب اہلِ سنّت کو ایک مرکز پہ جمع کر کے
ملا رہا ہے دلوں کو باہم، سوادِ اعظم

فضائے عالَم میں اِس کے جلوے بکھر رہے ہیں
نگاہِ دانش میں ہے مُعظّم، سوادِ اعظم

یہ مہرِ عرفاں، ہلالِ حکمت، رہے منوّر
سدا تجلّی، کرے فراہم، سوادِ اعظم

رواں دواں ہو، یوں ہی ہمیشہ، بعزم و ہمت
فروغِ حق میں رہے منظّم، سوادِ اعظم

اِلٰہی ان کا جمالِ ہستی، فروغِ پائے
ہے جن کے دَم سے دلوں کا مرہم، سوادِ اعظم

دعا یہی ہے کہ سب اِرادے، کمال پائیں
فریدیؔ ہو، ارتقائے پیہم، سوادِ اعظم

از محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی
نوری مسجد، مسقط، عمان

www.muftiakhtarrazakhan.com

43

منقبت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

تمہاری شخصیت، ایسی تھی باوقار اختر
زمیں پہ جس طرح، ہو خلد کی بہار اختر

تمہارا علم تھا، بے مثل و شان دار اختر
تمہاری ذات تھی، یکتائے روزگار اختر

تمہاری زندگی، شفاف مثل آئینہ
ہوں اپنے غیر ہوں، کرتے ہیں تم سے پیار اختر

وجود تیرا، جمال و جلال کا سنگم
جھلک پہ تیری، کروڑوں تھے جاں نثار اختر

قلم تمہارا تھا، علم و ہنر کا اک دریا
لگے تحقیق میں، جس سے ہیں چاند چار اختر

تیری نظر میں، امیر و غریب یکساں تھے
تیری عنایتیں، سب پہ تھیں بے شمار اختر

کہے الطاف کیا، پہنچے وہ جنت الفردوس
جہاں کو چھوڑ گئے، کر کے اشک بار اختر

یکے از غلامان تاج الشریعہ
الطاف حسین صابری مصباحی
استاذ و ناظم تعلیمات: جامعۃ الفقیہات و جامعہ صابریہ، مالونی، ملاڈ (ویسٹ)، ممبئی

www.muftiakhtarrazakhan.com

اختر قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر ایک قادری کے لیے

عزیمت کے کوہ ہمالہ، استقامت کے جبل شامل، نبیرہ حجۃ الاسلام، نوردیدہ مفتی اعظم ہند، افقہ الفقہا الشاہ مفتی اختر رضا قادری ازہری بریلوی المعروف حضورتاج الشریعہ نوّر اللہ مرقدہ کی حیات وخدمات پر تاریخی دستاویز

یادگار تاج الشریعہ نمبر

کی اشاعت پر **سواداعظم** دہلی کے ذمے داران کی خدمت میں ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں.

اسیران تاج الشریعہ:

☼ محمد داداپیر رضوی ☼ محبوب رضا قریشی ☼ صفدر علی رضوی
☼ محمد حبیب رضوی ☼ محمد خواجہ رضوی ☼ مبارک علی رضوی
☼ محمد فیروز رضوی ☼ محمد ریحان رضوی ☼ محمد غوث رضوی ☼ محمد حسنین رضا

طالب دعا:
داداپیر رضوی، رضا چکن سینٹر
چترادرگا کرناٹک

www.muftiakhtarrazakhan.com

44

ताजुश्शरीआ नंबर की इशाअ़त पर तमाम अहले सुन्नत को मुबारक बाद पेश करते हैं।

हाजियों की ख़िदमत करने वाला एक भरोसे मंद इदारा

अल-मेअराज टोर्स एंड ट्रावेल्स

दुआओं के तलबगार

हाजी रिज़वान अहमद पठान

हाजी इरफ़ान अहमद पठान

राब्ता किजिए:

२रा माला, शकूल बिल्डिंग, नैशनल हैंडलूम के पीछे, नई सड़क, जोधपुर, राजस्थान - 342001

Contact: 0291-2648878/941436282،7877454214

Saudi Mobile: 00966-502163498

www.almerajtours.com

email: almerajtours@gmail.com

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفتی اعظم کا ذرّہ کیا بنا اختر رضا
محفل انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں

سوادِ اعظم دہلی کے

یادگار تاج الشریعہ نمبر

کی اشاعت پر

صمیم قلب سے مبارک باد

اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کے فیضان کو عام و تام فرمائے۔

گدائے نوری:

الحاج سیّد ناصر علی رضوی

متولی مسجد غوثیہ رضویہ، گلی نمبر 4، پرانا سیلم پور، دہلی

موبائل: 9899207604

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجھے کیا خوف ہو اختر میرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتار بلا کر دیں

وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ الشاہ اختر رضا قادری ازہری علیہ الرحمہ

کے پہلے عرس پاک کے موقع پر سواد اعظم دہلی کے خصوصی شمارے

یادگار تاج الشریعہ نمبر

کی اشاعت پر احباب اہل سنت کو دلی مبارکباد

قارئین سواد اعظم سے گزارش ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں ہمارے مرحومین و جملہ اہل اسلام کے لیے ایصال ثواب و دعائے مغفرت فرمائیں۔

- مرحوم اسماعیل ہاشم سورٹھیا
- مرحومہ امینہ اسماعیل سورٹھیا
- مرحوم محمد حسین اسماعیل سورٹھیا
- مرحومہ امینہ حنیف سورٹھیا
- مرحوم عبدالستار ہاشم وکیل
- مرحوم ہاشم اسماعیل لال پوریا

آپ کی دعاؤں کے امیدوار:

- فیصل موسیٰ لودھیا
- ابراہیم محمد حسین سورٹھیا
- فیصل عبدالستار وکیل
- حنیف اسماعیل سورٹھیا
- اسماعیل فاروق سورٹھیا
- غلام سراج لال پوریا

- Janab Faisal Musa lodhiya
- Janab Ibrahim Mohammad Hussain sorathia
- Janab Faisal Abdul sattar vakil
- Janab Hanif ismail sorathia
- Janab Ismail farook sorathia
- Janab Gulam Siraj Lalpuria

موکوپانے ساؤتھ افریقہ

Mokopane Sauth Africa